حسام الحرمین
اردو
مؤلفہ اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی
مکتبہ نبویہ ○ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مأتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایم۔اے

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

تعارف کتاب

نام کتاب..................حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (عربی)

نام مصنف..................اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سال تالیف..................۱۳۲۴ھ

سال اشاعتِ اوّل..................۱۳۲۵ھ

موضوعِ کتاب..................اعلیٰ حضرت کے علمی کمالات پر علمائے حرمین کے تاثرات

مقدمہ..................مولانا عبدالحکیم شرف قادری

اُردو ترجمہ..................پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ایم اے

سال طباعت اُردو ترجمہ..................۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء

سائز..................۳۶x۲۳x۱۶

ناشر..................مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

صفحات..................۱۶۰

سال طباعت زیرنظر ترجمہ..................۲۰۰۶ء

ہدیہ..................۷۵روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ قادری رضوی گنج بخش روڈ لاہور

نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ لاہور

اورینٹل پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

شبیر برادر اُردو بازار لاہور

ضیاءالقرآن پبلی کیشنز لاہور

علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

روحانی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

مکتبہ زاویہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرایۂ آغاز

رشحاتِ قلم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عوام الناس کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت وجماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سربگریباں ہیں، ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں؟ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعم خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بنا پر ہو یا اس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر "یک در گیر ومحکم گیر" ایک جانب کی حمایت اور دوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (الآیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے تک کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو طوق وسلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق

سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوّت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختۂ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وُہ کسی طرح بھی قصرِ نبوّت میں نقب لگانے والوں کو بڑاشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہُوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جا سکتا ہے؟ کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہل سنّت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیّت بھی ایسی ہی ہے ، یہ دُوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصال ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر ونیاز، میلاد شریف، استمداد، علم غیب، حاضر وناظر اور نور وبشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وُہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں کُھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالَم کو کافر و مشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہُوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہل سنّت اور خاص طور پر خاتم الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اِس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا یا فرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" [1]

---

[1] محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۲۴
نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں تالیف کی گئی۔

غور فرمائیے! کہ کیا یہ امتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا) کا صاف انکار نہیں ہے؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنیٰ تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزائے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہورِ آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حامی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختمِ نبوت امتِ مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے وہ ختمِ نبوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعوائے نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدۂ ختمِ نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالیِ زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "التبشیر برد التحذیر" کا مطالعہ سُود مند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ"، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی، جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے، اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ:

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیطِ زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نصِ قطعی ہے۔" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف، شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جُرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اس کا شیطان کے لیے اثبات بھی شرک ہو گا، شیطان کے لیے یہ علم قرآن پاک

سے کس طرح ثابت ہوگیا، کیا قرآن حکیم بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے؛ شوال ۱۳۰۶ھ میں مولانا غلام دستگیر قصوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہاولپور میں براہین قاطعہ کے ایسے ہی مقامات پر مناظرہ کرکے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو لاجواب کر دیا تھا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک رسالہ "حفظ الایمان" منظرِ عام پر آیا جس میں بڑے جارحانہ انداز میں لکھا ہے کہ:

"آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص ۸)

ان عبارات کو سامنے رکھتے ہوئے کوئی مسلمان بے تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ ما و شما کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ذات کریم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جن کی بارگاہ میں جنید و بایزید ہی نفس گم کردہ حاضری نہیں دیتے بلکہ ملائکہ بھی باادب حاضر ہوتے ہیں، یہ وہ دربار ہے جہاں اونچی آواز میں گفتگو کرنے سے تمام زندگی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، جہاں غلط معنی کے موہم الفاظ استعمال کرنا بھی ناجائز ہے کسی شاعر نے کیا صحیح کہا ہے: ؎

جو سرورِ عالم کے تقدس کو گھٹائے
وہ اور سبھی کچھ ہے مسلمان نہیں ہے

مولوی حسین احمد ٹانڈوی لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا گنگوہی .... فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیرِ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیتِ حقارت نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔"[۱]

عبارات مذکورہ کے الفاظ موہم تحقیر نہیں بلکہ کھلم کھلا گستاخانہ ہیں ان کا قائل کیوں کافر نہ ہوگا؛ یہی وجہ تھی کہ علماءِ اہلِ سنت تحریر و تقریر میں ان عبارات کی قباحت برملا بیان کرتے رہے اور علماءِ دیوبند

---

[۱] حسین احمد ٹانڈوی: الشہاب الثاقب، ص ۵

سے مطالبہ کرتے رہے کہ یا تو ان عبارات کا صحیح محمل بیان کیجیے یا پھر توبہ کرکے ان عبارات کو خارج کر دیجیے، اِس سلسلے میں رسائل لکھے گئے، خطوط بھیجے گئے، آخر جب علماءِ دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد، براہینِ قاطعہ کی اشاعت کے قریباً سولہ سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً ایک سال بعد ۱۳۲۰ھ میں المعتقد المنتقد کے حاشیہ المعتمد المستند میں مرزائے قادیانی اور مذکورہ بالا قائلین (مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی) کے بارے میں ان کی عبارات کی بناء پر فتوائے کفر صادر کیا۔

یہ فتویٰ علمائے دیوبند سے کسی ذاتی مخاصمت کی بناء پر نہیں تھا بلکہ ناموسِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حفاظت کی خاطر ایک فریضہ ادا کیا گیا تھا، مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی، ناظم تعلیمات شعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند، اس فتوے کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"اگر (مولانا احمد رضا) خاں صاحب کے نزدیک، بعض علماء دیوبند، واقعی ایسے ہی تھے، جیسا کہ اُنھوں نے انھیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علماءِ دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وُہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔"[1]

اس تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ناموسِ رسالت کی پاسداری کا کماحقہٗ فریضہ ادا کیا اور علماءِ دیوبند کا اصرار ہے کہ ان کے اکابر کی عزت پر حرف نہیں آنا چاہیے، خواہ وُہ کچھ کہتے اور لکھتے رہیں، اس مقام پر پہنچ کر یہ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کہ حق پر کون ہے۔ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بریلوی اور دیوبندی نزاع کی اصل بنیاد یہ عبارات ہیں نہ کہ فروعی مسائل، مولانا مودودی اس امر کو تسلیم کرتے ہُوئے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"جن بزرگوں کی تحریروں کے باعث بحث و مناظرہ کی ابتدا ہُوئی وُہ تو اب مرحوم ہو چکے اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے مگر افسوس ہے کہ جو تلخی اور گرمی آغاز میں پیدا ہُوئی دونوں طرف سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔"[2]

مودودی صاحب یہ تلقین فرما رہے ہیں کہ اب نزاع کو جانے بھی دو، نزاع کھڑا کرنے والے تو اگلے جہان میں پہنچ چکے ہیں، حالانکہ نزاع ان "بزرگوں" کی ذات سے نہیں تھا، وجہِ مخاصمت تو یہ عبارات تھیں جو اب بھی مِن و عَن موجود ہیں، جب تک اُن کے بارے میں متفقہ فیصلہ نہیں ہو جاتا ابھی

نزاع کے خاتمے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المعتمد المستند کا وہ حصہ جو فتویٰ پر مشتمل تھا حرمین طیبین کے علماء کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے ۳۵ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ مرزائے قادیانی کے ساتھ ساتھ افراد مذکورہ بلاشک و شبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا، علمائے حرمین کریمین کے یہ فتوے "حسام الحرمین علی منحر الکفر و المین" (۱۳۲۴ھ) کے نام سے شائع کر دیئے گئے۔

بجائے اس کے کہ گستاخانہ عبارات سے رجوع کیا جاتا علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ "المہند المفند" ترتیب دیا جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقاید وہی ہیں جو اہل سنت وجماعت کے ہیں، حالانکہ باعثِ نزاع عبارات متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں، صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ نے "التحقیقات لدفع التلبیسات" لکھ کر اس تلبیس کا پردہ چاک کر دیا۔

حسام الحرمین کا اثر زائل کرنے کے لیے علماءِ دیوبند نے یہ شوشہ چھوڑا کہ یہ فتوے علماءِ حرمین کو مغالطہ دے کر حاصل کیے گئے ہیں کیونکہ اصل عبارات اردو میں تھیں، ہندوستان (متحدہ پاک و ہند) کے علماء میں سے کوئی بھی حسام الحرمین کا مؤید نہیں ہے، اس پروپیگنڈے کے دفاع کے لیے شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متحدہ پاک و ہند کے اڑھائی سو سے زیادہ نامور علماء کی حسام الحرمین کی تصدیقات "الصوارم الہندیہ" کے نام سے شائع کر دیں۔

دیوبندی مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اب بھی عام طور پر عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بلاوجہ اکابر دیوبند کی تکفیر کی تھی حالانکہ وہ صحیح معنوں میں مسلمان اور اسلام کے خادم تھے اور "المہند" ایسی کتابوں کی بڑھ چڑھ کر اشاعت کرتے ہیں ان حالات میں حسام الحرمین کے شائع کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی تاکہ اختلاف کا صحیح پس منظر سامنے آجائے اور کسی کے لیے مغالطہ آمیزی کی گنجائش نہ رہے، مکتبہ نبویہ نے اپنی روایات کے مطابق حسام الحرمین کو شائع کر کے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ
۳۰ ستمبر ۱۹۷۵ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حسام الحرمین کا تعارف

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی - ایم اے - نگران مرکزی مجلس رضا لاہور

حسام الحرمین اعتقادی اور نظریاتی دنیا میں ایک نہایت اہم تاریخی کتاب ہے جو ایک عرصہ سے اہل علم و فضل کے مطالعہ میں آرہی ہے، اس کے کئی ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے مختلف ناشرین نے اسے عربی، اردو میں شائع کیا ہے اب تو اسے دنیا کی کئی دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔

یہ کتاب دراصل علمائے حرمین الشریفین کی آراء، تاثرات اور تقاریظ کا ایک مجموعہ ہے جسے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے دوران حج اور زیارت مدینہ طیبہ میں مرتب فرمایا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان کے چند مولوی نما "راہنمایان دین" نے ختم المرسلین سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ختم نبوت پر تاویلیں اور دلیلیں دینا شروع کر دیں کہ حضور کے زمانہ میں کسی نبی کا آنا یا بعد از زمانہ وصال نبوی کسی کا دعویٰ نبوت کرنا حضور کی نبوت کی خاتمیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ چونکہ برصغیر میں انگریز کا اقتدار تھا اس نے "آزادی اظہار رائے" کے پردہ میں ہر شخص کو کھلی چھٹی دے رکھی تھی کہ وہ جو منہ میں آئے کہتا پھرے اس "آزادی اظہار رائے" نے برصغیر میں بڑے دینی فتنے پیدا کر دیئے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا۔ ختم نبوت کے اس تاویلی فلسفہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کرنے پر آمادہ کر لیا مولوی رشید احمد گنگوھی، خلیل

احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی "انگریز کی آزادی فکر و اظہار" سے فائدہ اٹھا کر ایسی کئی بے سروپا باتیں کہنا شروع کردی۔ کتابیں لکھی جانے لگیں فتوے شائع ہونے لگے اور ملت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا۔ ان حالات کو فاضل بریلوی اور دوسرے علمائے اہلسنت نے بڑا محسوس کیا۔ ایسے "مولویوں" سے رابطہ کیا ان کی ان لغزشوں سے آگاہ کیا گیا انہیں ان خیالات سے رجوع کرنے کی استدعا کی گئی، مگر وہ انانیت اور انگریز کی عطا کردہ "آزادی اظہار خیال" کی وجہ سے اپنے خیالات میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کر سکے۔ فاضل بریلوی ان دنوں ۱۳۲۳ھ میں سفر حج کو روانہ ہوئے اور ایک "اعتقادی فرد" تیار کی۔ آپ نے عربی زبان میں "المعتمد المستند" کے نام پر علمائے حرمین الشریفین کی خدمت میں پیش کی اور ان سے فریاد کی استغاثہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں برصغیر کے مسلمانوں کی راہنمائی فرمائیں۔ انہیں آراء لکھیں اپنے تاثرات بیان کریں۔ اپنی تقاریظ کو اپنی مواہیر سے منصبت کر کے فیصلہ کریں کہ یہ فتنہ پرداز "مولوی" کیا کر رہے ہیں۔ اس کتاب میں علمائے مکہ مکرمہ اور علمائے مدینہ منورہ کی عربی میں یہ تقاریظ مرتب کی گئیں، جس کا تاریخی نام "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" (۱۳۲۴ھ) رکھا۔ واپس وطن آکر آپ نے اسے شائع کیا اور ساتھ ہی آپ کے خانوادے کے ایک عالم دین ماہر ادب عربی مولانا حسنین رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اردو ترجمہ کردیا اور اسے عربی اردو میں یکساں شائع کیا۔

اس کتاب کی اشاعت پر اعتقادی دنیا میں ایک تہلکہ برپا ہوگیا۔ بدعقیدہ مولوی لوگ علمائے حرمین شریفین کی زد میں تھے، فرد جرم کے نشانہ میں تھے، عوام کے سامنے بدنام تھے۔ انہوں نے "حسام الحرمین" کی اشاعت پر بڑا شور مچایا، بڑے سیخ پا ہوئے، بڑے ہاتھ پاؤں مارے رسالے لکھے، کتابیں لکھیں، فتوے جمع کیے،

جلسے کیے۔ اجلاس طلب کیے، تاویلوں پر تاویلیں لکھیں، کئی کئی معانی پہنائے گئے مگر "حسام الحرمین" کے زخم اتنے کاری تھے کہ آج تک ختم نبوت کی عمارت گرانے والے اور ختم نبوت کی عمارت میں چور دروازے کھولنے والے اپنے زخم چاٹ رہے ہیں۔ ان سے "حسام الحرمین" کا کوئی جواب نہ بن پڑا نہ وہ اپنے نظریات سے رجوع کرنے پر آمادہ ہوئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو نبوت کا دعویٰ دار بن کر ننگا ہو گیا مگر دوسرے مولوی دبے دبے لفظوں میں اپنے "بزرگوں" کے نظریات کی حفاظت کرتے رہے۔

اس اہم اور تاریخی کتاب کو عوام الناس اور پڑھی لکھی دنیا تک پہنچانے کیلئے اگرچہ علمائے اہلسنت نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے مگر حضرت مولانا حسنین رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عالمانہ اور لفظی ترجمہ آج کے بعض حضرات کیلئے مشکلات پیدا کر رہا تھا۔

اندریں حالات ہم نے اس ترجمہ کو آسان لفظوں میں از سر نو مرتب کیا ہے دوسرے الفاظ میں ہم نے ترجمہ در ترجمہ کر کے ان قارئین کیلئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں جو اس تاریخی دستاویز کے مندرجات کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

ہم مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور کی کوششوں کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں جنہوں نے "حسام الحرمین" کے کئی ایڈیشن شائع کر کے ملک میں پھیلائے ہیں۔ اب یہ تازہ ترجمہ بھی انہی کی وساطت سے عوام و خواص تک پہنچ رہا ہے اور امید کرتے ہیں کہ اعتقادی میدان میں کام کرنے والوں کیلئے یہ ترجمہ آسانیاں پیدا کریگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہری تصدیقات مکیہ ۱۳۲۵ھ

ہم نہایت ہی صمیم قلب سے اشراف مکہ معظّمہ اور علمائے بلد الامین کو سلام پیش کرتے ہیں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ طیبہ کے علمائے کرام کو ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم اپنے آقاء و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں۔ بارگاہ نبویہ کی آستاں بوسی اور انبیاء کرام کے حضور نیاز مندی کے بعد عرض گزار ہیں کہ (یہ وہ عرض ہے جس طرح کوئی ستم رسیدہ، مظلوم بے نوا، شکستہ خاطر اور حاجت مند انسان عظیم القدر و رفیع المقام سخیوں کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے اور جن کی مدد اور توجہ سے رنج و بلا دور ہوتے ہیں اور ان کی برکات سے مسرت و شادمانی نصیب ہوتی ہے)

آج برصغیر ہندوستان میں مذہب اہلسنت غریب اور کمزور ہو گیا ہے اس پر بے پناہ فتنوں اور مہیب فسادات کے طوفانوں کی تاریکیاں ٹوٹ پڑی ہیں۔ آج اعتقادی فتنے بلند ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کا غلبہ ہوتا جا رہا ہے۔ آج ہم اہلسنت پر ہندوستان میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ایک سنی العقیدہ مسلمان ان فتنوں اور شر انگیزیوں پر نہایت

صبر و برداشت سے کام لے رہا ہے اسکے صبر کی یہ کیفیت ہے جس طرح کسی کی مٹھی میں آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے اور اسے اف کرنے کی بھی اجازت نہ ہو۔

آج وقت آگیا ہے کہ آپ علمائے حرمین شریفین ہمت کر کے ہماری امداد فرمائیں اور مفسدین کے فتنوں کے سامنے ہماری راہنمائی فرمائیں۔ آج ہمیں تلواروں کی ضرورت نہیں بلکہ قلم کے تیروں کی ضرورت ہے، ہم فریاد کرتے ہیں، ہم آہ و فغاں لے کر آئے ہیں۔

ہم آج آئے ہیں زخم جگر دکھانے کو
فسانہ دل فتنہ زدہ سنانے کو

آپ لوگ اللہ کا لشکر ہیں، آپ لوگ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فوج کے شاہسوار ہیں، آپ اپنی علمی روشنائی سے ہماری امداد فرمائیں اور دشمنان دین اور فتنہ پردازوں کے دفیعہ کیلئے علمی تلواریں لے کر آگے بڑھیں اور ہمارے بازو مضبوط کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کے کئی شہروں میں اعتقادی فتنے برپا ہیں، صرف ایک تنہا شخص عالم اہلسنت و جماعت اپنی جان کی بازی لگا کر ان فتنہ گروں کا مقابلہ کر رہا ہے اس نے اپنی زندگی کو ان فتنہ پردازوں کے مقابلہ میں وقف کر دیا ہے اس نے بے شمار کتابیں تصنیف کی ہیں، رسالے چھاپے ہیں، بیانات جاری کئے ہیں اور اب تک دو سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر تقسیم کر چکا ہے ان کتابوں میں سے ایک "کتاب المعتمد المنتقد شرح المعتمد المستند" ہے۔ اس کتاب میں ان فتنہ پردازوں کی کفری اور بدعات بھری باتوں پر بحث کی گئی ہے جو ان دنوں سارے ہندوستان میں

پھیلائی جارہی ہیں۔

ہم یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اس میں ان فتنہ پردازوں کے اعتقادی اور نظریاتی خیالات کو پیش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ کی تصدیقات سے اسے ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ ہم نے ان فرقوں کے عقائد آپ کے سامنے بیان کئے ہیں۔ ہم نے ان کی کفریہ عبارتوں کی نشاندہی کی ہے تاکہ آپ انصاف سے ان کا محاسبہ کر سکیں اور اپنا فیصلہ جاری کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی تصدیق و تائید سے مشرف کتاب ان فتنہ سامانوں کا منہ بند کر دے گی اور اہلسنت کو مسرت و شادمانی نصیب ہو گی۔ آپ ان عبارات کو سامنے رکھیں اور ہندوستان کے ان فتنہ پرور "مولویوں" کے متعلق اپنی گراں قدر رائے کا اظہار فرمائیں۔ ہم آپ کے منصفانہ فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے۔

دوسری طرف فتنہ پردازوں کے وہ سردار جنہوں نے برصغیر ہندوستان کی دینی فضا کو مکدر کر دیا ہے ان کے خلاف بھی فیصلہ دیں کیا ان فتنہ پردازوں کے مکروفریب سے عوام کو بچانا ضروری نہیں؟ کیا ایسی کفری باتیں کرنے والوں کو کافر کہنا جائز نہیں؟ یہ فتنہ پرداز آج دین کے اصولی مسائل پر گفتگو کر رہے ہیں، دین کی بنیادی چیزوں سے انکار کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ رب العالمین کی عظمت پر اعتراضی نکتے اٹھا رہے ہیں۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہایت پست خطابات سے مطعون کر رہے ہیں۔ وہ اپنا گستاخانہ اور توہین آمیز لٹریچر شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کر رہے ہیں، اسکے باوجود وہ عالم کہلاتے ہیں، "مولوی" کہلاتے ہیں حالانکہ نہ وہ عالم ہیں نہ مولوی وہ "وہابی" ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

گستاخی کریں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات کو گالیاں دیں تو پھر ہم ان کے خلاف کیوں آواز بلند نہ کریں۔ یہ لوگ عام ان پڑھ لوگوں کے سامنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بڑی پست گفتگو کرتے ہیں۔

اے ہمارے سرداران حرمین شریفین! اے اشراف مکہ و مدینہ! آپ اپنے اللہ کے دین کی امداد کریں۔ ہم ایسے لوگوں کے ناموں کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کی کتابوں کو سامنے لا رہے ہیں، ہم ان کی وہ عبارات نقل کر رہے ہیں جہاں جہاں انہوں نے اپنے کفریہ نظریات کا اظہار کیا ہے۔ ہم مرزا قادیانی کی کتاب ''اعجاز احمدی'' اور ''ازالۃ الاوہام'' پیش کرتے ہیں۔ ہم رشید احمد گنگوھی کے ایک فتوے کا فوٹو پیش کرتے ہیں۔ ہم مولوی رشید احمد گنگوھی کی کتاب ''براہین قاطعہ'' پیش کرتے ہیں جو اس نے اپنے ایک شاگرد خلیل احمد انبیھٹوی کے نام سے شائع کر کے تقسیم کی ہے ہم اشرف علی تھانوی کی کتاب ''حفظ الایمان'' سامنے لاتے ہیں۔ آپ ان کتابوں کو سامنے رکھیئے اور ان خط کشیدہ عبارات کو غور سے پڑھیئے جہاں جہاں انہوں نے اپنے عقائد کا اظہار کیا ہے کیا یہ لوگ اپنی ان عبارات اور باتوں سے دین کی بنیادی ضروریات کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا دین کے اصولی نظریات سے انکار نہیں کر رہے اگر یہ لوگ انکار کر رہے ہیں اور منکر ہیں تو یہ مرتد ہیں کافر ہیں۔ کیا مسلمانوں پر یہ فرض نہیں کہ ان کھلے کافروں کو کافر کہیں؟ جیسا کہ تمام ضروریات دین کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے ایسے ہی لوگوں کیلئے ہمارے اسلاف اور متقدمین نے فرمایا ہے کہ ''جو ان کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے'' یہ بات ''شفاء السقام'' میں ہے۔ یہ بات ''فتاویٰ بزازیہ'' میں ہے یہ بات ''مجمع الانہر'' میں ہے یہ بات

"در مختار" اور دوسری معتبر اور مستند کتابوں میں ہے ان کتابوں میں تو یہاں تک لکھا ہے جو ان پر شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے یا ان کی کفریہ باتوں کو سننے کے بعد ان کی تعظیم کرے ان کی تحقیر سے منع کرے تو شریعت میں ایسے شخص کے متعلق یہی حکم ہے؟ آپ حضرات ہمیشہ عالم اسلام کی علمی اور اعتقادی راہنمائی فرماتے رہے ہیں، آپ اس مسئلہ کو بھی سامنے لائیں۔

درود و سلام ہو سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے احباب پر۔

المعتمد والمستند کی روشنی میں

اس کتاب میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دین کے بنیادی حقائق کا منکر اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں، اسکا جنازہ جائز نہیں ہے، اس کے ساتھ شادی بیاہ جائز نہیں، اس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز نہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، معاملات طے کرنا، لین دین کرنا ایسے ہی ہے جیسے کسی غیر مسلم سے کیا جائے گا۔ یہ بات فقہی اور دینی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے، ان کتابوں میں ہدایہ، غرر، ملتقی الابحر، درمختار، مجمع الانہر، شرح نقایہ، فتاویٰ برجندی، فتاوی ظہریہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری جیسی مستند اور معتمد علیہ کتابیں سر فہرست ہیں۔ ایسے بدبخت مولویوں کے کئی گروہ ہمارے شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں، یہ نہایت مکروہ فتنے ہیں ان دینی فتنوں کی سیاہ گھٹائیں سارے ملک پر چھا رہی ہیں۔ آج ہمارے ملک کی یہ حالت ہو چکی ہے جس کی صادق مصدوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی تھی

کہ آدمی صبح کو مسلمان ہو گا، شام کو کافر، شام کو مسلمان ہو گا، صبح کو کافر العیاذ باللہ! آج ایسے کافروں کے کفر پر آگاہی ضروری ہو گئی ہے جو اسلام کا نام لے کر کفر پھیلانے میں مصروف ہیں اور یہ اسلام کے پردے میں کفر کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؕ

فرقہ مرزائیہ

ہم نے اوپر جن فرقوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک "فرقہ مرزائیہ" ہے ہم نے اس کا نام "فرقہ غلامیہ" رکھا ہے غلامیہ اس لئے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے نسبت رکھتے ہیں مرزائی اسے اپنا نبی تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دجال ہے جو ہمارے زمانے میں پیدا ہوا ہے پہلے تو اس نے اپنے آپ کو تمثیل مسیح قرار دیا، ہم اسے اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے کہ وہ تو "مسیح دجال کذاب" کا مثیل ہے پھر وہ مزید بڑھا تو اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آنے لگی ہے وہ اس بات پر بھی سچا تھا کیونکہ شیاطین بھی اپنے پیروکاروں کو وحی کرتے ہیں وہ دھوکے کی وحی اور گمراہ کن احکامات کی وحی کرتے رہتے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب "براھین احمدیہ" (جسے ہم براھین غلامیہ کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ کی کتاب بتاتا ہے حالانکہ یہ کتاب شیطان کی وحی سے بھری پڑی ہے اب اس نے اور قدم بڑھائے اور رسالت اور نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لکھ دیا کہ "اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا" وہ یہ گمان کرتا ہے کہ یہ آیت اس پر اتری ہے "ہم نے اسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اتارا" وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی احمد ہے، جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ قرآن کی

آیت کو یوں بیان کرتا ہے کہ "میں بشارت دیتا آیا ہوں، اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہو گا" مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ وہ احمد میں ہی ہوں پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دے کر بھیجا اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ سب دینوں پر غالب کرے" یہاں سے مزید آگے بڑھا اور اپنے آپ کو بہت سے انبیائے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل بتانا شروع کر دیا وہ کلمہ خدا، روح خدا اور رسول خدا کا دعویٰ دار بننے لگا پھر انبیاء کی شان پر تنقیص کرتے ہوئے کہنے لگا۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

جب اس کا مواخذہ کیا گیا، اس نے اپنے آپ کو رسول خدا اور عیسیٰ علیہ السلام کہنا شروع کر دیا، حالانکہ وہ ان معجزات سے عاری ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوئے تھے مردوں کو زندہ کرنا، مادر زاد اندھوں کو بینا کر دینا، بگڑے ہوئے اجسام کو تندرست کر دینا، مٹی سے پرندوں کو زندگی بخش دینا، جب اس پر یہ باتیں بیان کی گئیں تو وہ کہنے لگا یہ تمام باتیں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام مسمریزم سے کیا کرتے تھے یہ تمام چیزیں مکروہ ہیں ورنہ میں ایسے کام کر دکھاتا۔ وہ مزید آگے بڑھا اور جھوٹی موٹی پیشگوئیاں کرنے لگا اور سب سے زیادہ جھوٹی پیشگوئی یہ تھی کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسے مردود پر لعنت ہو۔

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے سے بھی نہیں شرماتا۔ اس نے مسلمانوں میں یہ پراپیگنڈا کیا کہ تمام لوگ اسے مسیح موعود تسلیم کر لیں جب مسلمانوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ ان سے الجھنے لگا، لڑنے

جھگڑنے لگااور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عیوب شمار کرنے لگا، یہاں تک کہ پاک دامن مریم پر بھی اتہام باندھنے لگا جس مریم کیلئے قرآن پاکبازی کی گواہی دے، رسول اکرم اس کے احترام کی باتیں کریں یہ بدبخت ان پر بھی الزام تراشی کرنے لگا، وہ ان پاک طنیت شخصیتوں کو اپنے رسالوں میں تنقید و تنقیص کا نشانہ بنانے لگا یہ ایسے سوقیانہ الزامات ہیں کہ ہم ان الزامات کو یہاں بیان نہیں کرسکتے۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم کرنے کی بجائے ان کی نبوت کا بطلان کیا جب لوگوں کا احتجاج بڑھا، علماء کرام نے مزاحمت کی تو اس نے پانسہ پلٹا اور کہنے لگا میں تو اس نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس کا تذکرہ قرآن میں ہے جب اس پر بھی مسلمانوں نے احتجاج کیا تو مسلمانوں کے غیض و غضب سے ڈر کر کہنے لگا اب مجھے کسی قسم کے دعوے کی ضرورت نہیں مجھے تو اب اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں شامل کرلیا ہے وہ پھر پلٹا اور کہنے لگا میری نبوت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اپنے اس پر فریب دعویٰ سے قرآن کو بھی جھٹلا رہا ہے اور اپنے دعوؤں کو بھی ہم اس کے خبیثانہ دعویٰ کی زیادہ تفصیل لکھنے سے قاصر ہیں اللہ تعالیٰ اس دجال کے شر سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔

فرقہ وہابیہ، امثالیہ، خواتمیہ

یہ وہ لوگ ہیں جو حضور کی موجودگی میں ہی طبقات زمین پر چھ سات پیغمبروں کا وجود تسلیم کرتے ہیں۔ ہم ایسے لوگوں کے احوال و خیالات کو ایک اور مقام پر لکھ آئے ہیں۔ ایک فرقہ "امیریہ" ہے جسے یہ لوگ امیر حسن اور امیر احمد سہسوانی کی طرف منسوب کرتے ہیں ایک اور فرقہ "نذیریہ" ہے

عبدالحق محدث دہلوی تو اس روایت کو بے بنیاد قرار دیں اور فرمائیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں تو یہ لوگ حضرت شیخ سے یہ بات منسوب کریں۔ حضرت امام ابن حجر مکی نے بھی اپنی کتاب ''افضل القریٰ'' میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی سند نہیں ہے۔

میں نے اس شخص کے دونوں قول سامنے لانے کی کوشش کی ہے ایک تو وہ اللہ جل جلالہ کو جھوٹ بولنے پر قادر ثابت کرتا ہے اس طرح وہ تنقیص شان الٰہی کرتا ہے دوسرا حضور کے علم کی نفی کر کے شیطان لعین کے علم کی وسعت پر ایمان رکھتا ہے میں نے ان دونوں مسائل کو اس شخص کے شاگردوں کے سامنے بیان کیا تو وہ کہنے لگے بھلا ہمارا پیر ایسی بات کر سکتا ہے وہ ایسا کفر بک سکتا ہے میں نے انہیں اس کی کتاب دکھائی تو، تو مجبور ہو کر کہنے لگے یہ ہمارے پیر کی کتاب نہیں ہے یہ تو ان کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھی ہے میں نے کہا اس نے اس پر اپنی تفریظ لکھی ہے اور اسے ''کتاب مستطاب'' قرار دیا ہے اور ''تالیف نفیس'' کہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اسے قبول کرے اور پھر یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ''براھین قاطعہ'' اپنے مصنف کی وسعت نور علم اور فسحت ذکا و فہم و حسن تقریر و بہائے تحریر پر دلیل واضح ہے تو اس کے مریدوں نے کہا شاید انہوں نے یہ کتاب ساری نہیں دیکھی تھی کہیں کہیں متفرق جگہ سے دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسہ کر کے لکھ دیا ہوگا۔ میں نے کہا کہ اس نے اسی تفریظ میں تصریح کی ہے کہ اس نے یہ کتاب اول سے آخر تک پڑھی ہے بولے شاید انہوں نے غور سے نہیں دیکھی تھی۔ میں نے کہا ھشت! اس نے تو تصریح کی ہے کہ ''میں نے اسے بغور دیکھا ہے'' اور تقریظ میں اس

کے انکار اور گستاخی کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے ان کی آنکھیں بھی اندھی ہو گئی ہیں وہ راہ حق چھوڑ کر گمراہی کے چوپٹ راہ پر چل نکلے ہیں۔ ابلیس کیلئے تو زمین کے علم محیط پر ایمان لاتا ہے مگر جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو اسے شرک قرار دیتا ہے حالانکہ شرک تو صرف اللہ کی ذات سے شریک ہوتا ہے کسی مخلوق کو اللہ کا شریک کرنا تو شرک اور کفر ہے۔ اللہ کے علم میں شیطان ابلیس کو شریک کر لیتا ہے مگر حضور سے شرکت کرنا اس کیلئے کتنی مشکل بات ہے اس پر اللہ کے غضب کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ دیکھو! وہ علم مصطفیٰ کیلئے تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں ہوتا جب تک "قطعی نص" نہ ہو۔ دوسری طرف جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم کی نفی پر آتا ہے تو اسے کوئی نص نظر نہیں آتی۔

وہ اس سلسلے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کرتا جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے" حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ "یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ میں ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے"

دیکھیں یہ کس ڈھٹائی سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف سے ایک روایت کو توڑ موڑ کر بیان کرتا چلا جاتا ہے یہ وہی انداز ہے جو لوگ لا تقربوا الصلوٰۃ تو کہتے ہیں "وانتم سکاریٰ" کو چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت شیخ

نہ کہو کیونکہ ایسی بات بہت سے پہلے امام بھی کہہ چکے ہیں معاذ اللہ! وہ ایسی تاویلیں کرتا ہے جو خطا پر مبنی ہیں، امکان کذب ماننے کا نتیجہ بہت برا سامنے آئے گا اور وقوع کذب ماننے والے آخر خوار و ذلیل ہوں گے وہ کہتا ہے کہ یہ سنت الٰہیہ اگلوں سے چلی آرہی ہے۔

ہمارے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے ان کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیمؕ

فرقہ وہابیہ شیطانیہ

ہم اوپر وہابیہ کذابیہ کا ذکر کر آئے ہیں اب ہم "فرقہ وہابیہ شیطانیہ" کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں، یہ فرقہ دراصل رافضیوں کے فرقہ شیطانیہ کی طرح کام کرتا ہے یہ لوگ شیطان الطاق کے پیروکار ہیں۔ یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے حکم پر چلتے ہیں، یہ تکذیب خداوندی کے قائل ہیں اور گنگوھی کے دم چھلے ہیں۔ گنگوھی نے اپنی کتاب "براھین قاطعہ" میں وضاحت کی ہے کہ ان کے پیر شیطان کا علم نبی علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے اور اپنے اس قول کو اپنے ان الفاظ کی بدزبانی سے ادا کرتا ہے۔

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سے نص قطعی ہے" کہ جس نے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے وہ اس سے پہلے لکھتا ہے یہ بات شرک نہیں تو کون سے ایمان کا حصہ ہے۔

ہم مسلمانوں سے فریاد کرتے ہیں، ہم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں سے فریاد کرتے ہیں! آپ غور کریں کہ یہ مولوی

جس کی قیادت نذیر حسین دہلوی کرتا ہے۔ ایک اور فرقہ "قاسمیہ" ہے جو قاسم نانوتوی کی طرف منسوب ہے، اس کی مشہور کتاب "تحذیر الناس" نے بڑا فتنہ برپا کر رکھا ہے یہ اپنے رسالے میں یہاں تک لکھ گیا ہے۔

"بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے، بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم و آخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔

اس عبارت کے بعد ہم فتاوی ابن تیمیہ، الاشباہ والنظائر جیسی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں رہتا کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے محمد علی کانپوری ناظم ندوہ نے "حکیم الامت محمدیہ" کا خطاب دیا ہے۔

ہم اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو دلوں کو اور آنکھوں کو راہنمائی عطا فرماتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ط

سرکش شیطان کے یہ چیلے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اگرچہ اندر سے آپس میں پھوٹے ہوئے ہیں مگر یہ اس معصیت میں یکجان ہیں۔ یہ شیطان کے پر فریب راہوں پر چلے جا رہے ہیں، وہ ان کے دلوں میں اپنے وسوسے ڈالتا رہتا ہے جس کی تفصیلات ہم اپنے متعدد رسالوں میں لکھ چکے ہیں۔

علم میں بڑے اونچے پائے کا دعویٰ کرتا ہے ایمان اور معرفت میں ید طولیٰ ہونے کا مدعی ہے اور اپنے حلقے میں غوث اور قطب زمانہ کہلاتا ہے کس طرح منہ بھر کر گالی دے رہا ہے اپنے پیر ابلیس کے علم کی وسعت پر تو ایمان رکھتا ہے اور اسے نص قطعی سے تسلیم کرتا ہے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام علوم سے آگاہ فرمایا سب علوم سکھا دیئے تھے ان پر اللہ کا فضل کثیر تھا، جن کے سامنے ہر چیز روشن تھی، جنہوں نے ہر چیز کو پہچان لیا تھا اور آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے اس کا علم تھا، تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حاصل تھا اور یہ بات قرآن پاک کی کئی آیات میں سے درخشاں نظر آتی ہے بے شمار احادیث حضور کے وسعتِ علمی کی گواہ ہیں مگر یہ بدبخت ان کیلئے یوں لکھتا ہے کہ ان کے حق میں کون سی نص آئی ہے کیا یہ نظریہ ابلیس پر ایمان لانے اور حضور کے علم سے انکار اور کفر کرنے پر مبنی نہیں ہے۔

"نسیم الریاض" میں اس موضوع کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ "جو شخص کسی شخص کا علم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیب لگایا آپ کو ناقص العلم کہا۔ حضور کی شان و عظمت میں کمی کی ہے دوسرے لفظوں میں وہ حضور کو گالی دے رہا ہے وہ اسی سزا کا مستحق ہے جو گالی دینے والا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے ہم ایسے شخص کو مستثنیٰ نہیں کر سکتے۔ تمام امت رسول کا صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک اس بات پر اجماع ہے"

میں اس وضاحت کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں

فرقہ وہابیہ کذابیہ

ان فتنہ پردازوں میں سے ایک "فرقہ وہابیہ کذابیہ" ہے یہ لوگ مولوی رشید احمد گنگوھی کے اشارے پر چلتے ہیں اور اس کے پیروکار ہیں پہلے تو اس نے اپنے پیر و مرشد مولوی اسماعیل دہلوی کی اتباع پر اللہ جل و جلالہ پر افتراء باندھا، اس کا جھوٹا ہونا ثابت کرتا رہا۔ ہم نے اس کی اس بیہودگی کا جواب اپنی ایک کتاب "سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح" میں دیا تھااور اس کے خیالات فاسدہ کارد کیا تھا یہ پوری کتاب اسے رجسٹر ڈڈاک میں بھیجی تھی، جس کی رسید بھی ہمیں مل گئی ہے گیارہ برس گزر جانے کے باوجود کوئی جواب نہیں آیا تین برسوں سے اسکے چیلے چانٹے خبریں اڑا رہے ہیں کہ اس کا جواب لکھا جارہا ہے، لکھا جائے گا، چھپے گا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان دغابازوں کے تمام راستے بند کر دیئے وہ نہ تو کھڑے ہو سکتے ہیں نہ ان کی گمراہی میں کوئی دوسرا مددگار بن سکتا ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں کی بصارت چھین لی ہے وہ نور چشم سے محروم ہو چکے ہیں، دل کی بصیرت سے تو پہلے ہی محروم تھے، اب ان سے جواب کی کیا امید کی جاسکتی ہے، یہ مردے ہیں اب قبروں سے نکل کر مناظرہ کرنے نہیں آئیں گے۔

اس کا ظلم اور گمراہ کن پراپیگنڈا یہاں تک بڑھا کہ اب اس نے ایک فتویٰ شائع کیا ہے جو بمبئی سے چھپا ہے اس پر ان کی مہریں ثبت ہیں اور میں اپنی آنکھوں سے یہ فتویٰ دیکھ چکا ہوں، اس میں اس نے صاف لکھا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولا وہ بڑا گنہگار ہو گا مگر اس کے باوجود ایسے شخص کو کافر نہ کہو بلکہ فاسق بھی

کی یہ عبارت ہے۔ "اس احقر الناس رشید احمد گنگوھی نے اس کتاب مستطاب براھین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا" وہ دنگ رہ گئے اللہ تعالیٰ ہٹ دھرموں کو ذلیل کرتا ہے اور ان کے مکر وفریب نہیں چلنے دیتا۔

اس فرقہ "وہابیہ شیطانیہ" کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوھی کا دم چھلا ہے جسے "اشرف علی تھانوی" کہتے ہیں، اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ تصنیف کیا ہے غالباً چار ورقہ اس میں اس نے تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے، ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چارپائے کو حاصل ہے، اس کی ملعون عبارت بلفظہ ملاحظہ ہو۔

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں تو اس طرح کہ اس سے ایک فرد بھی خارج نہ ہو رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے"

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگادی ہے یہ شخص کس بے شرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے برابری کر رہا ہے اور کس قسم کی دلیلیں دے رہا ہے اس کی سمجھ میں اتنی سی بات بھی نہیں آرہی کہ زید و عمرو اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے نام لیا ہے انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گئی بھی تو محض ظنی حاصل ہو گی۔ امور غیب پر یقینی علم تو اصالۃ خاص انبیاء کرام کو ملتا ہے

کسی اور کو ایسا یقینی علم نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے اپنے رب کی شان نہیں دیکھی کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع فرمادے ہاں اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو چنتا ہے اور اسی نے فرمایا (عزت والا فرمانے والا) اللہ غیب کو جاننے والا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ آپ غور سے دیکھیں کہ اس شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑ دیا ہے اور ایمان کو رخصت کیا ہے اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے ہی اللہ ان پر مہر لگا دیتا ہے ہر دغہ باز اور مغرور پر۔

اہل علم غور کریں کہ اس نے "مطلق علم" اور "علم مطلق" میں کیسا حصر کر دیا ہے۔ ایک دو حرف جاننے اور ان بے شمار علموں میں جنکی حد و شمار نہیں ہے میں کوئی فرق نہ رکھا۔ اس کے نزدیک فضیلت اسی پر منحصر ہے اس کے نزدیک غیب اور شہادت میں کوئی فرق نہیں رہا مطلق علم کی فضیلت کا سب انبیاء علیہم السلام سے واجب ہوا اور علم غیب میں جاری ہونے سے مطلق علم میں اس کی تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے۔

میں کہتا ہوں جو شخص حضور کے علم کی تخصیص کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی شان کی تعظیم کم کرتا ہے اللہ کو وہ پسند نہیں ہے اللہ اس کی شان گھٹا دے گا۔ ایسے ظالموں نے نہ اللہ کی شان بیان کی نہ اس کے محبوب کی قدر پہچانی ہے اگر کوئی بے دین جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر ہو وہ علم رسول کا بھی منکر ہو گا کیونکہ رسول اللہ کا علم تو اللہ کی عنایت اور قدرت سے ہے یہ انداز ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اللہ کی قدرت کا حکم کیا ہے اگر بقول مسلمانان صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے مراد بعض اشیاء پر

قدرت ہے یا کل اشیاء پر اگر بعض پر قدرت ہے تو ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے اور اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے تو اس طرح کہ اس سے ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باری تعالیٰ کی ہستی ہے اسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ہے، ورنہ تحت قدرت ہو جائے گا تو ممکن ہو تو واجب نہ رہے گا تو اللہ نہ رہے گا۔ یہ وہ مفروضات ہیں جسکی بنیاد پر یہ بد عقیدہ لوگ حضور کے علم کی نفی کی دلیلیں بناتے رہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نظریہ رکھنے والے تمام فرقے سب کافر اور مرتد ہیں باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس کیلئے فتاوی بزازیہ، درر و غرر، فتاوی خیریہ، مجمع الانہر، در مختار وغیرہ جیسی معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور قاضی عیاض نے "شفا شریف" میں فرمایا ہے کہ ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کافر کو کافر نہ مانے جس نے ملت اسلامیہ کے اصولوں کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب کو اپنا لیا ہو۔

ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے وہ بھی کافر ہے "بحر الرائق" میں لکھا ہے کہ جو بے دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کہ کچھ معنی صداقت و معرفت رکھتی ہے یا اس کلام کے صحیح معانی ہیں اگر اس کہنے والے کی بات کفر تھی تو جو اس کی کفریہ عبارت کی تحسین کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ امام حجر مکی نے اپنی "کتاب الاعلام" کی ایک فصل میں ایسی باتیں بتلائی ہیں جس سے کفر لازم آتا ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے

جو اس بات کو اچھا کہے یا تائید کرے وہ کافر ہے۔

ہاں ہاں! احتیاط احتیاط! مٹی اور پانی کے پتلے کی تمام چیزیں جو پسند کی جائیں۔ دین ان سب سے زیادہ اہم ہے، بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے وہ "دجال" سے برتر ہے اگرچہ باطل خیالات رکھنے والوں کے بہت سے پیروکار ہیں۔ ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے ہوں گے۔ ان کے شعبدے بھی بڑے ہوں گے مگر وہ یاد رکھیں قیامت سب سے دہشت ناک چیز ہے۔

میں نے اس موضوع پر اس لئے طویل گفتگو کی ہے کہ ان باتوں پر تنبیہ کرنا اور توجہ دلانا ضروری نہایت ضروری ہے۔ ہمارے سامنے یہ ایک مہم ہے جسے ہم طے کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو کافی وافی ہے وہی اچھا کام بنانے والا ہے وہی سب سے بہتر ہے ہم درود پیش کرتے ہیں۔ کامل ترین آقا کی بارگاہ میں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی تمام آل پاک پر، تمام خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے۔

یہ عبارت "معتمد مستند" سے نقل کی گئی ہے اے علمائے کرام! ہم نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے ہم آپ سے خیر و برکت کی امید لے کر حاضر ہوئے ہیں، آپ کا فیصلہ ہمارے لئے قابل قبول ہوگا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ بے پناہ ثواب سے نوازے گا، ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ان کی آل احباب پر روز جزا تک یوم پنجشنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ۔

علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ

استاد حرم محترم مفتی شافعیہ سیدنا و مولانا محمد سعید بابصیل = مدظلہ العالی

"حضرت مولانا محمد سعید علم کے بحر زخار ہیں، جلیل القدر علامہ ہیں، بلند ہمت عالم دین ہیں، مرجع مستفیدین ہیں، صاحب کرم و برکت ہیں، ارباب فضل و تقدیم ہیں، مکہ معظمہ میں علمائے کرام کے استاد ہیں، شافعیہ کے مفتی اعظم ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے احسانات کا سایہ دراز رکھے"

آپ فرماتے ہیں کہ سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت محمدیہ کو دنیا کی تازگی اور زندگی کا ذریعہ بنایا ہے ان کی ہدایت اور حق گوئی سے شہروں اور وادیوں کو معمور فرمایا ہے ان کی کوششوں اور حمایت سے دین سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک پاکیزہ چار دیواری عطا کی ہے اور اس چار دیواری کو بد مذہب افراد کی دست درازی سے محفوظ کیا ان کی روشن علمی دلیلوں سے گمراہ اور بے دین لوگوں کی ریشہ دوانیوں کو باطل کر دیا ہے۔

صلاۃ سلام کے بعد میں نے وہ تحریر دیکھی ہے جسے علامہ کامل استاد ماہر مجاہد دین مصطفیٰ نے نہایت پاکیزہ الفاظ میں سپرد قلم کیا ہے یعنی میرے بھائی اور محترم رفیق حضرت مولانا احمد رضا خان نے اپنی کتاب "معتمد المستند" میں بیان قلمبند کیا ہے اس کتاب میں بد عقیدہ اور بے دین سرداروں کا رد کیا گیا ہے، یہ لوگ ہر، خبیث مفسد اور ہٹ دھرم سے بد تر ہیں۔ مصنف علامہ نے اس کتاب میں بعض مضامین کا خلاصہ سپرد قلم کیا ہے اور اس میں چند بد عقیدہ مولویوں کے نام بھی لکھے ہیں یہ لوگ اپنی

گمراہی کی وجہ سے کمین ترین کافروں میں شمار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف گرامی کی اس کوشش پر جزائے خیر دے اس نے ان لوگوں کی خباثتوں اور کفریات کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ ان شاء اللہ اہل ایمان لوگوں کے دلوں میں اس تحریر سے بڑی وقعت پیدا ہو گی۔

میں نے اس عبارت کو اپنی زبان سے بیان کیا اور اپنے سامنے اسے سپرد قلم کرنے کا حکم دیا ہے میں اپنے اللہ سے مرادیں پانے کا امیدوار ہوں مفتی شافعیہ محمد سعید بن محمد بالبصیل، مکہ مکرمہ (اللہ تعالیٰ اسے، اس کے والدین کو اس کے استادوں کو اور اس کے دوستوں اور بھائیوں کو اور دوسرے اہل ایمان کو بخشے)

مولانا شیخ ابوالخیر احمد میرداد

(آپ یکتائے علمائے ربانی، یگانۂ کبرائے حقانی، صاحب اوصاف و کمال، فخر اکابر و عمائد، مالک زہد و ورع، ائمہ و خطبائے کعبۃ المعظم کے بزرگ، فساد و گمراہی کے مخالف، فیض و ہدایت کے سرچشمہ، اللہ ان کا نگہبان ہو)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے فیض ہدایت سے احسان فرمایا یہ بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا جو اس کے دل میں آئے اور جو خطرہ سامنے آئے حق کے مطابق فیصلہ کرے، میں اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے علماء کرام کو انبیائے نبی اسرائیل کی طرح بنایا ہے اور انہیں دلیل و حجت سے نوازا ہے شریعت کے باریک احکام نکالنے کا ملکہ دیا ہے اللہ کا شکر ادا

کرتا ہوں کہ جن علمائے کرام نے تائید حق کیلئے ثابت قدمی دکھائی۔ اللہ نے ان کے درجات بلند فرمائے ہیں، ان کے مخالفوں کو پست ہمت کر دیا، ان کی شہرت مشرق و مغرب میں پھیلتی گئی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی ساجھی یا شریک نہیں ہے، ایسے بندے کی گواہی جس نے ہمیشہ اللہ کی توحید بیان کی اور وہ اپنے زمانہ میں توحید کو گردن میں حمائل کئے رہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اوالعزم رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے نور ہدایت ورحمت بنا کر کے بھیجا ہے۔ انہیں روشن بیان دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اللہ کے دین خالص کو امت کے سامنے بیان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے ان کی آل کو شمع تاباں بنادے ان کے صحابہ کو ہدایت کے ستارے بنائے جو موتیوں کی لڑیوں کی طرح چمکتے رہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا احمد رضا خان ایک فاضل علامہ ہیں جو اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلات کو حل کرتے ہیں اور دشواریوں کو دور کرتے ہیں وہ علمی باریکیوں کا خزانہ ہیں، انہوں نے ان موتیوں کو محفوظ گنجینوں سے چنا ہے وہ معرفت کا آفتاب ہیں جو خوب دوپہر کی تابانی بن کر چمکتا ہے وہ علم و خرد کی ظاہری اور باطنی مشکلات کی گھتیوں کو سلجھاتے چلے جاتے ہیں آج جو لوگ ان کے علم و فضل سے آگاہ ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اپنوں نے اگلے پچھلوں کیلئے بہت کچھ چھوڑا ہے۔

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا   وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا اچنبانہ جان   کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

انہوں نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں ایسی ایسی دلیلیں، جہتیں اور توضیحات بیان کی ہیں جو ہر اہل ایمان کو قبول ہیں اور ایسے تعظیم واجلال سے دیکھتا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں اہل کفر و الحاد کی جڑیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ مذکورہ کتاب میں بیان کردہ اقوال اور کفریہ عقائد کا معتقد بلاشک و شبہ کافر اور گمراہ ہے وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا جاتا ہے وہ دین سے ایسے نکل گیا ہے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کے تمام علماء کرام کے نزدیک جو ملت اسلامیہ اور مذہب اہلسنت جماعت کی تائید کرتے ہیں یہ تمام اقوال بدعت اور گمراہی پر دلالت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مصنف کو ان تمام لوگوں کی طرف سے جو ہدایت پر قائم ہیں جزائے کثیر عطا فرمائے ان کی ذات ان کی تحریروں اور ان کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے۔ وہ رہتی دنیا تک حق کا علم بلند کرتے رہیں، وہ صبح و شام اہل حق کی مدد کرتے رہیں، جب تک صبح و شام کا سلسلہ جاری ہے اللہ تعالیٰ اس کے علم و فضل میں برکت دے اور ہمیشہ امداد خداوندی سے بہرہ ور رہے۔ اللہ تعالیٰ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آل پر ان کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے۔

میں ایک محتاج الٰہ گرفتار گناہ ہوں۔ احمد ابوالخیر بن عبداللہ میر داد
(مسجد الحرام میں علم کا خادم اور خطیب و امام خانہ کعبہ)

مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ

(پیشوائے علمائے محققین، کبرائے مدقین عظیم المعرفت، ماہر تعلیم، صاحب نور عظیم، ابر بارندہ، ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشنی بخشی۔ میں ان کے احسان و انعامات پر شکر ادا کرتا ہوں، اس کے خاص اور عام افضال پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جو نور کے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور گمراہی کے شبہات اس کے پاس نہ آنے دے میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت قائم کر دی، کشادہ راہیں روشن کر دیں الٰہی تو درود و سلام نازل فرما ان پر ان کی پاکیزہ اولاد پر ان کے فوز و فلاح والے صحابہ کرام پر ان کے نیک پیروکاروں پر اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی طور پر اس عالم علامہ پر شامل حال ہو جو علم و فضل کا ایک دریا ہے جو عمائد علماء کرام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ حضرت مولانا محقق احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اسے سلامت رکھے اور ہر بدی اور ناگوار بات سے محفوظ رکھے۔ حمد و صلوۃ

کے بعد اے امام پیشوا! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو، اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں۔ بیشک آپ نے ان بے دین "مولویوں" کے کفریات کا جواب دیا اور خوب دیا۔ اپنی تحریر میں تحقیق کی آپ کے اس کارنامے کی وجہ سے مسلمانوں کی گردنیں آپ کے احسانات کی نیچے سے جھکی ہوئی ہیں۔ اللہ کی بارگاہ میں آپ نے ایک عمدہ ثواب کا سامان مہیا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذات کو مسلمانوں کے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت سے قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے بے پناہ اجر عطا فرمائے اور بلند مقام دے۔ بیشک گمراہوں کے وہ پیشوا جن کا آپ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ایسے ہی گمراہ ہیں جس طرح آپ نے فرمایا ہے وہ کافر ہیں، دین سے باہر ہیں، تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ عام لوگوں کو ان کے شر سے دور رکھیں۔ ان کے فاسد عقیدوں اور گمراہ راہوں کی پرزور مذمت کریں اور ہر مجلس میں ان کی تقلید کریں ان کی پردہ دری کار ثواب ہے اللہ اس پر رحمت فرمائے جس نے کہا تھا۔

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بددینوں کی جو لائیں عجب باتیں بری
دین حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہل حق و رشد کی جلوہ گری

ہمارے نزدیک یہ لوگ زیاں کار بھی ہیں اور زیاں رساں بھی، گمراہ بھی ہیں اور ظالم بھی یہ کھلے کافر ہیں۔ اے اللہ، ان پر سخت عذاب نازل فرما جو ان کی باتوں کی تصدیق کرے اسے بھی اپنے دردناک عذاب میں مبتلا فرما۔ انہیں اس طرح شکست دے کہ یہ بھاگتے نظر آئیں، یہ مردود ہیں

اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، کیوں کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی ہے اور دین پر قائم کیا ہے ہمیں اپنی رحمت کے دامن میں پناہ دے تو بہت بخشنے والا اور مہربان ہے ہمارے آقا سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزاروں درود ہوں ان کی آل پر ان کے اصحاب پر بکثرت سلام و درود ہو۔

یکم محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو ہم نے اس عبارت کو اپنی زباں سے ادا کیا اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

مسجد الحرام (کعبۃ اللہ) میں علم و علماء کا خادم محمد صالح بن علامہ صدیق کمال مرحوم حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ معظّمہ، اللہ تعالیٰ میرے والدین، اساتذہ، احباب کو بخشے۔ میرے دشمنوں، حاسدوں اور بدخواہوں کو برباد فرمائے۔

حضرت مولانا شیخ علی بن صدیق کمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے اپنے دین کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کو پھیلا رہے ہیں۔

اے اللہ، تو نے ان باعمل علمائے دین کو دنیا کے اندھیروں میں ستاروں کی طرح روشن کیا۔ زمانے کی سخت تاریکیوں میں ان کی روشنیوں کو راہنما بنایا وہ ایسے شہاب درخشندہ ستارے ہیں جن کی روشنیوں سے بے دینی اور گمراہی کے شیطان کا نشانہ بنائے گئے ہیں سرکش اور کج مذہب ان انگاروں سے خاک سیاہ ہو جائیں گے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں اس گواہی کو زحمت اور معیشت کے دن کیلئے محفوظ رکھتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے بندے ہیں، اس کے رسول ہیں، عظمت والے انبیاء کرام کے خاتم ہیں، اللہ عزوجل ان کی ذات پر ان کی آل پر ان کے اصحاب کرام پر درود بھیجے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ایک بلند ستارہ چمکا اور نفع رساں روشنیاں لے کر آیا، اس افراتفری اور مصیبت کے زمانہ میں اس کی راہنمائی میسر آئی۔ اس زمانہ میں بد مذہبوں کے طوفان اٹڈے چلے آرہے ہیں گمراہی کے ریلے آگے بڑھ رہے ہیں بد مذہب لوگ کشادہ زمین اور پہاڑوں کی بلندیوں سے اتر اتر کر اہل ایمان پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اے اللہ، ان سے اپنے شہروں کو محفوظ فرما اور اپنی مخلوق کو ان سے پناہ میں رکھ، ان پر ایسی ہی ہلاکت نازل فرما جس طرح تو نے قوم ثمود اور عاد پر نازل فرمائی تھی ان کے گھروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دے یہ خارجی لوگ دوزخ کے کتے ہیں۔

یہ شیطان کا لشکر ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی اس روشن ستارے نے نشاندہی کی ہے۔ وہابیہ اور ان کے تابعین کیلئے ہمارے سردار راہنما اور پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی ایک شمشیر براں ہیں۔ اے اللہ اسے سلامت رکھ، وہ دشمن جو دین سے نکل گئے ہیں، ان پر اسے فتح نصیب فرما، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

حضرت مولانا شیخ محمد عبدالحق مہاجر اللہ آبادی

(آپ دریائے مواج عالم کبیر ہیں، بقیہ السلف اکابر کیلئے باعث فخر ہیں، دور آخر کے معتمد عالم دین ہیں، صاحب وفا ہیں، منقطع باللہ ہیں، حامی سنن اور ماحی فتن ہین، لمعاتِ نور مطلق کی جلوہ گاہ ہیں، آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمتیں ہوں، اس کی برکتیں نازل ہوں اور مغفرت ہو۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کیلئے جس نے اپنا بندہ پسند فرمایا اسے شریعت محمدیہ کی حمایت کی توفیق بخشی، اسے علم و حکمت میں اپنے برگزیدہ پیغمبروں کا وارث بنایا، یہ کس قدر بلند و بالا مرتبہ ہے، درود و سلام ہو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر جن میں ان کے مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں، اخلاق حسنہ سے مزین فرمایا ان کی آل پر ان کے اصحاب پر جن کی جانیں ان کے حکم پر قربان ہوتی گئیں، جن کی زندگیاں ان کے فرمان کے سامنے وقف رہیں اے اللہ حضور کا اس وقت تک چرچا رہے جب تک اس کائنات ارضی کے باغوں کی کلیوں پر بلبلیں چہچہاتی رہیں گی۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس شرف والی مستند کتاب سے آگاہ ہوا ہوں میرے سامنے ایک خوش نما تحریر ہے۔ایک دلپسند تقریر ہے، میں نے اس تقریر و تحریر کو دیکھا تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں، میں نے ان کے بیان کو کان لگا کر سنا تو مجھے اس تحریر و تقریر کے فیضان کا دریا بہتا نظر آیا، اس کتاب کے مولف علامہ عالم جلیل دریائے زخار پر گو بسیار، فضل کثیر الاحسان، دریائے ہمت کے تیراک، بحر ناپید اکنار کے شناور شرف و

عزت کے مالک، اہل علم پر سبقت لے جانے والے عالم دیں، صاحب فہم و ذکا، نہایت شفیق، کریم النفس کثیر الفہم مولانا حاجی احمد رضا خان (اللہ تعالیٰ ان پر لطف و کرم فرمائے) نے ایک نہایت ہی عمدہ کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے تفصیل و تحقیق، ربط و ضبط کے ساتھ گفتگو فرمائی ہے آپ نے اپنے موضوع سے انصاف وعدل کیا ہے، راہنمائی و ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ہمارے لئے ضروری ہے کہ جب کہیں ہمیں کسی مسئلہ پر شبہ پڑے ہم اس کتاب کی طرف رجوع کریں اور اس پر اعتماد کریں۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو پوری جزاء بخشے اور اس پر انتہا درجے کی نعمتیں نچھاور کرے اور ابدالآباد تک اپنے فضل و کرم سے نوازتا رہے، اللہ کرے وہ ساری زندگی آرام و آسائش سے رہیں اور انہیں کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام ہو، آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر سلام ہو۔

بندہ ضعیف حرم پاک میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لینے والا محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الہ آبادی ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحب ہجرت پر دس لاکھ درود و سلام ہو۔

سید اسماعیل خلیل اللہ محافظ کتب حرم شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو واحد ہے غالب ہے، صاحب قوت، عزت، جبروت و انتقام ہے جس کی صفات کمال و جلال سے متعالی ہیں، وہ

کافروں، سرکشوں، گمراہوں کی باتوں سے منزہ ہے، اس کی نہ کوئی ضد ہے نہ نظیر ہے۔ درود و سلام ہو ان پر جو سارے جہانوں سے افضل ہیں، ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم، وہ تمام انبیاء کے خاتم ہیں، تمام رسولوں کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نام لینے والوں کو ان ہلاکتوں سے بچائے جو بدمذہب پھیلا رہے ہیں، وہ ہدایت کی راہوں پر قائم رکھے اور اندھے عقیدوں سے بچائے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ بے دینوں کا یہ طائفہ جس کا ذکر کتاب "المعتمد المستند" میں کیا گیا ہے نہایت قابل مذمت ہے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ہے، رشید احمد گنگوھی ہے اس کے پیروکار خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہے ان لوگوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ کوئی شک ہے جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے کسی حالت میں ایسے لوگوں کو کافر کہنے میں تامل نہیں کرنا چاہئے، ان کے کفر میں شبہ نہ کرے ان میں بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین متین کو پس پشت ڈال دیا ہے، بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کے جزوی اصولوں سے انکار کر دیا ہے وہ ان حقائق سے بھی انکار کرتے ہیں جن پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ساری امت متفق ہے اب یہ لوگ اسلام میں کوئی مقام نہیں رکھتے۔ ان کا کوئی نام و نشان نہیں ہے، کسی جاہل سے جاہل پر بھی یہ بات پوشیدہ نہیں ہے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں جنہیں عقل و خرد تسلیم نہیں کر سکتی۔ اس سے عقلیں طبیعتیں اور دل انکار کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں یہ لوگ گمراہ ہیں، گمراہ گر ہیں، یہ کافر ہیں فاجر ہیں، دین سے خارج ہیں، ان کی بداعتقادیاں ان کی بدفہمی کے نتیجہ میں در آئی ہیں۔ وہ علمائے کرام کے اقوال کو سمجھنے سے

قاصر رہے ہیں مجھے ان کی کفریہ عبارات پڑھنے کے بعد ایسا یقین ہو گیا ہے اور میں بلا شک و شبہ انہیں کافر کہتا ہوں۔ یہ کافروں کے ترجمان ہیں، یہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو باطل کر کے گمراہیاں پھیلانا چاہتے ہیں، وہ اصل دین سے انکار کر رہے ہیں، کوئی ختم نبوت سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کے مقام سے انکار کر رہا ہے، کوئی نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے، کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ کہہ رہا ہے، کوئی مہدی بن رہا ہے، ظاہر ہے کہ یہ تمام کے تمام ہلکی دلیلوں سے گمراہی پھیلا رہے ہیں، وہابی فرقہ کے یہ لوگ نہایت گمراہ ہیں اللہ کی ان پر لعنت ہو اور یہ رسوائیوں کے گڑھوں میں گریں، ان کا ٹھکانا جہنم ہو، یہ عوام الناس کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں اپنی تاویلوں سے دھوکا دیتے ہیں، وہ لوگوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ وہی پیروان دین ہیں اگلے لوگ گمراہ تھے یہ لوگ روشن راہوں کے مخالف ہیں دین مصطفیٰ کے تارک ہیں، کاش یہ لوگ جان لیتے کہ اگر ہمارے اسلاف طریق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نہیں چلتے تھے تو کون راہ رسول پر چلتا تھا میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں، اس کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے اپنے فضل کے ساتھ ہمارے لئے ایک ایسا عالم فاضل کامل مقرر فرمایا جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، جس کے علم و فضل پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے، وہ یکتائے زمانہ ہے اپنے وقت کا یگانہ ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے، وہ ان بے دینوں کی باطل تاویلوں کو آیات واحادیث سے رد کرتا رہے، ایسا کیوں نہ ہو۔ علمائے مکہ ان کے عمل و فضل کی شہادت دیتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ وہ اس "صدی کے مجدد" ہیں۔

خدا سے کچھ اس کا چنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہاں

اللہ تعالیٰ مولانا احمد رضا خان کو دین اور اہل دین کی طرف سے جزائے خیر دے اور انہیں اپنے فضل، احسان اور برکات سے نوازے۔

آج ہندوستان کی سر زمین میں کئی قسم کے فرقے پائے جاتے ہیں وہ ظاہری طور پر اسلام کا نام لیتے ہیں مگر حقیقت میں وہ کافروں کا کام کر رہے ہیں اور ان کے رازدار جاسوس ہیں وہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن ہیں، ان کی خواہش ہے کہ مسلمانوں میں انتشار اور افتراق ڈال دیا جائے یا اللہ ہم تو صرف تیری ہدایت چاہتے ہیں، صرف تیری نعمت کے طلبگار ہیں یا اللہ ہمیں حق کی توفیق عطا فرما، باطل کو باطل کر دے، ہم باطل سے دور رہیں اللہ تعالی درود و سلام بھیجے ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر ان کے اقارب پر میں نے یہ تحریر اپنے قلم سے لکھی ہے اور اپنی زبان سے کہی ہے میں اپنے اللہ جل جلالہ سے معافی کا خواستگار ہوں اور اس کی رحمت کا امیدوار۔

حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کا محافظ سید اسماعیل ابن سید خلیل

حضرت مولانا علامہ سید مرزوقی ابوالحسن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے دنیا کے آسمان پر ایک مہر درخشاں روشن فرمایا جو گمراہیوں کے اندھیروں کو مٹانے والا ہے اور سرکوبی کرنے والا ہے، راہ حق کی طرف راہنمائی کی حجت کامل بنا، دین اسلام تو ایسا کشادہ راستہ ہے جس پر چلنے والے کا نہ پاؤں پھسلتا ہے نہ کجی آتی ہے یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور اس کے فضل عمیم سے وسیع نعمتوں کا فیض ملا ہے، اس نے معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا، ہمارے آقا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے روشن معجزات اور عقل کو حیران کر دینے والی نشانیاں دیں پھر آپ کو اپنی مشیت سے غیبوں پر بے پناہ علم بخشا، اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے۔ انہوں نے دین مصطفیٰ کی مدد کی، اسکے پھیلانے اور اسکی راہیں ہموار اور آسان کرنے کیلئے اپنی جانیں قربان کر دیں وہ ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے، وہ سیرت اور صورت کے لحاظ سے بڑا شرف اور اعزاز رکھتے تھے وہ ایسی نیکیوں اور عظیم کارناموں سے ممتاز ہوئے کہ رہتی دنیا تک ان کا نام درخشاں رہے گا وہ ایسے ثواب سے مخصوص ہوں گے جو ان کے نامۂ اعمال کی زینت بنے گا۔ بالخصوص حضور کے علم کے وارث وہ علمائے کرام ہیں جن کے انوار سے سخت اندھیروں میں بھی روشنیاں جگمگاتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ زمانے کی بقاء تک ان کا وجود قائم رکھے اور بلندیوں کے آسمانوں تک ان کے مبارک ستارے تمام شہروں اور

وادیوں کو جگمگاتے رہیں۔

حمد و ثناء کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بے پناہ احسان ہے کہ مجھے حضرت علامہ، عالم اجل سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے، آپ زبردست عالم دین ہیں ایک بحر عظیم الفہم ہیں۔ ان کی فضیلت بے پناہ ہے ان کی نیکیاں بے شمار ہیں وہ دین کے اصول و فروع کو اچھی طرح جانتے ہیں، ان کو بیان کرتے ہیں ان کی تصانیف نے بد مذہب اور دین سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کا رد کیا ہے میری نگاہ میں ان سے بڑھ کر آج دین کی حفاظت کرنے والا دوسرا کوئی نہیں آیا، آج کے اہل علم ان کے بلند مرتبہ اور ذکر کا اعتراف کرتے ہیں، میں ان کی بعض تصانیف سے بذات خود مشرف بہ مطالعہ ہوا ہوں جن کی انوار کی قندیلوں نے میرے دل و دماغ کو روشن کر دیا ہے ان کی حجت میرے دل میں نقش بن کر جم گئی ہے، میرے دل و دماغ پر ان کا احترام منقش ہو گیا ہے۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

اللہ کے احسان سے مجھے ان سے ملاقات کا موقعہ ملا میں نے ان کے کمالات ان سے کہیں بڑھ کر پائے جو میں نے دوسرے حضرات سے سنے تھے میری زبان ان کے اظہار سے عاجز ہے میں نے انہیں علم و فضل کا کوہ بلند پایا ہے ان کے نور کے مینار بہت بلند ہیں۔ وہ علم و عرفان کا ایسا دریا ہیں جس سے ہزاروں دینی مسائل کی نہریں چھلکتی رہتی ہیں، وہ طالب علموں کے ذہن کو سیراب کرتی جاتی ہیں آج بہت سے گمراہ لوگ ان نہروں کو بند کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف ہیں، وہ علوم دینیہ پر تقریر کرتا ہے تو

ایک بہتا ہوا دریاد کھائی دیتا ہے وہ علم الکلام فقہ اور فرائض میں کمال مہارت رکھتا ہے وہ مستحبات، سنن، واجبات اور فرائض کو پوری قوت سے بیان کرتا ہے وہ عربی زبان کا ماہر ہے وہ علم ریاضی میں طاق ہے منطق کا ایک دریا ہے جس سے بے شمار موتی بر آمد ہوتے رہتے ہیں۔وہ علم اصول کو آسان کرنے والا ہے وہ اس ریاضت میں ہمیشہ مشغول رہتا ہے میری مراد حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی حضرت احمد رضا سے ہے اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عنایت فرمائے اور دونوں جہانوں میں سلامت رکھے۔ اس کے قلم کو تیغ برہنہ کی طرح رکھے جو ہمیشہ بے نیام رہے اور وہ اہل بطلان کی گردنیں کاٹتی رہے یا اللہ میری اس دعا کو قبول فرما۔

جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو ایک شاعر کا یہ شعر سامنے آجاتا ہے۔

قافلے جانب احمد سے آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر نے دیکھا

میں حضرت موصوف کی مدح و توصیف سے عاجز اور قاصر ہوں، حضرت علامہ مذکور نے (اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں میں بے شمار اضافہ فرمائے) مجھ پر خصوصی احسان فرمایا یہ تالیف جلیل اور تصنیف لطیف ہے مجھے مہیا کی اور مجھے اس کے مطالعہ کا موقعہ فراہم کیا اس کتاب میں فاضل مصنف نے ہندوستان کے ان گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو اپنے خبث باطنی کی وجہ سے کفری بدعتوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ میں اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر حضور نبی کریم کی شفاعت کی درخواست کرتا ہوں۔اے اللہ اپنے

محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شفاعت سے اس فاضل اجل کو اپنی حفاظت میں رکھنا اسے کفر و شرک و معصیت سے پناہ میں رکھنا۔ مسلمانوں کو ان بد عقیدہ اور گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھنا، مصنف علام کو بہترین جزادینا جو اسے دین و دنیا میں بلند مراتب پر پہنچائے۔ وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہو جسے دنیا کے تمام مسلمان دیکھ سکیں، وہ ان جھوٹے مفتریوں اور بد عقیدہ گمراہوں کا رد کرتے رہیں ان کی جھوٹی باتوں، رسوائیوں اور بدعتوں کو نمایاں کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج یہ لوگ جس عقیدہ پر قائم ہیں حد درجہ کا فاسد اور باطل عقیدہ ہے۔ نہ اسے عقل معقول مانتی ہے نہ نقل اس کی تصدیق کرتی ہے یہ ان لوگوں کے وہم اور چھوٹ سے گھڑے ہوئے مفروضے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کے پاس کوئی عذر ہے، نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی مثال ہے، یہ لوگ صرف اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں جو انہیں ہلاکت میں ڈال دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ ظالم لوگ اپنی خواہش نفس کے پیروکار بنے ہیں اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خواہش نفس کا پیروکار ہو۔ پھر فرمایا ٹھیک راہ چلو جس نے خواہش نفس کی پیروی کی اس کا کام حد سے زیادہ نکل گیا۔

امام طبرانی سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو اس وقت تک توبہ سے محروم رکھتا ہے جب تک وہ خود اس بدمذہبی کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو، ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کسی

بد مذہب کا عمل قبول کرنا نہیں چاہتا جب تک وہ اپنی بد مذہبی نہ چھوڑ دے ایک اور مقام پر ابن ماجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے' اسی طرح بخاری اور مسلم نے صحیحین میں حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کو غشی سے آرام آیا تو آپ نے فرمایا میں اس شخص سے سخت بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیزار ہیں۔ مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن ہماری طرف کچھ ایسے لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں تقدیر کوئی چیز نہیں ہے اور ہر کام اللہ نے اپنے آپ ابتداء میں ہی تخلیق کر دیا ہے آپ نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں سے ملو تو انہیں خبر دار کر دینا کہ میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بیگانے ہیں!

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے جو حق سے مجادلہ کرتے ہیں یا اس کی تائید سے اسے ظاہر کرتے ہیں۔ یہ فعل باطل ہے جس شخص نے ایسا کام کیا یا اس کی معاونت کی یا اس کی تائید وہ مخذول اور کافر ہو گا۔ اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو کافروں اور ان کے افعال سے دور رہتا ہے اور صبح و شام اللہ کی قدرت کی پناہ میں رہتا ہے وہ ایسے جھگڑوں اور خدشات کا شکار نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے جس نے اسے عزت بخشی۔

ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر یہ دعا پڑھے گا کہ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا جس میں تجھے گرفتار کیا اپنی بہت سے مخلوق پر مجھے فضیلت دی تو ہو اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حدیث حسن لکھا ہے اللہ اس شخص پر رحم کرے جو ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگے اور اس گمراہی کو چھوڑ دے اور ان باطل خیالات، کفریہ عقیدوں اور بدعتوں کو چھوڑ دے اور سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اس کی خیر خیر ہے، اسی پر بھروسہ رکھا جائے گا وہی سیدھے راستے کی توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر درود و سلام بھیجے اپنے منتخب انبیاء پر سلام بھیجے، ان کی آل پر ان کے صحابہ پر ان کے تابعداروں پر ان کے پیروکاروں پر آمین ثم آمین۔ سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہی ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے میں نے اس کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنی قلم سے لکھا۔ میں ہوں مسجد حرام میں طالب علموں کا خادم محمد مرزوقی ابو حسین۔

حضرت مولانا شیخ عمر بن ابی کبریا جنید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کیلئے جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیروکار تابعین سے راضی ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے اس کتاب (المعتمد المستند) کا مطالعہ کیا جو

ایسے علامہ نے تصنیف کی ہے جس سے استفادہ کیلئے ہر طرف سے اہل علم و فضل کا جھمکٹا لگا رہتا ہے بڑا فہیم صاحب علم و فضل حضرت مولانا احمد رضا خان، میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے جن کج رو اور گمراہ لوگوں کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً گمراہ ہیں اور گمراہ گر ہیں وہ دین سے دور چلے گئے ہیں اپنی سرکشی میں اندھے ہو گئے ہیں میں اپنے رب عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ ان گمراہ گروں پر ایسا عذاب مسلط کر جو ان کا نام و نشان مٹا دے اور ان کی جڑیں اکھاڑ دے، صبح ہو تو ان کے مکانات کھنڈر بنے ہوئے ہوں بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کی آل پر آپ کے صحابہ سب پر درود بھیجے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے۔ الراقم عمر بن ابی بکر جنید

حضرت مولانا عابد بن حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

"آپ علمائے مالکیہ کے سرخیل ہیں، عرش و فلک کے انوار سے معمور ہیں، صاحب کمالات فاضل ہیں، صاحب خشوع و خضوع ہیں، پرہیزگاری اور تقویٰ میں بے مثال ہیں، اے بڑے فضل والے تم پر اللہ کا سلام ہو!"

سب حمد و ثنا اس خدا کو جس نے علماء کو آسمان معرفت کے آفتاب بنا کر چمکایا، ان علماء نے انکی بلند شعاعوں سے دین پر الزامات لگانے والوں کے اندھیرے دور کر دیئے، درود و سلام ان پر جو سب میں زیادہ کامل ہیں، ایسے برگزیدہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب سے نوازا اور انہیں ایسا نور عطا فرمایا جو ملت اسلام سے شبہات کے اندھیرے دور کرتا گیا، ان کو تمام عیوب کذب، خیانت وغیرہ سے پاک فرمایا۔ ان کے خلاف اعتقاد رکھنے والا یقینی

کافر ہے، تمام امت کے علماء کے نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت والی آل اور عبادت والے صحابہ پر بے حد درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اس فتنہ اور شر کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس دین متین کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا۔ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حقیقی وارث ہیں۔ وہ آج کے مشاہیر علمائے کرام کا راہنما ہے اور معزز اہل علم کا سرمایہ افتخار ہے اسلام کی سعادت ہے، محمود سیرت کا مالک ہے ہر کام میں پسندیدہ اور عدل و انصاف کا گرویدہ ہے وہ عالم باعمل ہے صاحب احسان و عرفان ہے میری مراد حضرت مولانا احمد رضا خان سے ہے اس نے آگے بڑھ کر فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنی قطعی دلیلوں سے ان جھوٹے لوگوں کی گمراہی کا قلع قمع کر دیا ہے اور ارباب علم پر حقانیت ظاہر کر دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے پناہ انعام فرمایا۔ مبارک ترین ساعت سے نوازا، مجھے اس آفتاب سعادت سے برکت ملی، میں نے اس کے احسان و بخشش کے میدان میں پناہ پائی، اس کی اس کتاب (المعتمد والمستند) کا مطالعہ کیا یہ آپ کی دوسری مبسوط کتابوں کا خلاصہ ہے جن میں مضبوط دلائل قائم کئے گئے ہیں ان میں ان گمراہوں کی گمراہیوں کو افشاء کیا گیا ہے جو دین میں فساد برپا کر رہے ہیں ان اہل فساد گمراہوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سرفہرست ہے پھر رشید احمد گنگوھی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہ کھلے کافر اور گمراہ ہیں۔

مصنف علام نے ان کی گمراہیوں کو واضح کر کے رکھ دیا اور ان کے

منہ کالے کر دیئے، مجھے ان کا کلام از بر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص مقصد کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ یہ امت ہمیشہ ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی، اسے کبھی نقصان نہ ہو گا جو شخص اس امت کے خلاف اٹھے گا اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے اپنے رسول پر، اس کی آل پر اور اس کے صحابہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ خاص نسبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! اس مؤلف علام کو جس نے یہ فریضہ سرانجام دیا ہے اور آفتاب دین کے چہرے سے تاریکیوں کو دور کیا ہے اور اہل بطلان اور گمراہ ''مولویوں'' کے چہروں کو بے نقاب کیا ہے ان کے کارناموں کا قلع قمع کر دیا ہے جو کمزور اور ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے کے در پے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اس کی سعادت کا ماہ تمام آسمان شریعت پر جگمگاتا رہے اسے محبوب اور پسندیدہ باتوں کی توفیق دے، اس کی تمنائیں پوری کرے، میں نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے ہیں اور انہیں قلمبند کرنے کا حکم دیا ہے۔

میں ہو بلاد حرم میں خادم العلم والفضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

مولانا علی بن حسین مالکی

''وہ فاضل ہیں، ماہر ہیں، کامل ہیں، صاحب صدق و صفا ہیں، پاکیزہ ذہن ہیں۔ صاحب تصانیف و تالیف ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آسمان انوار سے منور فرمائے''۔

اے بڑی فضیلتوں والے اللہ تم پر سلام ہو، تیری رحمتیں ہوں تیری برکتیں ہوں تیری رضا ہو، بیشک سب سے میٹھی بات اس صاحب جلال کی حمد ہے جو ہر عیب سے پاک ہے ہر شکل وصورت سے مبرا ہے جس نے اپنے محبوب پر رسالت ختم کردی۔ اپنے برگزیدہ رسولوں میں سے منتخب فرما کر خاتم النبین قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام رسولوں اور اپنے محبوب کو جھوٹ اور بداعتقادی سے ہر طرح محفوظ رکھا۔ تمام مخلوقات میں سے اپنے رسولوں کو علم غیبیہ سے نوازا۔ آج جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ادنیٰ سا بھی عیب یا نقص لگائے وہ اجماع امت کی رو سے مرتد ہے اے اللہ ان تمام انبیاء اپنے رسول مقبول آپ کی آل آپ کے صحابہ پر درود وسلام بھیج اور ان کی عظمت کو بلند فرما۔ بالخصوص اپنے نبی مصطفیٰ ان کی اولاد وصحابہ اہل صدق وصفا کو اپنی رحمتوں سے نواز۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے حد احسان فرمایا آسمان صفا سے مجھے نور معرفت عطا فرمایا مجھے یہ نور اعلانیہ دکھائی دیا، اس کے افعال حمیدہ اس کی آیات فضیلت کو ظاہر کرنے والی ہیں آج حضور کی امت سے ایک عالم دین ابھرے ہیں جو دائرہ علوم اسلامیہ کے مرکز ہیں۔ اسلام کے آسمان پر علوم کے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے مددگار ہیں، دین حق پر چلنے والوں کے راہنما ہیں، گمراہوں کی گردنوں کیلئے تیغ براں ہیں بے دینوں کی زبانیں کاٹ رہے ہیں۔ ایمان کے میناروں کی روشنیاں پھیلا رہے ہیں۔ حضرت مولانا احمد رضا خان انہوں نے اپنی کتاب کے چند اوراق میرے پاس بھیجے جس میں ان گمراہوں اور گمراہ گروں کے نام تھے جو ان دنوں ہندوستان میں اپنے مکروہ عزائم کو

پھیلانے میں مصروف ہیں، ان میں غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوھی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ سر فہرست ہیں۔ وہ کھلے کافر اور گمراہ لوگ ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے کھلے بندوں رب العالمین کی تقدیس کے خلاف کلام کی، تاویلیں گھڑ کر پیش کیں، ان میں سے بعض نے اللہ کے برگزیدہ انبیاء کی شان کے خلاف بدزبانی کی، مصنف علام نے ان سب گمراہوں کا پول کھول دیا، ان کا رد کیا اور اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں اس کی نشاندہی کی۔ اس میں زبردست دلائل دیئے، مصنف علام نے مجھے حکم دیا کہ میں ان گمراہ لوگوں کے عقائد پر نظر ڈالوں ان کے اقوال پر غور کروں میں نے دیکھا کہ واقعی جس طرح اس بلند ہمت مصنف نے بیان کیا ہے، اس سے بڑھ کر ان لوگوں کے کفریہ اقوال سامنے آئے ہیں وہ اللہ کی سزا اور عذاب سے نہیں بچ سکیں گے وہ کافر اور گمراہوں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عالم صاحب ہمم اور علامہ کو ان کمینوں کے اقوال کے رد کرنے کی ہمت دی ہے۔ اس زمانے میں اعتقادی فساد اور شر عام ہو گیا ہے تو فاضل مولف نے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے آواز بلند کی ہے ان فاجروں نے بے بنیاد دلیلوں اور بے اصل تاویلوں سے گمراہ کن خیالات سے لوگوں کے عقائد کو نقصان پہنچایا ہے اللہ تعالیٰ اسے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزاء دے جو اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس روشن شریعت کے زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس کام میں برکت عطا فرمائے اسے اپنی تائید اور سعادت سے سرفراز فرمائے، ان بدبخت لوگوں پر اسے فتح دے اور اس کے اقبال کا آفتاب ہمیشہ چمکتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

ہم اللہ ہی کی حمد کرتے ہیں جس نے ہمیں بے شمار نعمتیں دین، درود و سلام اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو تمام رسولوں کے خاتم ہیں، آپکی آل آپ کے اصحاب قیامت تک درود و سلام سے حصہ پاتے رہیں۔

میں نے یہ بیان اپنی زبان سے جاری کیا اور اپنے قلم سے لکھا۔ محمد علی مالکی مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ۔

نوٹ: اسی فاضل ممدوح حضرت علامہ محمد علی بن حسین مالکی نے ایک عربی قصیدہ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں لکھا جس کا ترجمہ حضرت علامہ مولانا حسنین رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اردو نظم میں کیا ہے جو تبرکاً پیش کیا جارہا ہے۔

جھومتا ناز میں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت
کہہ رہا ہے دم نازش کہ میں ہوا خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے سے حرم کی عزت
میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفیٰ کی برکت ان کی دعا کی برکت
نیکیاں مکے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اس سے فزوں فضل خدا کی کثرت
وہ فلک ہوں کہ منور ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت
ماہ میں شعشعہ افشاں ہے انہیں کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے انہیں کی رنگت

ہے فلک چادرِ نیلی میں اسی سے روپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آب خجلت
کام جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت
سن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت
زیورِ حسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوام قریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت
خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج و عمرہ و قرباں کی کھپت
مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر دور کی حکمی حکمت
سعی والوں کیلئے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کیلئے عکس یمینِ قدرت
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
عمل طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیل صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو الفت

بہتریں ارض خدا نزد خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک افق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کیلئے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حق کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرض کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی محویت
مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت
وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفتر بخشش و رحمت میں ہو ان کی بھی لکھت
ایک سو بیس ہیں خاص اس کی نظر ہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہل طاعت
اہل طوف اہل نماز اہل نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں ان پر قسمت
مہبط وحی ہوں میں مظہر ایمان ہوں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حداد صفت
پاک وذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
میرے اسما ہیں معکے مرے نام و نسبت؟
مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت
جبکہ مکہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اٹھ کے طیبہ نے کہا تا بکجا طول صفت
مجھ کو یہ تربت اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزم علمائے امت
کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفیٰ سے ہوئی آبائے نبی کی عزت
مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاض قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دور کروں مجھ میں ہے محراب حضور
مجھ میں وہ پاک کو آں غرس سے جس کی شہرت
کر دیا شہد لعاب دہن شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہ جنت

مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری

میں ہوں طابہ میں ہوں طہٰ کا مکان ہجرت

مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں

ایک کا ایک رہے مجھ میں ہے عاصی کی بچت

مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آل شہ ہیں

جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت

باتیں دونوں کی میں سن سن کے ہوا عرض گزار

فیصلے کے لئے چاہو حکم بانصفت

رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولیٰ

صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت

عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا

جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت

اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین

ذہن سے کشف کئے موقف دین و ملت

وہ ہدایت کا عضد فخر وہ محمود فعال

وہ جو کشافی قرآں میں ہے محکم آیت

مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع

جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت

اس سے اعجاز دلائل کا منور ایضاح

اس سے اسرار بلاغت کی جلابے ریبت

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت
دین کے علموں کا زندہ کن احمد سیرت
وہ "رضا" حاکم ہر حادثۂ نو صورت
وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
جس کی سبقت یہ ہے اجماع جہاں کی حجت
طیب طیب طیب خلف اہل ہدیٰ
جس کی آیات بلندی ہیں سمائے رفعت
وہ جج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے ججج جن سے ہوئے حرف غلت
شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت
یاد پڑ علم لکھائے کوئی اس کا سا سنا
صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدرِ کمال اس کا سمائے عز پر
ہادیٔ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
رب افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت

آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسم کی صفت

حضرت مولانا جمال بن محمد بن حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اس اللہ کو زیب دیتی ہیں جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے، انہیں اپنے تمام رسولوں کا خاتم بنایا۔ تمام جہاں کیلئے ہدایت دینے والا اور ہادی بنا کر بھیجا ان کے دین محکم کے علماء کرام کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنایا جو بد بخت اور گمراہ لوگوں کو حق کی راہیں دکھاتے ہیں۔ درود و سلام ہو جہاں کے سردار اور آپ کی عزت والی اولاد اور عظمت والے صحابہ پر!

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں ان گمراہ گر ہندوستانی "مولویوں" کے اقوال سے مطلع ہوا ہوں، یہ لوگ آج ہندوستان کی سر زمین میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ اپنے نظریات میں خود بھی مرتد ہو گئے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں وہ رسوا ہو کر رہ گئے ہیں اللہ انہیں مزید رسوا کرے۔

مرزا غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوھی، اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی اور انکے دوسرے ساتھی کھلے کفر اور گمراہی کے ترجمان بن گئے ہیں اللہ تعالیٰ نے فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان کو اسلام اور مسلمانوں کی اعتقادی حفاظت کیلئے بھیجا ہے، آپ نے فرض کفایہ ادا کر دیا ہے اور اپنے

رسالے "المعتمد المستند" میں ان لوگوں کے باطل عقائد کا زبردست رد کر دیا ہے شریعت روشن کی حمایت کی ہے اللہ تعالیٰ اسے ایسی محبوب اور پسندیدہ باتوں کی مزید توفیق عطا فرمائے اور اس کی مرادیں پوری کرے۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا پر ہزاروں درود بھیجے پھر آپ کی اولاد و اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے کہے اور انہیں لکھنے کا حکم دیا ہے۔

مدرس بلاد حرم، نبیرۂ مرحوم شیخ حسین، محمد جمال سابق مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ

حضرت شیخ اسعد بن احمد دہان

"دہان مدرس حرم شریف، دام بالفیض والتشریف

آپ جامع علوم، منبع فہوم، محیط علوم نقلیہ مدرس فنون عقلیہ، خوش خو نرم مزاج صاحب خشوع و خضوع نادر روزگار ہیں۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے رہتی دنیا تک شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تازگی بخشی، پھر مشاہیر علمائے کرام کے نیزوں سے ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائی، ہر زمانے میں اپنے دین کے حامی اور مددگار پیدا کئے، جنہیں نبوی عزیمت اور شرف سے نوازا گیا وہ اس کے حرم کی حمایت کرتے رہتے ہیں، اس کی حجتوں کو تقویت دیتے ہیں اور اس کی کشادہ راہوں کو روشن کرتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس کی شریعت کو تازگی ملتی رہتی ہے اور دشمنان دین اسلام پر اللہ کا قہر نازل ہوتا رہتا ہے۔

درود و سلام ہو ان پر جنہوں نے دین میں جہاد کی راہیں نکالیں ان کی تلواریں کافروں کے سروں پر چمکتی رہیں، معاندین اور سرکش اور مفسد ان کے سامنے سرنگوں ہوتے رہے ہیں ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو جو دین مصطفیٰ کے چمکتے ستارے ہیں اور شیطانوں کے گروہ کو شکست دیتے رہے ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے اس عظیم کتاب کے مطالعہ کا موقعہ ملا اسکا مصنف نادر روزگار و خلاصہ لیل و نہار ہے وہ ایسا علامہ ہے جس پر اگلے اور پچھلے اہل علم فخر کرتے ہیں وہ جلیل الفہم ہے جس نے اپنے روشن خیالات سے سحبان فصیح البیان کو بے زباں بنادیا، وہ میرا آقا ہے میرا سردار ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی، اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کی گردنوں کو اس کی تلوار کے سامنے سرنگوں کر دے اور اس کا سر عزت سے بلند ہو۔ میں نے اس نورانی کتاب کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا ہے جو ان محکم دلیلوں کے ستونوں پر استوار ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ اب باطل ان کے سامنے بیٹھ نہیں سکتا، سب گمراہ لوگ اس کے آگے کھڑے نہیں ہو سکتے اب بے دینوں کے شکوک مٹ گئے ہیں، یہ تمام گمراہ لوگ اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں اور مکہ مکرمہ کی گلیوں میں چھپتے پھرتے ہیں۔

اس رسالہ نے قطعی دلیلوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں کے سر پر کھینچ دی ہیں اس نے اپنے روشن شہاب ثاقب سے وقت کے شیطانوں پر تابڑ توڑ حملے کئے ہیں اس کی تیغ برہنہ نے ان کے سر کاٹ کر رکھ دیئے ہیں۔ آج کے اہل علم و خرد ان گمراہوں کی رسوائیوں سے واقف ہو چکے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں کا مرتد ہونا روز روشن کی طرح سامنے آگیا ہے

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی پھٹکار نازل ہوئی ہے وہ بہرے ہو گئے ہیں وہ اندھے ہو گئے ہیں ان کے نظریات اور عقیدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دین حق سے یکسر نکل گئے ہیں۔ ان لوگوں کو دنیا اور آخرت میں رسوائی ملے گی، مجھے اپنی جان کی قسم کہ اس کتاب پر علمائے کرام ناز کریں گے اور اس پر عمل کرنے والے یقین کرنے والے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سرخرو ہوں گے اللہ تعالیٰ کا سلام سچے مسلمان پر ہو، اس کی نعمتیں ان کے سینوں پر نازل ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مولف کو جزائے خیر دے اس نے مسلمانوں کا سر بلند کر دیا، اس نے دین مصطفیٰ کی نصرت کی ہے اس نے اس زبردست تالیف سے مخالفوں کی لایعنی دلیلوں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے یہ کتاب اپنے دلائل کی روشنی میں ہمیشہ چمکتی رہے گی اور ہمیشہ کیلئے ہماری راہنمائی کرتی رہے گی جب تک مدح کرنے والے اس کی مدح کرینگے اور جب تک اعلان کرنے والے اعلان کرتے رہیں گے اس وقت تک فاضل مولف کو ثواب سے حصہ ملتا رہے گا۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے اصحاب آپ کی اولاد پر درود و سلام کی بارش ہوتی رہے میں نے یہ تقریظ اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی۔

طالب علموں کا خادم امیدوار بخشش اسعد بن دہان عفی عنہ۔

مولانا الشیخ عبدالرحمٰن دہان

"آپ فاضل ادیب، صاحب خرد و دانش، ماہر حساب و کتاب بلند مرتبت اور سربرآوردہ زمانہ ہیں"

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہر زمانہ میں ایسے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اس کی توفیق سے بے دینوں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد فرماتا رہتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جس کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو سرنگوں کر دیا۔ آپ کی آل اور اصحاب پر بھی صلوٰۃ و سلام ہو جنہوں نے جہالت کو ختم کیا اور یقین قائم کیا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں گزارش کرتا ہوں کہ اس حقیقت میں کوئی شک نہیں آج کے گمراہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے یہ لوگ اتنے مفسد اور گمراہ ہیں کہ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کی گردنیں اڑا دے، یہ لوگ جب اللہ کے حضور پیش کئے جائیں گے تو اس کے عذاب کے مستحق ہونگے اور اس کی لعنت کے سزاوار ہوں گے وہ رسوائی کے جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

اے اللہ جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان مفسد کافروں کی بیخ کنی کی توفیق دی ہے اور اسے تو نے اس قابل بنایا ہے کہ سید المرسلین کے دین کی حفاظت کیلئے آمادہ رہے، اسی طرح اس کی ایسی امداد فرما جس سے تیرے دین کی عزت بڑھے اور جس سے تیرا وعدہ پورا ہو، مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا حق ہے بالخصوص علمائے کرام کا زیادہ حق ہے آج حرمین الشریفین

کے معتمد علمائے کرام نے اس علامہ زماں یکتائے روزگار کی کوششوں کو سراہا ہے وہ اسکی تعریف کر رہے ہیں وہ اس کی گواہی دے رہے ہیں وہ بے نظیر استاد ہے، وہ امام وقت ہے وہ میرا آقا ہے، سردار ہے اور میری جائے پناہ ہے۔ حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو اس کی زندگی سے مستفیض ہونے کا موقعہ دے اور مجھے بھی ان کی روش قبول کرنے کی توفیق دے وہ سید العالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے راستہ پر چل رہا ہے وہ حاسدین اور گمراہ "مولویوں" کی ناک رگڑ رہا ہے اللہ اس کی حفاظت کرے۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، تو نے ہی ہمیں ہدایت فرمائی ہے تو اپنی رحمت کا دامن ہمارے لئے وسیع فرمادے، تو بخشنے والا ہے، اے اللہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود بھیج، اس کی آل پر اس کے صحابہ پر

یہ بیان میں نے اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں اپنے اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں۔

عبد الرحمٰن بن مرحوم احمد ذہان مکہ مکرمہ

حضرت مولانا محمد یوسف افغانی

مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ تو پاک ہے، تو اپنی عظمت میں یکتا ہے، ہر نقص اور عیب سے پاک ہے، ہر قسم کے داغ اور نقص سے مبرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں ایسی حمد جو میری عاجزی کی گواہ ہے، میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں، ایسا شکر جو ہمہ تن

تیرے ہی لئے ہے، میں درود و سلام بھیجتا ہوں اپنے آقا اور مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہمارے سردار تیرے تمام انبیائے کرام کے خاتم ہیں۔ زمین و آسمان میں رہنے والوں کا خلاصہ ہیں، ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، یہ تیرے منتخب بندے ہیں، یہ سب نیکی میں اول اور مقدم ہیں، حمد و صلوۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ مجھے "المعتمد المستند" پڑھنے کا موقعہ ملا جسے ایک فاضل علامہ اور دریائے فہامہ نے تصنیف کیا ہے وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے ہوا ہے وہ دین و شریعت کے مینار کی روشنی کا محافظ ہے۔ میری زبان بلاغت اس کی خدمات کا اعتراف کرنے سے قاصر ہے اور اس کے احسانات اور حقوق کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے وجود پر زمانہ ناز کرتا ہے یعنی حضرت مولانا احمد رضا خان وہ ہمیشہ راہ ہدایت پر گامزن رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشانات پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ اس کی مدد فرماتا رہے اس کی تلواریں دشمنوں کے سر قلم کرتی رہیں میں نے دیکھا ہے کہ اس نے اسلام کے دشمنوں کے بڑے بڑے ستون گرا دیئے ہیں یہ لوگ چاہتے تھے کہ نور خداوندی کو بجھا دیں یہ حاسد اور گمراہ لوگ ہر وقت ظلمت کو دعوت دیتے رہتے ہیں ان کی ناک خاک میں رگڑی جائے گی، بلا شک و شبہ اس کتاب میں حکمت کی باتیں بھی ہیں اور دو ٹوک جوابات بھی ہیں۔ اہل عقل و خرد میں یہ کتاب بڑی مقبول ہے مگر وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت سے محروم کر دیا ہے ان کے کانوں اور آنکھوں پر بدبختی کی مہریں لگا دی ہیں، ان کی بصارت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے وہ اس کتاب کی افادیت سے محروم ہیں وہ اس کے مندرجات کا انکار کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کون راہ دکھا سکتا ہے۔

دکھتی ہوئی آنکھوں کو برا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو برا لگتا ہے پانی

خدا کی قسم ہندوستان کے یہ گمراہ مولوی کافر ہو گئے ہیں اور دین سے نکل گئے ہیں خدا انہیں ہلاک کرے ان کے اعمال برباد کرے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوئی ہے، ان کے کان بہرے ہو چکے ہیں، ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایسے بداعتقاد لوگوں سے محفوظ رکھے، ان کے خرافات سے ہمیں پناہ دے۔ اللہ تعالیٰ مولف علام کو جزائے خیر دے اس کو حسن وخوبی سے نوازے اور اللہ کا دیدار نصیب ہو۔ آمین ثم آمین

میں نے اس تحریر کو اپنی زبان سے کہا ہے اور اپنے قلم سے لکھا ہے دل سے اعتقاد کیا۔

اضعف العباد خادم الطلباء محمد یوسف افغانی مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

حضرت مولانا شیخ احمد مکی امدادی

خلیفہ اجل حضرت شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مقیم حرم شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کیلئے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کئے اسکے نشان قائم کئے، کمینوں اور مفسدوں کی عمارت ہلادی، ان کے تمام مکر و فریب تباہ کر دیئے، ہمارے سردار آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے پناہ درود و سلام ہو، جن کے آنے کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ آپ تمام انبیاء کرام کے خاتم ہیں، میں گواہی دیتا ہوں

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ یگانہ ہے، صمد ہے پاک ہے تمام نقائص سے مبرا ہے بری باتوں سے منزہ ہے کجی اور شرک والے جو کچھ بکتے ہیں ان سے پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام مخلوقات الٰہی سے اعلیٰ اور بہتر ہیں جو کچھ ہو گزرا ہے اور جو کچھ آئندہ ہو گا تمام کا علم آپ کو عطا کیا گیا ہے، وہ شفیع ہیں، ان کی شفاعت قبول ہو گی ان کے ہاتھ حمد کا علم ہو گا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیاء کرام آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں اپنے اللہ کی رحمت کا طلبگار ہوں، میں احمدی، مکی، حنفی قادری، چشتی صابری امدادی نے کتاب "المعتمد المستند" کو پڑھا۔ یہ چار موضوعات پر مشتمل کتاب ہے۔ قطعی دلائل سے موید ہے، اس کے تمام دلائل قرآن و احادیث سے مزین ہیں اس کے بعض مندرجات مخالفین کے دلوں میں تیر و سنان بن کر پیوست ہوتے ہیں، میں نے اس کتاب کی تحریروں کی تلواروں کو وہابیوں کی گردنوں پر بجلی بن کر گرتے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مولف کو بہتر جزا عطا فرمائے اور ہمارا حشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زیر لوائے شفاعت ہو۔

یہ کتاب اتنی جامع اور مستند ہے کہ اس کا مولف گرامی ایک دریائے زخار ہے، اس کی صحیح دلیلوں کے سامنے کوئی سر نہیں اٹھا سکتا، وہ دین حق کی مدد کرتا ہے اور بے دین سرکشوں کی گردنوں کا قلع قمع کرتا ہے سن لیں وہ ایک پرہیزگار عالم دین ہے، سابقہ علماء کا معتمد ہے، آنے والوں کیلئے مشعل راہ ہے اس کی شان میں جو کچھ کہا جائے وہ کم ہے فخر اکابر ہے۔ مولانا مولوی

احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اس پر اپنا کرم خاص کرے مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے اسے عمر دراز عطا فرمائے۔

آج ہندوستان کے مختلف طائفے ان دلیلوں کے جھٹلانے کے در پے ہیں جو قرآن واحادیث کی بنیادوں پر قائم ہیں یہ لوگ گمراہ ہیں اور کفر کرتے ہیں۔ سلطان اسلام کی تیغ عدل ایسے گمراہ گر فاسقوں کے سر تن سے جدا کرنے کیلئے اٹھنی چاہیئے۔ یہ گمراہ فرقے دہریئے ہیں، بے دین ہیں، گمراہ ہیں۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے مفسد وجودوں سے زمین کو پاک کردے، ان کے بداعتقادرویوں اور ان کے گمراہ کن اقوال سے لوگوں کو نجات دے وہ شریعت کی حفاظت کیلئے آگے بڑھے، شریعت محمدیہ ایک روشن دین ہے جس سے رات کی سیاہیاں بھی روشن ہو رہی ہیں، ایسی شریعت کو چھوڑ کر صرف مفسد اور گمراہ ہی اپنا علیحدہ راستہ بناتے ہیں۔ بادشاہ اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آجائیں اور ہلاکت کی جن راہوں پر چل پڑے ہیں وہاں سے باز آجائیں۔ وہ راہ ہلاکت پر چلنے سے بچیں اور شرک اور کفر سے نجات پائیں اگر یہ لوگ قید و بند کے باوجود بھی توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں اڑادی جائیں۔ دین کی حفاظت نہایت اہم فریضہ ہے، دنیائے اسلام کی فضیلت والے عالم اور باعظمت سلاطین نے اس کی حفاظت کی ہے، سلطان وقت ایسے لوگوں کی گردنیں اڑادے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے متعلق فرمایا ہے کہ "سلطان اسلام اگر ایسے ایک فتنہ پرداز کو قتل کردے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔"

کیونکہ ایسا مفسد اور گمراہ گر زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، کھلے ہوئے کافر کی باتوں سے لوگ خود بخود بچتے ہیں، مگر چھپے ہوئے کافر کا وار زیادہ خطرناک ہوتا ہے یہ چھپ کر وار کرتا رہتا ہے، یہ لوگ عالموں، پیروں، فقیروں اور نیک لوگوں کا لباس پہن کر کفر پھیلاتے رہتے ہیں، دل میں فاسد عقائد ہوتے ہیں اور جہاں موقعہ ملتا ہے اپنے عقائد کو سامنے لے آتے ہیں، عوام ان کی ظاہری شکل وصورت پر اعتماد کر لیتے ہیں۔ ان کی باطنی قباحتوں اور خباثتوں سے واقف نہیں ہوتے، اس لئے ایسے لوگ بڑا بھرپور وار کرتے ہیں اور لوگوں کو بے خبری میں گمراہ کرتے جاتے ہیں۔ وہ لوگ ان کے باطن سے واقف نہیں ہوتے ان کے مکروفریب سے آگاہ نہیں ہوتے ان کے قرآئن سے اندازہ نہیں لگا سکتے وہ ان کی ظاہری صورت سے دھوکا کھا جاتے ہیں ان کے قریب ہونے لگتے ہیں انہیں اچھا جاننے لگتے ہیں اور ان کے خفیہ عقائد اور پوشیدہ نظریات سے دھوکہ کھا کر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، ان کی چھپی ہوئی اور ملفوف باتوں کو سن کر قبول کر لیتے ہیں اور انہیں ہی حق سمجھ کر انکے معتقد ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح یہ ملت اسلامیہ میں گمراہی پھیلاتے چلے جاتے ہیں اسی فساد کے پیش نظر عارف باللہ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "سلطان وقت اگر ایسے گمراہ کن آدمی کو قتل کر دے تو ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے۔"

"مواہب الدنیہ" میں لکھا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹانے یا آپکی ذات میں نقص بیان کرنے والا واجب القتل ہے۔

ان حضرات کے اقوال کی روشنی میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان کے فتنہ گر مولوی سخت ترین سزا کے مستحق ہیں، ہم اللہ تعالیٰ

سے فریاد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر چیز کی حقیقت سے واقف فرمائے، ہمیں ہدایت کے راستہ پر قائم رکھے، اپنی رحمت میں رکھے، ہمیں ہمارے والدین اور ہمارے استادوں کو بخش دے، ہمیں اپنی خوشنودی عطا فرمائے، ہم نے اس بیان کو اپنی زبان سے ادا کیا اور اپنے قلم سے لکھا ہے۔ اے اللہ خالق و مالک ہم پر رحم فرما، میں ہوں امیدوار مغفرت خداوندی، احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی، مدرس مدرسہ احمدیہ حرم شریف مکہ مکرمہ۔

حضرت مولانا محمد بن یوسف خیاط

حمد خاص اللہ کیلئے ہے، درود و سلام اس رسول پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، یعنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کفریہ عبارتوں کی نشاندہی حضرت فاضل مولف احمد رضا خان نے کی ہے وہ واقعی شدید قسم کی گمراہی پھیلانے والی ہیں، یہ عبارتیں بڑی فاحش کفریہ ہیں ان کو پڑھ کر بے حد تعجب ہوتا ہے کیا ایک مسلمان کہلانے والا شخص بھی ایسی گفتگو کر سکتا ہے ہم بلاشک وشبہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص خود گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور شدید کافر ہیں۔ عام مسلمانوں کے ایمان کو ان سے شدید خطرہ ہے خصوصاً ایسے ملکوں اور شہروں میں جہاں مسلمان بادشاہ نہیں ہیں اور ایسے لوگوں کا قلع قمع نہیں کر پاتے۔ لہٰذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں جس طرح آگ سے دور رہا جاتا ہے جس طرح خونخوار درندوں سے دور رہا جاتا ہے مسلمانوں کو جہاں جہاں ہو سکے ایسے لوگوں کو اپنی صفوں سے دور رکھیں ان

کے فساد کی جڑیں اکھیڑ دیں اور اپنی بساط کے مطابق ان کے شر سے محفوظ رہیں، ہم مولف علام کی کوششوں کی قدر کرتے ہیں، انہوں نے ایسے گمراہوں کی نشاندہی کی ہے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول کے سامنے اس مولف کا بڑا رتبہ ہے۔

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط مکی

محمد صالح بن محمد بالفضل اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ تو ہر مانگنے والے کی سنتا ہے، میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تیرے محبوب کی بارگاہ میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتا ہوں، ہر ہٹ دھرم اور ضدی کی ناک رگڑ دے، ایسے مناظرہ اور مجادلہ کرنے والے کو دور ہٹا دے، میں تیری بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ علمائے حق کو اپنی رضا سے نواز دے جو شریعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد اے اللہ تو نے ایک جلیل القدر عالم دین کو عزت بخشی ہے، اپنا عظیم احسان فرمایا ہے، اس روشن شریعت کی خدمت کی توفیق دی ہے، دقیقہ رس عقل دے کر اس کی امداد فرمائی ہے وہ آسمان علم پر چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے، وہ عالم کامل ہے، ماہر علوم دینیہ ہے، باریک فہم ہے بلند معانی بیان فرماتا ہے، مولف علام نے اپنی کتاب کا نام "المعتمد المستند" رکھا ہے۔ اس کتاب میں بے دین گمراہوں کا ایسا رد کیا ہے جو ان کیلئے کافی ہے جن کی آنکھیں روشن ہیں، دل بیدار ہے وہ یقیناً اس کتاب کو پڑھ کر خوش ہوں گے، اس کتاب کے مولف کا اسم گرامی

امام احمد رضا خان ہے اس نے اپنی کتاب کا خلاصہ بڑے عالمانہ انداز میں ہمارے سامنے لا رکھا ہے اس میں کفر و گراہی کے سرداروں کے نام گنوائے ہیں ان کی گمراہیوں اور فساد کی نشاندہی کی ہے اللہ تعالیٰ ان کافر اور گمراہ کن لوگوں کو جہنم میں جگہ دے اور قیامت کے دن اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتیں۔ مولف علام نے یہ نہایت ہی عمدہ کتاب تصنیف کی ہے اللہ تعالیٰ اس کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان گمراہوں اور بے دینوں کو جڑ سے اکھاڑ دے۔ اے اللہ! حضور کا صدقہ، سید المرسلین کا واسطہ اس مصنف کو بلند درجات سے نواز! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو، آپ کی اولاد صحابہ پر سلام ہو، میں نے یہ تحریر اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔

محمد صالح بن محمد بافضل مکی

حضرت مولانا عبد الکریم ناجی داغستانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کی ذات کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل واصحاب پر ہو۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ جن مرتد لوگوں کا کتاب ''المعتمد المستند'' میں ذکر کیا گیا ہے وہ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے آٹے میں سے بال نکل جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی کتاب مذکورہ میں تصریح کی گئی ہے کہ ایسے لوگ بدکار اور کافر ہیں۔ سلطان اسلام پر فرض ہے کہ ان کو سزا دے ان کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزاروں کافروں کے قتل کرنے سے زیادہ اہم ہے، یہ لوگ ملعون ہیں

خبائث کی راہوں پر چل رہے ہیں ان پر، ان کے معاونین اور مددگاروں پر
اللہ کی لعنت ہو جو ان لوگوں کو ان کی بدکرداریوں پر ذلیل کرے اللہ انہیں
جزائے خیر دے اللہ درود بھیجے ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر ان کی آل ان کے صحابہ پر۔

مسجد حرام کا خادم عبدالکریم داغستانی

حضرت مولانا شیخ محمد سعید بن محمد یمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں جیسے تیرے برگزیدہ دوستوں نے
کی ہے جن کو تو نے ایسا کرنے کی توفیق بخشی تھی۔ دین کے بوجھ ان اولیاء
امت نے اپنے کندھوں پر اٹھائے، ان فرائض کو ادا کیا حالانکہ وہ اپنے عجز اور
بیچارگی کا اعتراف کر رہے تھے اگر تیری امداد شامل حال نہ ہوتی تو یہ امور
سر انجام نہ پاتے۔ اے اللہ ہم تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان
موتیوں کی لڑیوں میں پرو دے اور قسمت میں ان کے ساتھ حصہ عطا فرما،
ہم درود و سلام پیش کرتے ہیں ان انبیاء پر جن کو تو نے اپنے پیغام پہنچائے،
علوم دیئے، جامع اور مختصر کلمات دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض گزار ہوں کہ اللہ کی بے پناہ اور عظیم نعمتیں
ہیں جن کا ہم شکر ادا کرنے سے قاصر ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے
حضرت امام، بحر بلند/ہمت، دنیا کی برکت، اسلاف کے بقیۃ السلف، یادگار
زمانہ جو دنیا کی خواہشات سے بے نیاز اور صرف اللہ کے احکام کی تعمیل میں

صبح و شام مشغول رہتا ہے مسمّٰی بہ احمد رضا خان۔ اے اللہ تو نے اس عالم دین کو مرتدوں، گمراہوں اور گمراہ گروں کے رد کیلئے مقرر فرمایا ہے وہ لوگ دین سے ایسے نکل گئے ہیں جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے، آج کوئی صاحب عقل و ایمان ان مرتد اور گمراہ گروں کے کفر میں شک نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس مصنف کو تقویٰ میں حصہ عنایت فرمائے، بہشت کی نعمتوں سے نوازے اور حسب مراد بھلائیاں عطا فرمائے اور اس کی وجاہت سے گمراہ لوگ دبے رہیں۔

اس کمترین نے یہ الفاظ اپنے قلم سے لکھے ہیں، مسجد الحرام کے طلباء کا ایک ادنیٰ سا خادم سعید بن محمد یمانی۔

مولانا حامد احمد محمد جداوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر درود و سلام بھیجے، تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جو سب سے بلند و بالا ہے اس نے کفار کی تمام تدابیر کو پست کر دیا اور اس کی ذات کا ہمیشہ ہمیشہ بول بالا رہا، وہ خدا ہر جھوٹ، نقص، اور بہتان سے پاک ہے وہ مخلوقات کی تمام علامتوں سے ماورای ہے، انتہا درجہ کی پاکی اور بلندی اسی کیلئے ہے وہ ان تمام الزامات سے بری ہے جو ان گمراہ لوگوں کی زبان سے نکل رہے ہیں۔ درود و سلام ہو اس ذات پر جو مطلق تمام مخلوقات سے افضل ہے، تمام جہان سے آپ کا علم وسیع اور زیادہ ہے، حسن صورت، حسن سیرت میں تمام دنیا سے افضل اور اکمل ہے اللہ تعالیٰ نے

انہیں اگلے اور پچھلے علوم سے نوازا ہے۔ فی الحقیقت آپ کی ذات پر نبوت ختم ہو گئی ہے وہ خاتم النبین ہیں۔ دین ان کی احادیث سے آشکارا ہوا۔ یہ دین بلند دلیلوں اور اعلیٰ شہادتوں سے ثابت ہو چکا ہے، یعنی ہمارے آقاء و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ابن عبد اللہ جن کا ایک نام احمد ہے آپ کی بشارتیں یگانہ ہیں یکتا ہیں۔ آپ کی آمد کی بشارت حضرت مسیح ابن مریم نے دی۔ اللہ تعالیٰ ان پر، تمام انبیاء پر، اپنے تمام مرسلین پر، حضور کی آل پر، صحابہ پر آپ کے ماننے والوں پر اہلسنت و جماعت کے ان افراد پر جو آپ کی پیروی کرتے ہیں پر درود بھیجے یہی لوگ اللہ کے بندے ہیں یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی تعریف انہی لوگوں کیلئے ہے۔

جو لوگ دین سے نکل گئے ہیں وہ گمراہ ہو گئے ہیں وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر سینے سے اوپر اوپر، یہ شیطان کا لشکر ہیں، یاد رکھو شیطان کے لشکر اور اس کی بات ماننے والے ہی نقصان میں رہتے ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے "المعتمد المستند" کا طائرانہ مطالعہ کیا ہے مجھے یہ کتاب خالص سونے کا ٹکڑا نظر آئی، اس کے الفاظ موتیوں یاقوت اور زبرجد کی طرح درخشاں نظر آئے انہیں صواب حاصل کرنے کیلئے تحریر کیا گیا ہے جسے ایک معتمد پیشوا، عالم باعمل، فاضل متجر، علم و فضل کے بحر ناپیدا کنار، محبوب، مقبول، پسندیدہ شخصیت کے مالک جس کی باتیں اور اعمال سارے قابل تعریف ہیں، میری مراد حضرت احمد رضا خان سے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی زندگی اس کے علوم سے بہرہ ور فرمائے۔ اس کی تصانیف و تالیفات ہماری راہنمائی کریں یہ کتاب ایک نمونہ ہے جو اس کی حق گوئی اور محبت کاملہ کی نشاندہی کرتی ہے اس کے انوار کے سامنے نگاہیں

خیرہ ہو جاتی ہیں وہ اقوال باطلہ کی سر کوبی کرتی ہے وہ کج رو بد عقیدہ لوگوں کے اندھیروں کو دور کرتی جاتی ہے خدا کی قسم اس کی روشنی کے سامنے گمراہیاں ختم ہوتی گئیں، وہ اپنے مباحث میں عطر کی طرح صاف اور خوشبودار ہے وہ مخالفین کے جوابات میں مسکت ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ گمراہی کی گندگی میں لتھڑے ہوئے الزامات کا وہ صحیح جامع جواب ہے کفری عقائد کی نجاستوں کو صاف کرنے والا ہے یہ لوگ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے کافر ہیں، ان کی خباثتوں سے ہر شخص کو بچانا ضروری ہے حتیٰ کہ کافروں کو بھی ان کے اثرات سے بچانا ضروری ہے اور انہیں نفرت دلائی جانی ضروری ہے۔

یہ لوگ کبیرہ سے بھی بدتر کبیرہ ہیں، ایسے بد عقیدہ خواہ کتنے ہی بڑے لوگ ہوں پھر بھی پست ہیں، ذلیل سے ذلیل ترین ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ لوگوں کو ان کے اثرات بد سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرے ان کی تعظیم کرنا بھی گناہ ہے کیوں نہ ہو، جسے اللہ ذلیل کرے اسے کون عزت دے سکتا ہے اگر وہ راہ راست اختیار کرلیں تو خیر ورنہ ان سے مجادلہ کرنا فرض ہے اگر توبہ کرلیں تو فبہا ورنہ حاکم اسلام پر واجب ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہوں تو انہیں ایک ایک کر کے قتل کردے اگر وہ زیادہ ہوں تو ان پر لشکر کشی کی جائے اور انہیں جہنم رسید کیا جائے۔ یاد رکھیں قلم کی بھی زبان ہوتی ہے اور زبان نیزے کا کام کرتی ہے، کفر ساز بد مذہبوں کی گردنیں کاٹنا تلوار کا کام ہے اس میں شک نہیں کہ اچھی دلیلوں کے ساتھ ان سے مناظرہ کرنا، مجادلہ کرنا بھی جہاد کی ابتدائی منزل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص ہماری راہ میں کوشش کرے گا ہم اسے ضرور کامیابی دیں گے اور

اللہ تعالیٰ ہمیشہ نیک اطوار لوگوں کے ساتھ ہے۔

اللہ کو حمد و ثنا ہے وہ عزت والا ہے تمام انبیاء کرام پر درود و سلام ہو،

سب خوبیاں اس ذات کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے۔

محمد احمد حامد

بحار تصدیقات مدینہ

۱۳۲۵ھ

مدینہ منورہ کے علمائے کرام کی تقاریظ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ مکہ مکرمہ کے علماء سے تصدیقات و تقاریظ حاصل کرنے کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں حضور کے روضہ انور کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو وہاں کے علماء کرام نے بھی آپ کی کتاب "المعتمد والمستند" کو دیکھا ہندوستان کے گمراہ مولویوں خاص کر ختم نبوت کے نظریہ پر طرح طرح کے شبہات پیدا کرنے والے طبقہ کے خیالات سے واقف ہوئے تو انہیں بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے فاضل بریلوی کے نظریات اور ان کی مساعی جمیلہ کو بہت سراہا اور اپنے تاثرات (تقاریظ) قلمبند کئے، ان علمائے کرام میں مفتی تاج الدین الیاس، مفتی مدینہ مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی، شیخ مالکیہ سید احمد جزائری، مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی، شیخ الدلائل، محمود قبری، سید محمد سعید، مولانا محمد بن احمد عمری، مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان، مولانا عمر بن حمدان محرسی، سید محمد بن محمد مدنی دیداوی، شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری، مفتی سید شریف احمد برزنجی، مولانا محمد عزیز وزیر مالکی اندلسی مدنی تونسی، مولانا عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ حضرات اپنے وقت کے بلندپایہ علمائے اسلام میں شمار ہوتے تھے اور ساری دنیائے اسلام ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتی تھی (مترجم)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا مفتی تاج الدین الیاس

اے اللہ راہ حق عطا کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اور اپنی رحمت عطا فرما، تیری رحمت بے حد و حساب ہے۔ اے اللہ ہم اس بات پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل فرمائی اور ہم تیرے رسول کی پیروی کرتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے گواہوں میں شمار کرنا تیری ذات کیلئے پاکی ہے، تیری شان بہت بلند ہے، تیری سلطنت غالب ہے، تیری حجت مضبوط ہے، ہم پر ازل سے تیرے احسانات ہیں، تیری ذات تیری صفات پاکیزہ ہیں، تیری آیات اور دلائل ہر نقص اور عیب سے منزہ ہیں، ہم تیری حمد کرتے ہیں، تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت فرمائی ہے اور تو نے ہمیں سچے کلام کی توفیق بخشی ہے تو نے ہماری طرف اس رسول کو بھیجا جو تمام انبیاء کرام کے امام اور برگزیدہ ہیں۔ ہمارے سردار محمدؐ بن عبداللہ ایسے معجزے اور نشانات لے کر آئے ہیں جن کے سامنے انسانوں کی عقلیں عاجز ہیں ان کی دلیلیں بہت بلند ہیں ان کے معجزات درخشندہ ہیں، ہم ان کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے ہیں ہم نے ان کی اتباع کی ان کی تعظیم کی، ان کے دین کی مدد کی، تیرے ہی لئے حمد ہے جس طرح واجب اور لازم ہے، تیری ہی تعریف ہے تو نے ہی ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اے اللہ ہمارے نبی پر ایسا درود بھیج جو ان کی شان کے شایان ہے اور ایسے ہی سلام و برکت نازل فرما ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔ ہر زمانہ میں اس کی شریعت کے راویوں اور ہر شہر میں ان کے دین کے حامیوں کو جزائے

خیر عطا فرما اور اپنی رحمت سے ایسے ثواب عطا فرما جو سب ثوابوں سے زیادہ ہوں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھے فاضل جلیل حضرت مولانا احمد رضا خان جو ایک زبردست عالم دین اور ماہر علامہ ہیں کے نظریات اور ان کی کتاب "المعتمد المستند" کے مطالعہ کا موقعہ ملا، جس میں انہوں نے ہندوستان کے گمراہ "مولویوں" کے عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس نیکی میں برکت دے اور اس کے انجام کو خیر کرے۔ مولانا نے ایسے گروہوں کا رد کیا ہے جو دین سے نکل گئے ہیں اور ایسے گمراہ فرقوں کی نشاندہی کی ہے جو زندیق اور بے دین ہو گئے ہیں میں نے اس فتویٰ کو بغور پڑھا ہے جو احمد رضا خان نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں درج کیا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ اس موضوع پر یہ ایک اہم فتویٰ ہے اور یکتا فیصلہ ہے۔ وہ حقانیت پر مبنیٰ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے نبی، دین اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کی عمر میں ترقی دے یہاں تک کہ گمراہوں کے تمام شبہات مٹ جائیں۔ آج امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فتنہ گروں جیسے اور ان جیسے دوسرے فرقوں کے کثیر شکوک مٹ جائیں۔ آمین ثم آمین!

راقم فقیر محمد تاج الدین ابن مرحوم مصطفیٰ الیاس حنفی مفتی مدینہ

فاضل ربانی مولانا عثمان بن عبد السلام داغستانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ واحد کی تمام خوبیاں بیان کرنے کے بعد ہم حمد و صلوٰۃ پیش کرتے ہیں میں اس روشن کتاب اور گراں قدر تحریر سے آگاہ ہوا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے مولیٰ، علامہ، بحر عظیم الفہم حضرت مولانا احمد رضا

خان نے اس گروہ خارج از دین اور مفسدین کے نظریات کو یکجا کر دیا ہے اور ان کی نشاندہی کرنے کے بعد اس کا رد کیا ہے آپ کی کتاب "المعتمد المستند" میں اس زندیق گروہ کو بڑا رسوا کیا گیا ہے۔ ان کے فاسد عقیدوں پر بڑی پر مغز گفتگو فرمائی ہے ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اس کتاب کا مطالعہ کریں اسکی تحریر پر غور کریں اگرچہ مصنف گرامی نے اسے تھوڑے ہی وقت میں تحریر فرمایا ہے مگر ان گمراہ فرقوں کا زبردست رد کر دیا ہے بڑے روشن اور معتبر دلائل دیئے گئے ہیں۔ خصوصاً فاضل مولف نے اس گمراہ طبقے کے مکر و فریب کو ظاہر کر دیا ہے ہمارے نزدیک یہ طبقہ دین سے نکل چکا ہے یہ وہابیہ ہیں ان میں سے ایک مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے ایک رشید احمد گنگوھی ہے ایک قاسم نانوتوی ہے ایک خلیل احمد انبیٹھوی ہے ایک اشرف علی تھانوی ہے ان کی گمراہیاں واضح کر دی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت جناب احمد رضا خان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس نے نہایت عزیمت اور قابلیت کے ساتھ اپنے فتوی میں جو اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں لکھا ہے اس فتویٰ کے آخر میں ہم نے علمائے مکہ مکرمہ کی تقاریظ دیکھی ہیں، ان گمراہ فرقوں پر وبال اور خرابی آئے گی وہ سرزمین ہندوستان میں فساد مچا رہے ہیں وہ جس انداز سے دینی فتنے پھیلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تباہ و برباد کر دے گا، اور وہ اوندھے ہو کر گر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت جناب مولانا احمد رضا خان کو جزائے خیر دے آپ کی اولاد میں برکت دے تاکہ وہ قیامت تک حق کی بات بتاتے رہیں۔

راقم عثمان بن عبد السلام داغستانی سابق مفتی مدینہ منورہ

سید شریف سردار مولانا سید احمد الجزائری شیخ مالکیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اس کی برکات نازل ہوں، اس کی تائید ہو، اس کی مدد ہو، اس کی رضا ہو، سب خوبیاں اس خدا تعالیٰ کی ہیں جس نے اہلسنت و جماعت کو تا قیام قیامت عزت بخشی ہے، صلاۃ و سلام ہو ہمارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہماری جائے پناہ ہیں، ان پر ہمارا بھروسہ ہے وہ ہمارے آقا ہیں۔ آپ کا کمال و جلال شرف و فضل قیامت تک متحقق و قائم دائم ہے، اہل علم اہل کشف اہل عقل اسی شرف سے مستفیض ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی مذہب سر اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ جس بندے کی زبان پر چاہے اپنا ارشاد جاری کر دیتا ہے اور اپنی محبت ظاہر فرماتا ہے کبھی کبھی کچھ بد مذہب لوگ بھی ظاہر ہوتے ہیں، جن کے متعلق فرمایا جب ایسے بد مذہب اور فتنے ظاہر ہوں جو میرے صحابہ کو برا کہیں تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ ان کے علماء اپنے علم کو ظاہر کریں اور (ان بد بختوں کا رد کریں) جو ایسا نہیں کریں گے۔ اللہ اور اس کے فرشتوں اور نیک لوگوں کی لعنت میں گرفتار ہوں گے اللہ نہ ان کے فرائض قبول کرے گا، نہ نوافل۔ ایک اور جگہ فرمایا، کیا تم لوگ بدکردار لوگوں کی برائیاں بیان کرنے سے ڈرتے ہو، لوگوں کو کس طرح معلوم ہوگا کہ یہ لوگ بد کردار ہیں، ایسے لوگوں کے کردار کو عام کرنا چاہئے تاکہ لوگ ان فتنوں سے بچ جائیں۔ یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم شیرازی اور ابن عدی، طبرانی بیہقی اور خطیب نے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت

کی ہے ان کے آل واصحاب اور پیروں، دین متین اور اہل سنت و جماعت، مقلدین آئمہ اربعہ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے اس سوال کا مضمون نہایت غور سے دیکھا ہے جو حضرت احمد رضا خان نے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ ور فرمائے۔ اسے درازی عمر اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب فرمائے۔ مجھے اس کتاب میں بڑی ہولناک باتیں ملی ہیں جو ان بدمذہب لوگوں نے ہندوستان میں پھیلا رکھی ہیں، یہ صریح کفریہ باتیں ہیں، یہ لوگ بدترین بدعتوں میں پھنس گئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کریں تو سلطان اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان کا خون گرادے انہیں قتل کردے جن جن کتابوں میں ایسے گمراہ کن الفاظ لکھے گئے ہیں انہیں جلا دینا چاہئے، جن ہاتھوں اور انگلیوں نے یہ عبارات لکھی ہیں انہیں کچل دینا چاہئے۔ انہوں نے شان الٰہی کو ہلکا کیا، ان کی تخفیف کی، رسالت عامہ کے مقام اور منصب کی توہین کی ہے اور اپنے استاد ابلیس کے علم کی بڑی تعریف کی ہے اور لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں اس کی مدد کی ہے۔

آج مشاہیر علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ ان گمراہ کن عقائد کا پرزور رد کریں آج مسلمانان اسلام پر واجب آتا ہے ان پر سزا اڈالیں، اہل ایمان کے تمام طبقوں کا فرض ہے کہ ان بدمذہبوں کے راستے روک دیں تاکہ عوام الناس ان کے شہر ان کی بستیاں ان دینی فتنوں سے محفوظ رہ سکیں۔

آپ سب حضرات سن لیں کہ ایسے بددین لوگوں کا ایک گروہ مکہ مکرمہ میں بھی بیٹھا ہوا ہے حالانکہ مکہ مکرمہ اللہ کے امن کا شہر ہے مگر اس میں بھی یہ شیطان گھسے بیٹھے ہیں، آج عوام کا فرض ہے کہ ان سے ملنا جلنا

بند کر دیں، ان سے مکمل پرہیز کریں، ان کے میل جول کو جزامی کے میل جول کی طرح جانیں۔ ہمارے مدینہ منورہ میں بھی ایسے چند گنتی کے لوگ آگئے ہیں وہ چھپے بیٹھے ہیں تقیہ کئے ہوئے ہیں اگر یہ توبہ نہ کرینگے تو عنقریب انہیں مدینہ پاک کی سر زمین سے نکال دیا جائے گا ان کی یہ سزا حدیث سے ثابت ہے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اگر وہ ایسے فتنوں کا طوفان لانا چاہتا ہے تو ہمیں ان فتنوں سے پہلے ہی اس دنیا سے اٹھالے ہمیں حسن نیت نصیب کرے، ہمیں صاف کھرا بنادے۔

میں نے یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی ہے۔

خادم علماء و فقرا سید احمد جزائری جو مدینہ میں پیدا ہوا، عقیدہ میں سنی، مذہب میں مالکی اور سلسلہ روحانیت میں قادری ہے۔

حضرت مولانا خلیل بن ابراہیم خرپوتی

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو سارے جہان کا مالک ہے درود و سلام اس نبی مکرم کیلئے ہے جو خاتم النبین ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کی آل ان کے اصحاب پر پھر جو ان کی اتباع کرتے ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد ان علمائے کرام کی تحریروں کی روشنی میں ہم اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ وہی حق ہے، وہی واضح ہے جو عقیدہ اجماع علمائے اسلام ہے وہی درست ہے۔ ہم عالم دین علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خان بریلوی کی کتاب "المعتمد المستند" کے مطالعہ سے اس تحقیق پر پہنچے ہیں جو برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ابد تک تمام مسلمانوں کو نفع بخشے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اسی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

میں نے اپنی اس تفریظ کو لکھنے کا حکم مسجد نبوی حرم شریف مدینہ میں دیا ہے میں علم کا خادم خلیل بن خرپوتی ہوں۔

حضرت مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل

اللہ تعالیٰ کیلئے وہ حمد ہے جس سے تمام ارماں پورے ہوں، مرادیں آسان ہوں، وہ حمد جس کی برکت سے ہم پناہ لیتے ہیں، تمام تفکرات اور مصائب میں وہی ہمارا سہارا ہے۔

درود و سلام اس ذات مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پے در پے اور مسلسل ہو صبح و شام کا سلسلہ جب تک جاری ہے اس ذات پر درود و سلام جاری رہے گا۔ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت سے آسمان و زمین جگمگا اٹھے اس قیامت کے دن جب مصائب اور خوف کی شدت کا سامنا ہو گا سارا جہان آپ ہی کی پناہ میں ہو گا۔ ان کی آل پر جنہوں نے آپکی روشنیوں سے نور حاصل کیا، ان کی باتیں حفظ کیں، ان کے نقش قدم پر چلتے رہے، وہ آنے والی امت کیلئے راہنما اور پیشوا ہیں، وہ دین محمدی کی ہر روش کے امام ہیں، انہی کے دم قدم سے شریعت کی روشن راہیں درست ہوتی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک ارشاد ہے جو سچے ہیں سچے مانے گئے ہیں، ہمیشہ میری امت کا ایک طبقہ غالب رہے گا، یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا، وہ ہمیشہ غالب ہوں گے۔

حمد و صلوۃ کے بعد ہم اللہ کی عظمت اور اس کی جلالت کا اقرار کرتے ہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے پسند فرماتا ہے اسے شریعت روشن کی اتباع پر لگا دیتا ہے اسے فہم و ادراک عطا فرما دیتا ہے انسان پر کئی شبہات کی راتیں

اندھیرا ڈال دیتی ہیں تو وہ اپنے علوم کے آسمانوں سے چودویں کا چاند چمکا دیتا ہے۔ اس طرح شریعت مطہرہ تغیر و تبدل سے محفوظ رہتی ہے، اسی طرح ہر صدی ہر دور ہر قرن میں بڑے عظیم المرتبہ علماء پیدا ہوئے ہیں، آج ہمارے سامنے ایک عالم کثیر العلم فہم و فراست کا دریائے عظیم جناب مولوی احمد رضا خان ہیں۔ آپ نے اپنی کتاب "المعتمد المستند" میں ان کج رو مرتدین کو خوب ننگا کیا ہے جو ہندوستان میں دینی فتنے اور فساد پھیلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر دے اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا سردار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی آل پر درود و سلام بھیجے۔

میں نے اپنی زبان سے یہ تفریظ بیان کی ہے اور اپنے قلم سے تحریر کی ہے اپنے اللہ کا محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل۔

مولانا محمد بن احمد عمری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہاں کا مالک ہے درود و سلام تمام انبیاء کے خاتم پر ہو جو تمام مرسلین کے امام ہیں، آپ کے اتباع کرنے والوں پر قیامت تک سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد مجھ پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ایک کتاب جسے ہمارے عالم علامہ، مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان و معرفت کے دریائے رواں، اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنی پاکیزہ عطائیں نازل فرمائی ہیں، وہ ہمارا راہنما، ہمارا استاد ہے، دین کا نشان ہے، علم کا ستون ہے، وہ اہلسنت کا معتمد ہے، پشت پناہ

ہے، فاضل جلیل حضرت احمد رضا خان اللہ تعالیٰ اسے طویل زندگانی عطا فرمائے، اس کے فیضان کے انوار سے علموں کے آسمان روشن رہیں۔ میں نے اس کی کتاب ''المعتمد المستند'' کا مطالعہ کیا ہے، وہ ہمارے مقاصد اور مطالب کو پورا کرتی ہے۔ وہ ذہن سے نکل جانے والے مضامین کو روک لیتی ہے وہ ہر ایک کیلئے آب شیریں ہے، اس نے ملحدوں کے شبہات کو توڑ کر رکھ دیا ہے ان کے فاسد خیالات کی بیخ کنی کر دی ہے اس نے اندیشوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا ہے، دلیلوں کی روشنی، حجتوں کی ضیاؤں، روشوں کی شیرینی اور میزانوں کی درستگی قائم کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین اور اپنے نبی کی شریعت کو قائم و دائم رکھے۔ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اسے پوری پوری جزائے خیر عطا فرمائے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصن حصین
جس سے خشکی و تری والے ہدایت پائیں

میں نے اس تقریظ کو ہفتم ربیع الاول کو مکمل کیا ہے امیدوار دعا محمد بن احمد العمری طالب علم حرم نبوی۔

حضرت مولانا سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل

اے اللہ تیرے لئے ہی پاکی ہے تیری ہی تعریف و ثناء ہے تیرے ہی لئے حمد و درود و سلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلات کو حل فرماتے ہیں، ان کی آل و اولاد پر ان کے اصحاب پر ان کی امت کے صالحین پر سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اپنے دینی بھائیوں کی دعا کا محتاج ہوں، عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان۔ میں نے مولانا احمد رضا خان کے رسالہ ''المعتمد

المستند“ کا مطالعہ کیا ہے جب میں نے اس کے کمالات پر نگاہ ڈالی تو مجھے دور دور تک دلائل نظر آئے میں آگے بڑھتا گیا تو میں نے اسے صواب وہدایت کا سرچشمہ پایا وہ بدمذہبوں اور بے دینوں کے خیالات کا رد کرتا ہے، وہ معتمد بھی ہے اور مستند بھی، وہ ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ ہے، اس رسالے سے وہ باتیں سامنے آئیں جن کی باریکیوں تک پہنچنے کیلئے عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں ان میں وہ تحقیقی باتیں بیان کی گئی ہیں جن کی حقیقتوں کو پانے میں قدم کانپ جایا کرتے تھے کیوں نہ ہو، وہ ایسے شخص کی تصنیف ہے جو علامہ ہے امام ہے راہنما ہے بڑے تیز ذہن کا مالک ہے وہ ہر مسئلہ پر خبردار ہے، عقل و جلالت کا نشان ہے، یکتائے زمانہ ہے، حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں بریلوی حنفی وہ علم و معرفت کا ایک پھلا پھولا باغ ہے وہ دقیق علوم کی منازل کی سیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ثواب عظیم عطا فرمائے مجھے اور انہیں حسن عاقبت نصیب فرمائے اور حسن خاتمہ سے نوازے ان کے قرب وجوار میں بھی ایسے اہل علم ہیں، جو چودھویں کے چاند کی طرح روشنی پھیلاتے رہتے ہیں، حضور پر آپ کی آل پر آپ کے اصحاب پر درود و سلام ہو۔

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ، راقم مسجد نبوی کا خادم اور دلائل الخیرات کا عامل عباس رضوان مدینہ منورہ۔

مولانا عمر بن حمدان محرسی

مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے زمین و آسمان بنائے، اندھیرے اور روشنیاں پیدا کیں آج کے کافر لوگ ناکارہ ہونے کے باوجود خدا کی ہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ درود و سلام پہنچے ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو خاتم الانبیاء ہیں، آپکا ایک ارشاد ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا طبقہ موجود رہے گا جو قیام قیامت تک حق کی ہمنوائی کرتا رہے گا، یہ حدیث حاکم نے سیدنا حضرت عمر امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میری امت کا ایک طبقہ ایسا رہے گا جو اللہ کے دین پر شدت سے قائم رہے گا، اسے نقصان نہیں ہونے دے گا جو لوگ دین کے خلاف اٹھیں گے ان کا قلع قمع کرے گا، آپ کی اولاد آپ کے اصحاب پر بھی درود و سلام ہو، ان کی اولاد ہدایت پھیلانے میں مصروف ہے ان کے صحابہ کرام نے دین کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

حمد و صلوۃ کے بعد میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سامنے حضرت احمد رضا خان جیسے باکمال علامہ اور عظیم عالم دین کی تحقیق والی کتاب آئی، اس کتاب کا نام "معتمد المستند" ہے۔ میں نے اس کتاب کو نہایت اعلیٰ درجہ کی تحقیق کا مرقع پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فاضل مولف کو مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے قائم رکھے۔ اس نے رسول اللہ کے مقام اور شان کی بلندی کیلئے ہر کام کیا اللہ کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی

خیر خواہی میں زندگی وقف کردی ہے۔

ہشتم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ عمر بن حمدان محرسی جو مذہباً مالکی ہے عقیدتاً سنی اشعری ہے اور سرکار دو عالم کے شہر کا خدمتگار ہے۔

قندمکرر مشک مغمیر

مزید فرماتے ہیں۔ سب تعریفیں اللہ کیلئے جس نے انسانوں کو راہ ہدایت دکھائی، اپنے فضل سے توفیق بخشی ہے جس نے اس کی راہ ہدایت کو چھوڑا وہ گمراہ ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو آسان راہیں دکھائیں، نصیحت قبول کرنے کیلئے ان کے سینے کھول دیئے، دلوں میں خلوص بھر دیئے، اللہ پر ایمان لانے والی زبانوں نے گواہی دی۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان کو پختہ کر دیا، اس کے رسولوں پر ایمان کو مستحکم کردیا، درود و سلام ان پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ان پر اپنی واضح اور روشن کتاب نازل فرمائی جس سے ہر چیز روشن ہو گئی۔ بے دینوں کی بے دینی کو واضح کر دیا حضور نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرمادیا، ان کی دلیلیں اور حجتیں پختہ اور مستحکم ہیں۔ آپ کی آل پر بھی درود و سلام ہو جو امت کی راہنما ہے آپکے اصحاب پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا، ان کے پیروں پر قیامت تک اللہ کی رحمت ہو۔ اسلام کے چار آئمہ کرام، مجتہدوں اور ان سب مسلمانوں پر اللہ کی رحمت ہو جو ان کے مقلد ہیں۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد جب میں نے اپنی نظروں کو اٹھایا تو مجھے حضرت عالم علامہ کے رسالہ کو دیکھا تو مجھے مشکلات علوم کی وضاحت ملی۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب ''المعتمد المستند'' میرے سامنے ہے۔ اللہ

تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے اور اسے شاد کام رکھے۔ اس کتاب میں جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے رد میں فاضل مولف بڑی قابلیت سے دلائل دیتے ہیں۔ وہ لوگ کون ہیں؟ ان میں ایک مردود خبیث مرزا غلام احمد قادیانی ہے یہ دجال ہے، کذاب ہے، یہ آخری زمانہ کا مسیلمہ کذاب ہے پھر رشید احمد گنگوھی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور اشرف علی تھانوی ہیں ان لوگوں سے کفریہ باتیں سامنے آئیں تو فاضل مولف نے ان کی نشاندہی کی۔ قادیانی کا دعویٰ نبوت، رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرف علی تھانوی نے شان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تنقیص کی، اس بات میں شک نہیں کہ یہ لوگ کافر ہیں، مرتد ہیں۔ آج سلطان اسلام کو اختیار حاصل ہے کہ ایسے لوگوں کی گردنیں اڑادیں، ایسے لوگ موت کی سزا کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے مسجد نبوی کے خادم کی حیثیت سے بیان قلمبند کیا۔

سید محمد بن محمد مدنی دیداوی

سب خوبیاں خدا کو اور درود و سلام خدا کے رسول اور ان کے آل اصحاب اور ان کے دوستوں پر ہو۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد جب میں نے اپنے ماہر علامہ استاد کی کتاب کا مطالعہ کیا، وہ عالم اہلسنت حضرت احمد رضا خاں ہیں۔ میرے نزدیک ان کی تحریر اور تحقیق اہل علم و دانش کیلئے روشنی کی راہ ہے وہ ایک تریاق ہے اس کی سچی باتیں حق پر ہیں، آپکی لکھی ہوئی دلیلیں حق پر ہیں، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل کرے، ظاہر و باطن میں اپنی فطرت ثانیہ ہے۔ آج لوگوں کی اتنی مفید تربیت ہونی ضروری ہے جس

سے وہ ایسے لوگوں کو خود بخود نیک و بد میں تمیز دکھائی دے۔

میں اپنے گناہوں میں گرفتار، محمد بن محمد حبیب دیداوی عفی عنہ ہوں۔

الشیخ محمد بن موسیٰ خیاری مدرس حرم مدینہ طیبہ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور درود و سلام، سب سے کامل اور ہمیشہ رہنے والے نبی رہو جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ان کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اس کتاب (المعتمد المستند) کے موضوعات پر مطلع ہوا ہوں۔ یہ کتاب کج رو کافروں اور گمراہوں کے رد میں ہے، جسے ایک عالم فاضل، کامل اکمل علامہ محقق فہامہ مدقق حضرت جناب احمد رضا خان نے تالیف فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت عطا فرمائے۔ اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ فاضل مولف نے کج رو مولویوں کا رد کیا ہے ان لوگوں نے رب العالمین کے رسول پر زیادتی کی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اس نور کو بجھادیں جسے اللہ نے روشن کیا ہے مگر اللہ نے تو اپنے نور کو مکمل کرنا ہے ثابت رکھنا ہے ان لوگوں کے دلوں پر اللہ نے مہریں لگادی ہیں، یہ لوگ اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حق بات کے سننے سے بہرہ کردیا ہے، ان کی آنکھوں کا نور سلب ہو چکا ہے شیطان نے ان کے پردے غلیظ کر دیئے ہیں، انہیں راہ حق سے روک دیا ہے، وہ ہدایت نہیں پاتے، وہ اب

واپس آنے کی راہیں بند پاتے ہیں۔ یہ کتاب صریح، مشہود اور صحیح نصوص کے موافق ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مولف کو اس بہترین امت سے کامل جزادے اور نیک لوگ اس کی پناہ میں رہیں۔ انہیں اللہ اپنے پاس قرب بخشے اس کی وجہ سے سنت رسول کو قرب نصیب ہو، اس کی سنت کو قوت بخشے، بدعت کو ڈھائے، امت محمدیہ کو فائدہ بخشے اے اللہ میری دعا التجا کو قبول فرما۔ آمین ثم آمین۔

اس تحریر کو خالق عالم کے محتاج محمد بن موسیٰ خیاری نے لکھا ہے جو علم شریعت کا خادم ہے۔

برکات مدینہ از عمدہ شافعیہ ۱۳۲۵ھ

مولانا سید شریف احمد برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ منورہ

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جسے اپنی ذات سے ہر کمال ذاتی اور صفاتی لازم ہے جو شخص اللہ کی تسبیح کرتا ہے اس کی پاکیزگی کا اعلان کرتا ہے زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اس کا خالق مانتا وہ سچا مسلمان ہے۔ اللہ کی ذات کا کوئی شریک نہیں ہے کوئی مثیل نہیں، اس کے کوئی مشابہ نہیں، اس کا قول حق و باطل کے درمیاں فیصلہ فرمانے والا ہے وہ صریح حق پر ہے اور سب سے بہتر ہے۔ درود و سلام اور سب سے کامل ترین رحمت و برکت اور تعظیم ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جن کو ان کے رب نے تمام جہان سے چن لیا اور منتخب فرمایا۔ اگلے اور پچھلے علوم عطا فرمائے قرآن عظیم نازل فرمایا، جس سے باطل مٹ گیا اور حق آشکار ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایسے ایسے کمالات دیئے، جن کا احاطہ ناممکن ہے، آپ کو اتنے علوم غیبیہ سے نوازا جس کا شمار نہیں ہے وہ مطلقاً تمام جہانوں سے افضل ہیں، ذات میں بھی صفات میں بھی، عقل میں بھی علم و عمل میں بھی بلاخوف تردید آپ کی ذات تمام سے افضل اور اعلیٰ ہے نبوت آپ پر ختم کر دی گئی، آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ان کی شریعت کو ابدی بنا کر قیامت تک نافذ کر دیا اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ آپ کی پاک آل کے برگزیدہ اصحاب پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ کی امداد نے انہیں اسلام کے دشمنوں پر فتح یاب فرمایا اس حد تک کہ وہ غالب ہوتے چلے گئے۔

حمد وصلوۃ کے بعد عرض گزار ہوں میں سید احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی ہوں، رسول خدا کا امتی ہوں ان کا غلام ہوں مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا مفتی ہوں۔ اے علامہ باکمال! اے ماہر علوم اسلامیہ، اے مشہور و معتبر! اے صاحب تحقیق و تنقیح، اے صاحب تدقین و تزمین! اے عالم اہلسنت جماعت، حضرت میں نے آپ کی کتاب "المعتمد المستند" کے مضامین دیکھے ہیں، مجھے یہ بڑے تحقیقی اور مضبوط سامنے آئے۔ آپ نے ان تحریروں کی وجہ سے مسلمانوں کی بے شمار اعتقادی تکلیفوں کو دور فرمایا ہے اس میں آپ نے اللہ کی رسول خدا کی اور آئمہ دین کی تعلیمات کی روشنی میں بڑا اعلیٰ کام کیا ہے۔ آپ نے حق کی دلیلوں سے کفریات کی نشاندہی کی ہے اور ثبوت دیا ہے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل کی ہے کہ "دین خیر خواہی" ہے آپکی تحریر اگرچہ محتاج تعارف نہیں اور محتاج تعریف نہیں ہے توصیف و تعریف سے بے نیاز ہے مگر مجھے یہ انداز بے حد پسند آیا میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت میں آپ کا ساتھ دوں، اس کے روشن بیان کے میدان میں آپ کے ہم قدم رہوں میں آپ کے اس کام میں شریک جہاد ہونا چاہتا ہوں یہ ایک نہایت ہی اہم کام ہے نہایت ہی عمدہ کتاب ہے میں آپ کے اس اجر و ثواب میں بھی حصہ لینا چاہتا ہوں جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال بھی میرے سامنے آئے اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اپنی طرف وحی کا ذکر کیا ہے وہ نبی کہلاتا ہے بلکہ انبیاء سے اپنے آپ کو افضل قرار دیتا ہے اس کے سوا اس کی اور بھی کفریہ اور گمراہ کن باتیں سننے میں آئی ہیں میں ایسی غلط

باتوں کو سنتے ہی ایک طرف پھینک دیتا ہوں، راست باز طبیعتیں ایسی باتوں سے دور رہتی ہیں۔ ان باتوں میں مسیلمہ کذاب کا بھائی نظر آتا ہے وہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے اللہ تعالیٰ اسکے ان دعوؤں اور اعمال سے محفوظ رکھے۔ وہ دین اسلام سے نکل گیا ہے اس طرح جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اس نے اللہ کی آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا انکار کیا کفر کیا، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں اور اللہ سے ڈرتے رہیں اور اس کی رحمت کے دامن میں رہیں ان لوگوں سے ایسے دور رہنا چاہیئے جس طرح انسان شیر یا جذامی سے بھاگتا ہے ان گمراہ لوگوں سے دور رہنا ہی ایمان کو سلامت رکھنے کا عمل ہے یہ دل ودماغ پر سرایت کرنے والا عمل ہے ان کی نحوست ایمان پر چھا جاتی ہے جو شخص ان کی کفریہ اور فاسد باتوں سے دلچسپی لینے لگتا ہے اس کا ایمان تباہ ہو جاتا ہے یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں، ابلیس کا گروہ ہیں اور زیاں کار ہیں۔ تمام امت رسول کا اول سے آخر تک اس بات پر اجماع ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء کے خاتم ہیں، سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے ہیں ان کے زمانہ میں بھی کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا کیونکہ حضور کی تشریف آوری کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل ہوتا ہے آپ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرتا ہے وہ بلا شبہ کافر ہے۔

یہ امیر احمد، نذیر حسین دہلوی، قاسم نانوتوی اور ان کے چیلے چانٹے اور ان کا یہ کہنا کہ اگر بالفرض حضور کے زمانے میں کوئی نبی آجائے تو اس سے حاکمیت محمدیہ میں فرق نہیں پڑتا، یہ ایک دھوکا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضور خاتم النبین کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے

کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اور نبوت جدیدہ کے قائل ہیں اس میں کوئی شک نہیں جو ان کی باتوں کو سچا مانے وہ باجماع امت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک مردود ہے ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت تک تائب نہ ہوں تو جہنم کا دردناک عذاب ان کیلئے تیار ہے۔

ایک اور "طائفہ وہابیہ کذابیہ" ہے جو رشید احمد گنگوھی کے پیروکار ہے وہ کہتا ہے جو شخص اللہ کی وقوع کذب بالفعل کو تسلیم کرے اسے کافر نہ کہا جائے اللہ نہایت بلند ہے اس کی باتوں سے کوئی شبہ نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک ایسا شخص کافر ہے اور دین کی بدیہی باتوں سے انکار کرتا ہے اللہ عزوجل کو وقوع کذب ماننا تمام شرعی اصولوں کے خلاف ہے بلکہ حضور سے پہلے بھی جن انبیاء پر کتابیں اتاری گئی ہیں۔ ان میں بھی یہ بات برحق ہے ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کا ایمان نامقبول ہے۔ ایمان تو یہ ہے کہ خدا کے اصولی احکامات کی تصدیق کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ اقرار لیتا ہے۔

"ہم ایمان لائے اللہ پر۔ اس کتاب پر جو ہماری طرف اتاری گئی ہے، ان کتابوں پر جو حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور بنی اسرائیل کی مختلف شاخوں پر اتاری گئی ہیں جو کتابیں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اتاری گئی ہیں اور اللہ کے دوسرے پیغمبروں پر جو کچھ اتارا گیا ہے ہم ان پر کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے نہ اجتناب کرتے ہیں ہم ان کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں یہود و نصاریٰ اسلام کے مخالف ہیں، یہ ان کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے جو سابقہ انبیاء کرام پر نازل ہوئی تھیں۔ یہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے اور تاویلوں سے منہ پھیرتے چلے جاتے ہیں، جھگڑا کرتے رہتے ہیں، عنقریب وقت آنے والا

ہے کہ اللہ آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا، وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

تمام انبیاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے کبھی اس نے جھوٹ نہیں کہا حق سبحانہ تعالیٰ سے وقوع کذب مانا ہی نہیں جا سکتا، اگر یہ بات فرضی طور پر بھی مان لی جائے تو تمام انبیاء کرام کی تکذیب ہو گی ایسے انبیاء کرام کو جھٹلانے والوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ تمام رسولوں نے اللہ کی تصدیق کی ہے اللہ نے ان انبیاء کو معجزات سے متصف فرمایا۔ ان کے معجزات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرائی، ایک تصدیق فعل کے ساتھ ہے۔ (اس کا اظہار معجزہ ہے) رسولوں نے اللہ کی تصدیق اپنے اقوال سے کی ہے جہتیں جدا ہیں، مقصد ایک ہی ہے "صاحب موافق" نے اس مسئلہ کی توضیح کرتے ہوئے مفصل لکھا ہے۔

آج ہندوستان کے گمراہ مولویوں نے "مسئلہ امکان کذب" پر گفتگو کرنا شروع کر دی ہے، اللہ پاک ہے برتر ہے، بہت بلند ہے مگر یہ لوگ اللہ کی ذات سے امکان کذب کی نسبت کرتے جاتے ہیں بعض آئمہ نے لکھا ہے کہ اگر اللہ چاہئے تو گنہگار کو بھی بخش دے اور عذاب سے مستثنیٰ کر دے۔ اس سند سے اللہ تعالیٰ کے وقوع امکان کذب پر دھوکہ دیتے جاتے ہیں اگر وہ وعید اس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہ وہ حقیقۃً مشیت الٰہی کے ساتھ مقید ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہے بیشک اللہ تعالیٰ کافر کو نہیں بخشے گا، مشرک کو نہیں بخشے گا ہاں کفر اور شرک کے علاوہ وہ جسے چاہے بخش دے گا، اگر اللہ تعالیٰ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھا جائے تو وہاں اس مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے وہ ایک صفت بسیط ہے تو اس میں قید و

مقید ازل سے ابد تک ہمیشہ جمع ہیں، جن میں کبھی جدائی نہیں ہوتی ہے اگر وحی خداوندی کی طرف نظر کی جائے تو اس میں متعدد آیات جدا جدا ہیں۔ قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر ان میں جو مطلق ہے مقید پر معمول ہے جیسا کہ اصول کا قاعدہ ہے ان وجوہ کے ہوتے ہوئے کس طرح تصور ہو سکتا ہے۔ اللہ جل جلالہ کے کذب کا قول خلف وعید کے ماننے والوں پر لازم آئے اور اللہ عزوجل کے کذب کا قول خلف وعید جائز ماننے والوں پر لازم آئے۔ ہم اللہ جل وجلالہ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

رشید احمد گنگوھی نے اپنی کتاب ''براھین قاطع'' میں لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص رد کر کے شرک ثابت کرتا ہے، رشید احمد مذکور کا یہ کہنا دو وجہ سے باعث کفر ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس کے اسی دعویٰ میں یہ تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، یہ حضور کی شان کو صاف صاف کمتر کرنا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس نے حضور کے علم کی وسعت کو ماننے کو شرک ٹھہرایا ہے۔ چاروں مذاہب کے آئمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضور نبی کریم کی شان گھٹانے والا کافر ہے۔

اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے حاصل ہے۔ اس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ کھلا کافر ہے وہ بالاتفاق

کافر ہے، اسلئے کہ یہ جملہ رشید احمد گنگوھی کے اس قول سے بھی زیادہ تنقیص شان رسول ہے جو بہت بڑا کفر ہے ایسا شخص قیامت تک اللہ کی لعنت اور غضب میں رہے گا یہ لوگ ایسی آیۃً کریمہ کے سزاوار ہیں (ترجمہ: اے نبی! ان سے فرمادیجئے کیا یہ لوگ اللہ اس کی آیتوں اس کے رسول سے مذاق کرتے ہیں، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایسے ایمان کے بعد یہ حکم ہے)

اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے، بڑا احسان کرنے والا ہے۔ اے اللہ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھ، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے دامن میں ہمارا ہاتھ وابستہ رہے۔ شیطان کے فریب اور نفس کے وسوسوں سے محفوظ رکھ اور باطل وہموں سے نجات دے، ہمارا ٹھکانہ جنت میں ہو۔ اے اللہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور انس و جان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام ہو، سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہاں کا مالک ہے۔

یہ الفاظ میں نے اپنی زبان سے ادا کئے اور لکھنے کا حکم دیا۔ سید احمد ابن سید اسماعیل حسینی برزنجی مفتی شافعیہ مدینہ شریف۔

حضرت مولانا محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی

اللہ تعالیٰ کی حمد ہے جو اپنی کمال صفات کے ساتھ موصوف ہے ہمارا یہ دلی اعتقاد ہے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اس کی شان ہر ناسزا بات سے منزہ ہے، اس کی پاکیزگی بیان کرنا ہم پر فرض ہے اللہ تعالیٰ درود بھیجے اپنے نبی پر اپنے منتخب انبیاء پر، اپنے پیارے بندوں پر اور اپنی اس مخلوق پر جسے وہ پسند کرتا ہے پھر وہ انبیاء جو اسکی مخلوق کیلئے مبعوث ہوئے وہ اس کے

برگزیدہ اور بے عیب پیغمبر ہیں جو شخص اس کی یا اس کے پیغمبروں کی شان میں نقص بیان کرے وہ دنیا میں بھی خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی رسوا ہوتا ہے اسے قیامت کے دن ذلت آمیز عذاب کا سامنا ہو گا حضور کی آل اور آپکے صحابہ پر بھی درود ہو جو مخلوق کے راہنما ہیں اور اللہ کے دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شریعت کو لوگوں تک پہنچانے والے ہیں ان کی وجہ سے دنیا میں شیطان کے جھگڑے اور وسوسے مٹتے رہتے ہیں یہ حضور کے معجزات میں سے ہیں اور یہ سلسلہ ہدایت کئی زمانوں اور برسوں تک جاری رہے گا۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ ایک پر نور رسالہ مطالعہ میں آیا ہے اس میں ان فرقوں کی رسوائیاں اور ان کی گمرائیاں سامنے آئی ہیں مجھے ایسے بے دین فرقوں کے نظریات پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا۔ بڑی حیرت ہوئی ہے کہ شیطان نے اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے ان لوگوں کو آگے کر دیا ہے اور انہیں آراستہ پیراستہ کر کے دنیا میں فتنہ پھیلانے کیلئے آمادہ کر دیا ہے طرح طرح کے کفر گھڑ کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ وہ اندھوں کی طرح ان تاریک راہوں پر چل پڑے ہیں، وہ کئی قسم کے کفریات پھیلاتے جاتے ہیں وہ بلندیوں سے لڑکھڑا کر نیچے کی طرف آ رہے ہیں یہاں تک کہ خود اللہ کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے حملے کرنے لگے ہیں اور نہایت پست الفاظ استعمال کرنے لگے ہیں اللہ کی ذات اور اس کی بات کے علاوہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟ مگر وہ اس کی ذات پاک کو بھی نقائص سے متصف کرتے جاتے ہیں ان کی جرات یہاں تک بڑھی ہے کہ وہ تمام رسولوں کے خاتم اور خالص در خالص منتخب رسول کی ذات پر بھی حملے کر رہے ہیں جس رسول

کیلئے قرآن نے یہ فرمایا کہ "آپ عظیم خلق کے مالک ہیں"
ان گمراہ کن نظریات کے خلاف میں نے وہ فتویٰ بھی دیکھا ہے جو اس رسالہ میں لکھا گیا ہے اس رسالہ کے فاضل مصنف نے ان باطل نظریات کا رد کیا ہے انہیں جڑ سے اکھیڑ کر رکھ دیا ہے اس نے حق کی تلوار اور ایمان کے تیروں سے ان کے باطل خیالات کو چھلنی کر کے رکھ دیا ہے ان کی گردنوں اور سینوں پر وہ ضربیں لگائیں ہیں جس سے وہ تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں اب ان کا نام و نشان نہیں رہے گا یہ رسالہ اندھیری رات میں صبح کی روشنی لے کر آیا ہے اس کی درخشندگی کے سامنے کفر و ارتداد کی سیاہیاں نہیں ٹھہر سکتیں۔ خصوصاً ہمارے سامنے وہ تحریر ہے جسے علم کے علم بردار نے منقح اور مہذب کیا ہے حرمین شریفین جیسے پاک اور ستھرے شہروں کے علماء کرام کے سامنے لا رکھا ہے۔

آج حرمین الشریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں امام شافعی کے مذہب کے بلندپایہ علماء موجود ہیں جو مشاہیر علماء کے پیشوا ہیں۔ یہاں متحیر کر دینے والے صاحب علم اور پاکیزہ مقاصد کی تکمیل کرنے والے راہنما موجود ہیں، ہمارے شیخ ہمارے استاد سید احمد برزنجی شریف ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے اور اپنے احسان کثیر سے نوازے) انہوں نے بھی اس رسالہ کو بیحد پسند فرمایا ہے۔ میرے جیسے طالب علم کا کیا مقام ہے میں نہ مرد میدان علم و فضل ہوں نہ شاہراہ کمال کا راہرو ہوں۔ میں ان کے سامنے ایسے ہی ہوں جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور عقاب کے سامنے پتنگا ہو۔ اس مقام پر میری رائے کی کیا حیثیت ہے مگر اس عجز و نیاز کے باوجود میرے سامنے اس رسالے کی تائید کرنا اور ان باطل نظریات کے خلاف آواز اٹھانا

نہایت ضروری ہے اگرچہ میں میدان علم و فضل کے شاہسواروں سے بہت دور ہوں ان کی تیز گامی کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر اس امید کے ساتھ کہ شاید مجھے ان شاہسواروں راہ علم و فضل کے چشمہ فیض سے چند قطرے مل جائیں اس گروہ میں کچھ حصہ حاصل کر لوں اور اس سلسلہ عالیہ میں شمار ہو جاؤں جنہوں نے دین کی مدد کی، اپنی تلواروں کو بد دین فتنہ پردازوں کے خلاف استعمال کیا، اللہ تعالیٰ حق کی راہ دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد کا خواستگار ہوں۔

میں اپنے استاد مکرم کی پیروی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کے اجر میں اضافہ فرمائے، انہوں نے اس مسئلہ پر جو تنقیح فرمائی ہے۔ مطلب بیان کیا ہے اصول طے کئے ہیں اور اس کے نتائج پر اظہار خیال کیا ہے ان پر مفصل گفتگو فرمائی۔ کتاب کو جزئیات پر منطبق کیا ہے ان فرقوں کو قواعد شرعیہ کے ماتحت لایا گیا ہے۔ احکام الٰہیہ کو موقع محل پر بیان کیا گیا ہے یہ تمام کام ہمارے استادوں راہنماؤں پیشواؤں نے نہایت احسن طریقہ سے سرانجام دیئے ہیں، اب ان میں اضافے کی گنجائش نہیں رہی اور نہ ہی ان میں کوئی شک و شبہ رہ گیا ہے میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں بعض نصوص بیان کروں جس سے ان مسائل کی تائید ہو اور اس عمارت کی بنیادیں مضبوط ہوں، اللہ تعالیٰ ہدایت دینے والا ہے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے وحی آتی ہے یا نبوت کا کوئی حصہ اسے ملا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے بادشاہ اسلام پر اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابن القاسم نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبی بنے، اور کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد

ہے خواہ وہ لوگوں کو پوشیدہ دعوت دے یا علانیہ، وہ کفر سے نہیں بچ سکتا۔
ابن رشید نے ایسے شخص کو ظاہر کافر قرار دیا ہے اور ابو المولود خلیل نے
"کتاب التوضیح" میں یہ بات برملا کہی ہے کہ ایسے شخص کو سلطان اسلام توبہ
کرنے سے پہلے قتل کر دے تو بہتر ہے اگر ایسا دعویٰ پوشیدہ کیا جائے تو بھی
ایسا شخص مرتد ہو جاتا ہے اسے ایسے پوشیدہ دعویٰ کی اعلانیہ تردید کرنا
چاہئے، اگر ایسا شخص خفیہ طور پر اپنے آپ کو نبی قرار دے مگر علانیہ دعویٰ نہ
کرے وہ علیحدگی میں نبی پاک کی بدگوئی کرتا پھرے خاتم النبین کے بعد کسی قسم
کی نبوت کا حصہ دار قرار دے۔ حضور کے نقائص بیان کرے یا بدگوئی کرے
وہ بھی حضور کی نبوت کا منکر ہے بلکہ یہ بات حضور کو گالی دینے کے
مترادف ہے ایسے تمام لوگوں کیلئے بادشاہ اسلام قتل کا حکم نافذ کرے۔

ابو بکر بن المنذر فرماتے ہیں کہ علمائے اسلام کا اس فیصلے پر اجماع ہے
کہ اگر کوئی شخص کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیص شان کرے، اسے سزائے موت
ہونی چاہئے۔ حضرت امام مالک، حضرت لیث، حضرت احمد اور حضرت
اسحاق بھی اسی قول کے قائل ہیں اور موید ہیں یہی مذہب امام شافعی کا
ہے۔ امام محمد بن سحنون نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو شخص کسی نبی یا فرشتہ
کو برا کہے یا ان کی شان میں نقائص بیان کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اس پر عذاب
الٰہی نازل ہوگا اور تمام امت کے نزدیک اس کیلئے سزائے موت ہے اس کے
کافر اور معذب ہونے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

امام مالک کے نصوص میں (ان سے ابن القاسم، ابو مصعب اور ابن ابی
اویس اور مطرف نے روایت کی ہے) یہ بات واضح کی گئی ہے امام مالک سے
ہی عمدہ ترین کتابوں میں نقل کیا گیا ہے (جن میں کتاب ابن سحنون، مبسوط،

عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہ ہیں) کہ جو شخص کسی نبی کو برا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیص شان کرے اس کا حکم یہی ہے کہ سلطان اسلام اسے قتل کر دے ایسے شخص کی توبہ بھی قابل قبول نہیں ہو گی۔ امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے نص میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کے حکم میں یہ بات بھی داخل ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسی فرمان سے انکار کرنے والا یا کسی قسم کا نقص بیان کرے آپ کی شان کے منافی بات کر کے آپکے مرتبہ، شرف نسب یا علم و زہد میں کسی قسم کا عیب بیان کرے تو وہ بھی کافر اور مرتد ہو جائے گا۔ بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ ایسے شخص کی گردن اڑا دے۔ یاد رہے کہ امام مالک کا یہ فیصلہ تنقیص شان مصطفیٰ اور انبیاء کرام کیلئے ہے اسی پر ہمارے اسلاف کاربند رہے ہیں۔ جمہور علمائے کرام کا یہی متفقہ فیصلہ ہے گر ایسا شخص توبہ بھی کرے پھر بھی اس کا قتل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس نے ایسے کفر کا ارتکاب کیا ہے جس کی مثال دوسری کفریات میں نہیں ہے۔ (کفر تو توبہ سے زائل ہو جاتا ہے مگر اس نے اہل ایمان کے خلاف حقوق العباد میں جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے وہ توبہ کرنے سے معاف نہیں ہو سکتی۔ (جس طرح کوئی قاتل قتل کرنے کے بعد ڈاکہ ڈال کر لوگوں کے گھر تباہ کرنے کے بعد کئی جانوں کو ختم کرنے کے بعد صرف اتنا کہہ دے کہ میں نے توبہ کی ہے تو وہ سزا اسے نہیں بچ سکے گا) اسی طرح حضور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنے یا نقائص بیان کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہو گی۔ اس کا معافی مانگنا، رجوع کرنا بے فائدہ ہے اس نے توبہ خواہ گرفتاری سے پہلے کی ہو یا بعد، یہ توبہ قابل قبول نہیں ہو گی۔

قابسی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے شان مصطفیٰ میں

نقائص بیان کرنے والے کی سزا موت ہے اسے بادشاہ اسلام قتل کرے گا۔
ایسا ہی امام ابن ابی زید رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ امام سحنون نے لکھا ہے کہ اس کی توبہ اسے قتل کرنے سے نہیں بچا سکتی۔ ہاں توبہ سے اللہ کی معافی کا خواستگار ہونا اس کا ذاتی معاملہ ہے وہ اس کے ہاں معافی کا خواستگار ہو، مگر اس نے حقوق العباد میں جو جرم کیا ہے اس کی سزا تو قتل ہی ہے امام عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اللہ تعالیٰ کا حق ہے ان کی وجہ سے ان کی امت کا حق ہے توبہ سے امت کا حق ساقط نہیں ہو سکتا، جیسے بندوں کے حقوق صرف توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہو سکتے۔ علامہ خلیل نے ان تمام اقوال کو اختصار سے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کسی نبی یا فرشتہ کو برا کہا جائے یا طنز کیا جائے یا لعنت کا لفظ استعمال کیا جائے یا پہلو بچا کر توہین کی جائے یا بلا وجہ عیب لگایا جائے تہمت لگائی جائے الزام تراشی کی جائے یا ان کے حقوق کو ہلکا سمجھا جائے یا کسی طرح نبی کریم کے مرتبہ یا زہد یا علم کو گھٹانے کی کوشش کی جائے جو ان کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جائے جس سے ان کی شان پر حرف آتا ہو یا خدمت کے طور پر کوئی جملہ کہہ دیا جائے تو اس کی سزا قتل ہے توبہ سے یہ جرم معاف نہیں ہو سکتا۔

شارحین نے اس حدیث میں لکھا ہے کہ حاکم یا بادشاہ اسلام کا ایسے شخص کو صرف سزا کیلئے قتل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کا گستاخی کرنے کے توبہ کرنا یا مکر جانا بھی قابل قبول نہیں وہ سزا نہیں وہ حقوق مصطفیٰ کے تحفظ کیلئے واجب القتل ہے۔ امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے کفریہ کلمات کے بیان میں لکھا ہے وہ شخص بھی کافر ہے جو امور شریعت میں انبیاء کے خلاف خفیف بات کرتا ہے ان کو جھٹلاتا ہے یا ان کے نقائص بیان کرتا ہے وہ

اپنے زعم میں علمی اعتبار سے کتنا ہی سچا ہو مگر وہ توہین انبیاء سے نہیں بچ سکے گا وہ باجماع امت کافر ہے۔

ایسے ہی جو شخص حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ حیات میں یا بعد از وصال کسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا دوسرے کو نبی تسلیم کرتا ہے یا وہ کہے کہ میں ریاضت اور عبادت کرتے کرتے نبوت حاصل کر لوں گا۔ علامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی نبوت کے ملنے کا دعویٰ کرے یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے یا اپنی طرف وحی آنے کی بات کرے وہ بھی کافر ہے، اگرچہ مدعی نبوت نہ بھی ہو، مگر وحی کے آنے کا دعویٰ کرے تو کافر ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایسے تمام کے تمام کافر ہیں مرتد ہیں یہ دانستہ یا نادانستہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں اس لئے کہ حضور نے فرمایا ہے وہ خاتم النبین ہیں، وہ ساری مخلوقات اور سارے جہانوں کیلئے بھیجے گئے ہیں اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے یہ کلام ظاہر علم و خرد پر پورا اترتا ہے اس میں تاویلیں اور دلیلیں دینا درست نہیں ہے۔ یہ تخصیص تمام طبقوں کیلئے ہے کوئی طبقہ شک و شبہ کا اظہار نہیں کر سکتا۔ یہ بات ایمان کی رو سے یقین کی رو سے قرآن و حدیث کی رو سے اجماع امت کی رو سے بلاشک وشبہ درست ہے ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے کیا خوب کہا ہے۔

یہ فضل خاص سرور کونین کو دیا
حق نے کہ ان کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو ان کی عام کیا ان کی شرع پاک
زائل نہ ہو گی دہر کو جب تک رہے بقا

اسی طرح ہمیں یقین ہے جو انبیاء کرام کی توہین میں باتیں کرے وہ کافر ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے قول کو باطل ٹھہرایا ہے، ساری امت رسول کے اجماع کو باطل ٹھہرایا ہے، اس نے شریعت کے احکام کو باطل ٹھہرایا ہے اس لئے ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے دو جہانوں میں کسی نبی سے دوسرے شخص کو افضل بنائے تو وہ بھی کافر ہے وہ بھی شان انبیاء کرام کی تنقیص کرتا ہے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے ابن حبیب، ابن سحنون، ابن القاسم، ابن الماجشون ابن عبد الحکم نے روایت کو بیان فرمایا ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام سے کسی ایک کو بھی برا کہے یا ان کی شان و عظمت کو گھٹائے اس کیلئے سزائے موت ہے اور سلطان وقت کو اسے تختہ دار پر لٹکا دینا چاہئے اس کی توبہ نہ لی جائے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کی تنقیح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے اعتقادات توحید، ایمان، وحی کے متعلق کامل ایمان ہونا چاہئے یہ پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ ان امور کے علاوہ باقی امور کے متعلق اور عقائد کے متعلق یہ ایمان رکھنا چاہئے کہ وہ ہر بات پر یقین سے بھرے ہوئے ہیں وہ دین و دنیا کے تمام امور کی معرفت کو جانتے ہیں کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔

حضور کا علم غیب جاننا یقینی امر ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے معجزات سے ہے، آپ جو کچھ ہونے والا ہے ایک ایک چیز کو جانتے ہیں، حضور کے علوم غیبیہ ایسے سمندر ہیں جنکی گہرائی اور وسعت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اس کا اندازہ لگانا کسی کے بس میں نہیں ہے جن آیات میں یہ بات

بیان کی گئی ہے کہ اگر میں غیب جانتا تو بہت کچھ کر لیتا۔ بہت سی بھلائی جمع کر لیتا، یہ آپ کے علم کی نفی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے انعام کا اظہار ہے کہ میں بذات خود نہیں بلکہ اللہ کے عطا کردہ غیوب سے واقف ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے حضور پر بے شمار غیبوں کے خزانے کھول دیئے ہیں اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ میں غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ بندوں کو اس سے واقف کرتا ہوں۔ قاضی عضد الدین نے اپنی کتاب ''العقائد'' میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہل اور کذب سے پاک ہے۔

علامہ جلال الدین دوانی نے اس کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے خلف وعید کے جائز ہونے پر جو شخص اس آیت سے سند لیتا ہے وہ جاہل ہے ناواقف ہے وعید کی تمام آیات بعض شرائط سے مشروط ہوتی ہیں جن سے دوسری آیات اور احادیث سے وضاحت ملتی ہے اگر ایسا عقیدہ رکھنے والا اپنے عقیدہ پر اصرار کرے اور اس پر جما رہے توبہ نہ کرے اس حالت میں اس پر عذاب ہوگا اگر کوئی شخص یہ کہے کہ وعید و تخویف تو وہ غلط نظریہ پر ہے۔

امام قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے ابن حبیب اور اصبغ بن خلیل سے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک ناپاک بے دین نے حضور کی تنقیص کی تھی شان الٰہی میں بھی تنقیص کی تھی آپ نے فرمایا جس اللہ کی ہم عبادت کرتے ہیں اس کو گالی دی جائے تو اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہے؟ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں تو ہم سے برا کون ہے تو ہماری عبادت کی کیا حیثیت ہے۔

الشریعتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معیار'' میں لکھا ہے۔ ابن ابی زید نے بتایا کہ خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توہین کی بدگوئی کی تو

عراق کے علماء کرام نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا تھا۔ امام مالک رضی اللہ عنہ خلیفہ ہارون رشید سے یہ بات سن کر مشتعل ہو گئے اور فرمایا - اے امیر المومنین جب حضور ہی کی توہین کی جائے تو پھر ہماری زندگی میں کیا رہ گیا پھر یہ امت کیسی ہے؟ امت کی زندگی کیسی، جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی توہین کرے اس کو کوڑوں کی سزا نہیں قتل کرنا چاہئے ہاں جو صحابہ کی اہانت کرے گا اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کی توفیق دے اپنے محبوب کی پیروی کی توفیق دے ہمیں کج روی، بدعتوں اور لغزشوں سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم امید رکھتے ہیں کہ اس نے اپنے عدل وانصاف سے جتنی وعیدیں فرمائی ہیں ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔ اس کا صدقہ قیامت کے دن حضور کی شفاعت نصیب ہو۔ حضور تمام انبیاء اور رسل کے خاتم ہیں، ان پر کروڑوں درود ہوں، لاکھوں سلام ہوں، ان کی آل پر ان کے اصحاب پر سلام ہو، وہ راہنمائے اسلام ہیں قیامت تک ان کے احسانات جاری رہیں گے میں اپنے اللہ سے معافی کا خواستگار ہوں۔

عاجز بندہ محمد عزیز وزیر جس کے آباء واجداد شہر اندلس کے رہنے والے تھے اور تیونس میں پیدا ہوا، مدینہ طیبہ میں قیام کیا بفضل خدا خاک مدینہ میں ہی دفن ہونے کا خواہاں ہوں، مرقوم ۵ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ

حضرت فاضل عبد القادر توفیق شبلی طرابلسی حنفی مدرس مسجد نبوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں ایک اللہ کو درود وسلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ان کی آل پر ان صحابہ پر ان کے پیروں پر ان کے نام لیواؤں پر۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ بات تحقیق کے ساتھ ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوھی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی اور ان کے ساتھ والے ان کے چیلے جانٹے ان کے خیالات ہمارے سامنے آئے وہ تمام کافر اور مرتد ہیں۔ حاکم وقت کا فرض ہے ایسے لوگوں کو قتل کر دے اگر سلطان وقت کا حکم ہندوستان میں نہ چلے تو علمائے اسلام کا فرض ہے کہ اپنی تحریروں، رسالوں، کتابوں، مجالس وعظ میں ان کفریہ کلمات سے عوام کو آگاہ کریں۔ ان کے کفر کی جڑ کاٹ دینی چاہئے اس طرح سے کہ ان کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا میں سرایت نہ کرنے پائے۔ ہم نے تحقیق اور ثبوت کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہوتا ہے اور یہ راستہ بڑا دشوار ہوتا ہے ہمارے راہنما عالم دین نے اس وقت تکفیر کی ہے جب انہیں تکفیر کا ثبوت مل گیا، انہیں نور نبوت سے یہ توفیق حاصل ہوئی۔ صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین کے دلائل پر اعتماد حاصل ہوا۔ انہوں نے صرف اندازے اور قیاس سے یہ فتویٰ نہیں دیا ہم غلط رائے قائم کرنے سے اجتناب کرتے ہیں اور قیامت کے دن کے محاسبے سے ڈرتے ہیں۔ غلط بیانی کرنے والوں کی قیامت کے دن آنکھیں پھوٹ جائیں گی۔ اللہ تعالی درود بھیجے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ان کی آل پر ان کے صحابہ پر۔

بندہ ضعیف عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی نے مسجد نبوی مدینہ منورہ میں یہ تفریظ کہی اور اپنے سامنے لکھنے کا حکم دیا۔

حضور سید عالم محبوب رب العٰلمین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے
میں کیا ایمان رکھنا چاہیئے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تمہیدِ ایمان

اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت مولٰنا شاہ احمد رضا بریلوی
قدّس سرّہ العزیز

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؐ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین خاتم النبیین **محمدؐ** واٰلہٖ واصحٰبہٖ اجمعین الیٰ یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیات کو دین حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے، آمین یا ارحم الراحمین۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے :

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا[1]

"اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو"

مسلمانو! دیکھو دینِ اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولیٰ تبارک و تعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے :

اوّل یہ کہ لوگ اللہ و رسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مسلمانو! ان تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو اس لئے کہ بغیر ایمان تعظیم کارآمد نہیں بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور پر سے دفعِ اعتراضات کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے، پھر جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزارے، سب بیکار و مردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کر کے اپنے طور پر ذکر و عبادتِ الٰہی میں ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے ہیں مگر از انجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں کیا فائدہ اصلاً قابلِ قبول بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عزوجل

---

[1] پ ۲۶ ع ۹ سورۃ الفتح

ایسوں ہی کو فرماتا ہے وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ "جو کچھ اعمال انہوں نے کیے ہم نے سب برباد کر دئے" ایسوں ہی کو فرماتا ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ۝ عمل کریں، مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں بیٹھیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ، مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں، کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ [1]

"اے نبی! تم فرما دو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بیحکموں کو راہ نہیں دیتا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہاں میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دیگا، اسے عذاب الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤمن احد کم حتی اکون

[1] پ ۱۰ ع ۹ ۔ سورہ التوبہ۔

احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین " تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔ مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کر لیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے بھائیو! خدا ایسا ہی کرے مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا ارشاد سنو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ [1]

" کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔"

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح

---

[1] پ ۲۰ ع ۱۳، سورہ العنکبوت۔

طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی تمہارے حافظ تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔ مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہو گی وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ [illegible] کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیوں کر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

" تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ رہیں گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں سنتا ہے، اللہ والے ہی مراد کو پہنچے "

اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صریح یہ مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہوگے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کے لئے بس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ روح القدس

سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ ۳۔ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ ۴۔ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔ ۵۔ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑوں درجے افزوں۔ ۶۔ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔ ۷۔ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کے لئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے تو واللہ کہ مفت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقہ تعظیم و محبت یک لخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں وہ عذاب بھی سن لیجئے ؛

تمہارا رب عزّوجل فرماتا ہے :

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ط وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ [1]

" اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں اور وہی لوگ ستمگار ہیں۔"

اور فرماتا ہے :

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ (الیٰ قولہ تعالیٰ) تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ

---

[1] پ ۱۰ ع ۹ سورہ التوبہ۔

بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ط وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ[1] ہ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ج یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ج یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ہ [2]

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا، تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے"

اور فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ہ

"جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے، بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو"

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیۂ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرما دیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے۔ ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا، اور وہ کوڑا بھی یاد رکھیے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ہ [3]

---

[1] و [2] پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحنہ۔ [3] پ ۱۰ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

" وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

اور فرماتا ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ [1]

" بیشک جو لوگ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ عزوجل ایذاء سے پاک ہے اسے کون ایذاء دے سکتا ہے مگر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذاء فرمایا۔ ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں سے محبت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے۔ ۱۔ وہ ظالم ہے۔ ۲۔ گمراہ ہے۔ ۳۔ کافر ہے۔ ۴۔ اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۵۔ وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ ۶۔ اس نے اللہ واحد قہار کو ایذاء دی۔ ۷۔ اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اے مسلمان اے مسلمان اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدارا ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت ترکِ علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں کہ دل میں ایمان جم جائے اللہ مددگار ہو، جنت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں ملیں، خدا تجھ سے راضی ہو تو خدا سے راضی ہو یا یہ سات بھلے ہیں جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ ظالم گمراہ کافر جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، خدا کو ایذاء دے، خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ، کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟

---

[1] پ ۲۲ ع ۴، سورہ الاحزاب۔

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تمہارے اقوال سن رہا ہوں، تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں، دیکھو بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو، اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل ضد سے کام نہ لو، دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں، دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رحمت کے کہیں نباہ نہیں، دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے ان کی عظمت ان کی محبت مدارِ ایمان ہے قرآنِ مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلاً ابد الآباد تک کبھی کسی طرح ہرگز اصلاً عذاب شدید سے رہائی نہ ہو گی گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں، پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذابِ نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے۔ للہ للہ ذرا دیر کو اللہ و رسول کے سوا سب اِین واں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم، ان کی توقیر پر ایمان و اسلام کی بنا رکھی اسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا

کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے؟ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اس نے ابلیسِ لعین

کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وسعتِ علم سے کافر ہو کہ شیطان کی وسعتِ علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو خود اسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم میں شیطان کے ہمسر دیکھو! تو وہ برا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہوگی اور اگر وہ اپنی بات بالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعاً ناگوار مانے گا تو اسے چھوڑیئے اور کسی معظم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھئے! ابھی ابھی کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا کفر نہیں، ضرور ہے اور بالیقین ہے۔ کیا جس نے شیطان کی وسعتِ علم کو نص سے ثابت مان کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اس نے ابلیسِ لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہوگی وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وسعت وہی صفت خود اپنے منہ ابلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرا دیا۔ مسلمانو کیا یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ ابلیسِ لعین کو! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین یوں کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اس سے ایسے محروم کہ ان کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو! کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ

جمیع حیوانات و بہائم کے لیئے بھی حاصل ہے کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے!

مسلمان! مسلمان! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود ان ہی بدگویوں سے پوچھ! دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استادوں، پیروں کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سؤر کو ہے، تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتے کو ہے، تیرے پیر کو اسی قدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلّو، گدھے، کتے، سؤر کے ہمسرو! دیکھو تو وہ اس میں اپنی اور اپنے استاد پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں، قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسرِ شان ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو، کیا معاذ اللہ ان کی عظمت ان سے بھی گئی گزری ہے؟ کیا اسی کا نام ایمان ہے؟ حاش للہ! حاش للہ! کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے، پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو منجملہ کمالاتِ نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے، انتہیٰ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا، کیا اس نے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا، دیکھو:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

عَظِیْمًا ؕ عله

" اے نبی ! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے "

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ عله " بیشک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے " اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ؕ عله " ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی " اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؕ عله " ہم نے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا " وغیرہا آیات ، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء میں گنا ۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم ، جس کا ہر جو پائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم کہا جائے ، پھر اگر خدا اس کا التزام کرے کہ ہاں میں سب کو عالم کہوں گا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا لازم ہے ، اور اگر تمام علوم مراد ہیں ۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی ۔

پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اس کی اسی دلیل سے باطل ہیں ۔ مسلمانو ! دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ ان کے رب جل وعلا

عله پ ۵ ع ۱۴ سورہ النساء ۔ عله پ ۱۲ ع ۲ سورہ یوسف ۔ عله پ ۲۶ ع ۱۹ ، سورہ الذاریات ۔ عله پ ۱۶ ع ۲۰ ، سورہ الکھف ۔

کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا مسلمانو ! جس کی جرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و انسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور پاگلوں میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کرے، باطل بتائے، پس پشت ڈالے، زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ؟ ہاں ان بدگویوں سے کہو ! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملا جنیں جیاں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سؤر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع و اذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے، دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلو، گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا، اس کی وجہ کیا ہے ؟ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ؟ ایسا علم تو اُلو، گدھے، کتے، سؤر سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو عالم و فاضل و جنیں و جیاں کہا جائے۔ پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو، گدھے، کتے، سؤر سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا ؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سؤر میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط

مسلمانو ! یوں دریافت کرتے ہی بعونہٖ تعالےٰ صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور ان کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جابجا کیسا رد و باطل کر دیا مسلمانو ! خاص اس بدگو اور اس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں ۔ :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ؀ [1]

" اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کے لئے پھیلا رکھے ہیں، بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں "

اور فرماتا ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ؀ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ؀ [2]

" بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے، بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں "

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارا علم انبیاء یا خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اس کا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کر دی، آپ تو دو پائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے، تو یوں پوچھئے تمہارے استاد ول پیروں، ملّانوں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟ آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو ان کے وہ استاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں

[1] پ ۹ ع ۱۲، سورۂ الاعراف۔ [2] پ ۱۹ ع ۲، سورہ الفرقان۔

کے برابر ہوئے اور یہ ان سے علم میں کم ہیں۔ جب تو ان کی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے کَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؁[1]

مسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام وحضور پرنور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے، پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اصالۃً بالقصد رب العزت عز جلالہ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے۔ اس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہئے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے، جس نے کہا کہ اس میں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن وتضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، لہذا ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہئے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا، معنیٰ گنہگار بھی نہ کہو۔ کیا جس نے یہ سب تو اس مکذب خدا کی نسبت بنایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بے معنیٰ افترا کہ قدرۃ علی الکذب مع امتناع الوقوع مسئلۃ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہہ دیا کہ وقوع کذب کے معنیٰ درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟ مسلمانو! خدارا انصاف ایمان نام کاہے کا تھا تصدیق الٰہی کا، تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب، تکذیب کے کیا معنیٰ ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجوس وہنود ونصاریٰ ویہود کیوں کافر ہوئے؟ ان میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا

---

[1] پ ۲۳ ع ۱۷، سورہ الزمر۔

بھی نہیں بتاتا۔ ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اس کی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا، اس کے کلام کو اس کا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اس سے وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے۔ غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ و رسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے، واحد قہار جبار عز جلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا ہرگز اللہ و رسول اللہ جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں ان کی حمایت نہ کرنے دیگا تم کو ان سے گھن آئے گی نہ کہ ان کی پیچ کرو، اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گڑھو، للہ انصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں، باپ، استاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے۔ کیا تم اس کا ساتھ دو گے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اس سے بدستور صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غیرت، انسانی حمیت، ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے، اس کے سائے سے دور بھاگو گے، اس کا نام سنکر غیظ لاؤ گے جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے، اس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلہ میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے، ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب، لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اس کا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے ان سات نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البیان

کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآنِ عظیم میں تمہارے سکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ (الیٰ قولہ تعالیٰ) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ [1]

"بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے، جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ، بیشک ضرور ان میں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اس کے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو، اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔"

یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کر لی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہے ہیں، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے ان کے ساتھ تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جل وعلا وتبارک وتعالیٰ۔

---

[1] پ ۲۸ ع ۷، سورہ الممتحنہ۔

یہ تو قرآنِ عظیم کے احکام ہُوئے

اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں۔ اول بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں، عذرِ اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قرآنِ عظیم کی متعدد آیات سے سن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔ عذرِ دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں، اس کا جواب؟

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے:

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝[1]

"بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد، تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟"

اور فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[2]

"وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔"

---

[1] پ ۲۵ ع ۱۹، سورۃ الجاثیہ۔ [2] پ ۲۸ ع ۱۰، سورۃ جمعہ۔

اور فرماتا ہے:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ٥ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ٥ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِىْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥ عه

"انھیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا، وہ ان سے نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ یہ شاید لوگ سوچیں، کیا برا حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔"

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے، دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو، جواب ملے گا لیس من یعلم کمن لا یعلم "جاننے والے انجان برابر نہیں"۔[1]

---

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس سے روایت کی کہ نبی کریم نے فرمایا ۱۲ منہ عہ پ ۹ ع ۱۲، سورۃ الاعراف

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے، نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی، اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے علماء، پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا؟ اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حضورؐ[1] کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اس کے شاگردانِ رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں ڈھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی بھائیو کروڑ کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا، صلی اللہ علیہ وسلم، آمین۔

---

[1] تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ ص ۴۵۵ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی جبہۃ آدم۔ تفسیر نیشاپوری ج ۳ ص ۔، سجود الملٰئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبہتہ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا ۱۲ منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرقہ دوم

معاندین و دشمنانِ دین کہ خود انکار ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کرکے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا و تلبیس و شیوۂ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے واحد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔ مکر اوّل، اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ "جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لیا جنت میں جائے گا" پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔ اس مکر کا جواب ایک تو اسی آیۂ کریمہ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گزرا: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہوگا؟ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے، نیز:

تمہارا ربّ عزّوجل فرماتا ہے:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط [1]

" یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا "

اور فرماتا ہے :

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ [2]

" منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں "

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد، کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو ہم اسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ کوئی حرکت کوئی فعل منافی اسلام نہ صادر ہو، بعد صدور منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ط وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ۝ [3]

" خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے "

ابن جریر و طبرانی و ابو الشیخ و ابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے

---

[1] پ ۲۶ ع ۱۴، سورہ الحجرات۔ [2] پ ۲۸ ع ۱۳۔ سورہ المنافقون۔ [3] پ ۱۰ ع ۱۶ سورہ التوبہ

روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھیگا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلاکر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کرکے اسلام کے بعد کافر ہوگئے۔ دیکھو اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدعی کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہوجاتا ہے اور فرماتا ہے:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ ط[1]

"اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے اپنے ایمان کے بعد۔"

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام مجاہد تلمیذِ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں۔

انه قال فی قوله تعالیٰ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قال رجل من المنافقين يحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی كذا وما يدريه بالغيب۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟"

---

[1] پ ۱۰ ع ۱۴، سورہ التوبہ۔

اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ کیا اللہ و رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درِ منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں، کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رسول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو کہ غیب کی بات جاننی شانِ نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی و مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائلِ علمِ غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی[1] پھر اس کی سخت شامت کمالِ ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا محال و ناممکن بتاتا ہے، اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

ہاں بے خدا کے بتائے کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیہ کو علم مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علما[2] کے خلاف ہے لیکن روزِ نازل سے روزِ آخر تک کا ماکان و مایکون اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے کو برابری کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علومِ محمدیہ

---

[1] اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہ تعالیٰ چار رسالے ہیں، ۱ راحۃ جوانح الغیب، ۲ الجلاء الکامل، ۳ ابوار المجنون، ۴ میل الہداۃ، جن میں پہلا ان شاء اللہ تعالیٰ مع ترجمہ عنقریب شائع ہو گا اور باقی تین بھی بعونہ تعالیٰ اس کے بعد، و باللہ التوفیق ۱۲

[2] اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ الغیوض المکیہ لمحب الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہو گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ ان تمام امور کی تفصیل الدولۃ المکیہ وغیرہا میں ہے
غیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اور ان شاء اللہ العظیم بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف
عود کیجئے۔ اس فرقہ باطلہ کا **مکرِ دوم** یہ ہے کہ امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے،
کہ لانکفر احدا من اھل القبلۃ۔ ہم اہلِ قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے اور حدیث
میں ہے جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے
مسلمانو! اس مکرِ خبیث میں ان لوگوں نے نِری کلمہ گوئی سے عدول کر کے صرف قبلہ روئی کا
نام ایمان رکھدیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہے،
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا ع
چوں وضوئے محکم بی بی تمیز، اولاً اس مکر کا جواب :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
النَّبِيّٖنَ ۚ [1]

"اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ اپنا منہ نماز میں پورب یا پچھاں کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے
کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر"

دیکھو صاف فرما دیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو
منہ کرنا کوئی چیز نہیں، اور فرماتا ہے :

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ
اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۚ [2]

"وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور
رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر بُرے

---

[1] پ ۲ ع ۶، سورہ البقرہ۔ [2] پ ۱۰ ع ۱۳، سورہ التوبہ۔

دل سے"

دیکھو ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین و ایمان سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانبِ قبلہ نماز پڑھتے تھے، اور فرماتا ہے :

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ o وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ o [1]

" پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم پتے کی بات صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے، اور اگر قول و اقرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، ان کی قسمیں کچھ نہیں، شاید وہ باز آئیں "

دیکھو نماز و زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّاۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ط وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا o [2]

" کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین پر طعنہ کرنے کو

[1] پ۱۰ ع ۸ - سورہ التوبہ - [2] پ۵ ع ۴ سورہ النساء -

اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور سنئے اور ہمیں مہلت دیجیئے تو ان کے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم ''

کچھ یہودی جب دربارِ نبوت میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیے، آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بد دعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو رَاعِنَا کہتے جس کا ایک پہلو ئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیے اور مرادِ مخفی رکھتے رعونت والا اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر رَاعِیْنَا کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔ جب پہلو دار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح وصاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف کیجیئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سنّی صالح ہے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثانیًا اس وہمِ شنیع کو مذہب سیّدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرتِ امام پر سخت افترا و اتہام، امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتابِ مطہر فقہ اکبر میں فرماتے ہیں :۔

صفاته تعالیٰ فی الازل غیر محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو کافر باللہ تعالیٰ۔

" اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں توقف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر

نیز امامِ ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیہ میں فرماتے ہیں :۔

من قال بان کلام اللہ تعالیٰ مخلوق فھو کافر باللہ العظیم۔

"جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔"

شرح فقہ اکبر میں ہے :۔

قال فخر الاسلام قد صح عن ابی یوسف انہ قال ناظرت اباحنیفۃ فی مسئلۃ خلق القراٰن فاتفق رأیی ورأیہ علیٰ ان من قال بخلق القراٰن فھو کافر وصح ھٰذا القول ایضاً عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ۔

"امام فخر الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلقِ قرآن میں مناظرہ کیا، میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قرآنِ مجید کو مخلوق کہے وہ کافر ہے اور یہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔"

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے، نفسِ مسئلہ کا جزیہ لیجیے امام مذہبِ حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں :

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالیٰ وبانت منہ امرأتہ۔

"جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اس کے

نکاح سے نکل گئی "۔

دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہلِ قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کلمہ نہیں ہوتا؟ سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ مقبول، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاحِ ائمہ میں اہلِ قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفاء شریف وبزازیہ و درر وغرر و فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

"تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے "۔

مجمع الانہر و درمختار میں ہے:

واللفظ لہ الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبتہ

مطلقا ومن شک فی عذابہ وکفرہ کفر۔

"جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اس کے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے "۔

الحمد للہ! یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

فی المواقف لا یکفر اھل القبلۃ الا فیما فیہ انکار ما

علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال

المحرمات ھو ولا یخفی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز

تکفیر اھل القبلہ بذنب لیس مجرد التوجہ الی القبلۃ فان الغلاۃ من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام غلط فی الوحی فان اللّٰہ تعالیٰ ارسلہ الی علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ وبعضھم قالوا انہ الٰہ وان صلوا الی القبلۃ لیسوا بمؤمنین وھٰذا ھو المراد بقولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلّٰی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک مسلم اھ مختصرًا۔

"یعنی مواقف میں ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے۔"

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے اسی میں ہے :

اعلم ان المراد باھل القبلۃ الذین اتفقوا علی ما ھو من ضروریات الدّین کحدوث العالم وحشر الاجسام وعلم اللّٰہ تعالیٰ بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذٰلک من المسائل المھمات فمن واظب طول عمرہ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ

سبحانہ بالجزئیات لایکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لایکفر مالم یوجد شیئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ۔

"یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالم کا حادث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ کا علم تمام کلیات و جزئیات کو محیط ہونا اور جو مہم مسئلے ان کی مانند ہیں، تو جو تمام عمر طاعتوں عبادتوں میں رہے اس کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالم قدیم ہے یا حشر نہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافر نہ کہنے سے یہ مراد ہے کہ اسے کافر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت و نشانی نہ پائی جائے اور کوئی بات موجبِ کفر اس سے صادر نہ ہو۔"

امامِ اجل سیدی عبدالعزیز بن محمد بخاری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تحقیق شرح اصول حسامی میں فرماتے ہیں :۔

ان غلا فیہ رای فی ھواہ) حتی وجب اکفارہ بہ لایعتبر ووفاقہ ایضاً لعدم دخولہ فی مسمی الامۃ المشھود لھا بالعصمہ وان صلی الی القبلۃ واعتقد نفسہ مسلما لان الامۃ لیست عبارۃ عن المصلین الی القبلۃ بل عن المؤمنین وھو کافر وان کان لایدری انہ کافر۔

"یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہو تو اجماع میں اس کی مخالفت موافقت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان

کو کافر نہ جانے۔"

ردالمحتار میں ہے :

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان من اهل القبلة المواظب طول عمره علی الطاعات کما فی شرح التحریر۔

"یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگرچہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریر امام ابن الہمام میں فرمایا۔"

کتب عقائد و فقہ و اصول ان تصریحات سے مالا مال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کر لیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مسلمان ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے و ذٰلک ان الکفر بعضه اخبث من بعض وجہ یہ کہ بت کو سجدہ علامتِ تکذیبِ خدا ہے اور علامتِ تکذیب عینِ تکذیب کے برابر نہیں ہو سکتی اور سجدہ میں یہ احتمالِ عقلی بھی نکل سکتا ہے کہ محض تحیت دمجرا مقصود ہو نہ عبادت اور محض تحیت[1] فی نفسہٖ کفر نہیں ولہٰذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیۃً سجدہ کرے، گنہگار ہوگا کافر نہ ہوگا امثالِ بت میں شرع نے مطلقاً حکمِ کفر بربنائے شعارِ خاص کفار رکھا ہے بخلاف بدگوئی حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔ اور ہمیں یہاں اس فرق پر بنا نہیں رکھنا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماعِ امت مقبول ہے مگر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] شرح مواقف میں ہے سجوده لها يدل بظاهره انه ليس بمصدق و نحن نحكم بالظاهر فلذا حكمنا بعدم ايمانه لا لان عدم السجود لغير الله دخل فی حقیقة الايمان حتى لو علم انه لم يسجد لها على سبيل التعظيم واعتقاد الالٰهية بل سجد لها وقلبه مطمئن بالتصديق لم يحكم بكفره فيما بينه وبين الله وان اجرى عليه حكم الكفر فی الظاهر اھ ۱۲ منہ

کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علمائے حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام و علامہ مولیٰ خسرو صاحب درر و غرر و علامہ زین بن نجیم صاحب بحرالرائق و اشباہ والنظائر و علامہ عمر بن نجیم صاحب نہر الفائق و علامہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ غزی صاحب تنویرالابصار و علامہ خیرالدین رملی صاحب فتاویٰ خیریہ و علامہ شیخی زادہ صاحب مجمع الانہر و علامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحب درمختار وغیرہم عمائد کبار علیہم رحمۃ اللہ العزیز الغفار نے اختیار فرمایا بید ان تحقیق المسئلة فی الفتاوی الرضویہ۔ اس لئے کہ عدم قبول توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدق دل سے ہے تو عنداللہ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر تو توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں۔ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پر اجماع ہے کما فی رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس فرقہ بے دین کا تیسرا مکر یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔

اولاً یہ مکر خبیث سب مکروں سے بدتر و ضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے، یہی کافی ہے حالانکہ مؤمن تو مؤمن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سولہویں کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر مشرک مجوس ہنود نصاریٰ یہود وغیرہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصل الاصول ہے خصوصاً کفار فلاسفہ و آریہ وغیرہم کہ بزعم خود توحید کے بھی قائل ہیں اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و

نار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثاً اس کے رد میں قرآنِ عظیم کی وہ آیتیں کہ اوپر گزریں کافی و وافی ہیں جنمیں باوصف کلمہ گوئی و نماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکمِ تکفیر فرما دیا۔ کہیں ارشاد ہوا کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ "وہ مسلمان ہو کر اس کلمے کے سبب کافر ہو گئے"، کہیں فرمایا لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ "بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد" حالانکہ اس مکمہ خبیث کی بنا پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکمِ کفر صحیح نہ تھا۔ ہاں شاید اس کا یہ جواب دیں کہ یہ خدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اسلام کو تنگ کر دیا، کلمہ گویوں اہلِ قبلہ کو دھکے دے دے کر صرف ایک ایک لفظ پر اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ لَاتَعْتَذِرُوْا عذر بھی نہ کرنے دیا، نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے خدا نے نیچر یا ندویہ لیکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ۔

رابعاً اس مکمہ کا جواب:

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ہ [1]

"تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصہ مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو، تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اس کا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے، اور اللہ تمہارے کوتکوں سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بیچکر دنیا خریدی تو نہ ان پر سے کبھی

---

[1] پ ۱ ع ۱۰، سورہ البقرہ۔

عذاب ہلکا ہو، نہ ان کو مدد پہنچے "۔

کلام الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قرآنِ عظیم فرما رہا ہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہو گی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو ابدالآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنیٰ؛ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادت قرآنِ عظیم خود صریح کفر ہے۔

حاشا اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جیتا افترا اٹھایا، انہوں نے ہرگز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے یہ خصلت یہود يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ " یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں" تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنا لیا، فقہا نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشا للہ! بلکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کفر کی ہو وہ یقیناً قطعاً کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں کہ ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیّب طاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہا، تو فقہا، کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے! بلکہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سَو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کفر کا مراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام کا بھی تو ہے کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اگر واقع میں اس کی مراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہوگا وہ عنداللہ کافر ہی ہو گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے عمرو کو علم قطعی یقینی غیب کا ہے اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

۱۔ عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صریح کفر و شرک ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ۲۔ عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علم غیب رکھتے ہیں، ان کے بتائے سے اسے غیب کا علم یقینی حاصل ہو جاتا ہے، یہ بھی کفر ہے تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۰ ۳۔ عمرو نجومی ہے ۔ ۴۔ رمّال ہے ۔ ۵۔ سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔ ۶۔ کوّے وغیرہ کی آواز، حشرات الارض کے بدن پر گرنے۔ ۸۔ کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے ۹۔ آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔ ۱۰۔ پانسہ پھینکتا ہے۔ ۱۱۔ فال دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔ ۱۳۔ مسمریزم جانتا ہے۔ ۱۴۔ جادو کی میز۔ ۱۵۔ روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔ ۱۶۔ قیافہ دان ہے۔ ۱۷۔ علم زایرچہ سے واقف ہے۔ ان ذرائع سے اسے غیب کا علم قطعی یقینی[1] ملتا ہے، یہ سب بھی کفر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اتی عرافا او کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رواه احمد والحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه ولاحمد وابی داؤد عنه رضی اللہ تعالیٰ عنه فقد بریٔ مما نزل علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۸۔ عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رسولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۰ ۱۹۔ وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہو گئے ہیں اس کا علم تمام معلوماتِ الٰہی کو محیط ہو گیا، یہ یوں کفر ہے کہ اس نے عمرو کو علم میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو محیط نہیں۔ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۰

---

[1] یعنی جبکہ ان کی وجہ سے غیب کے علم قطعی یقینی کا ادّعاء کیا جائے جیسا کہ نفسِ کلام میں مذکور ہے۔

من قال فلان اعلم منه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد

عابہ فحکمہ حکم الساب (نسیم الریاض)

۲۰۔ جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علومِ غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رسول انس وملک کی وساطت وتبعیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ رسول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ط

۲۱۔ عمر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے، یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط وتحسینِ ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیبِ خدا یا تنقیص شان سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح ناقابلِ تاویل وتوجیہہ ہو اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو، انتہی اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفاء وبزازیہ، درر، بحر ونہر وفتاویٰ خیریہ ومجمع الانہر ودرمختار وغیرہ کتبِ معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے مگر یہود منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل وتحریف کرتے ہیں وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد ذکروا ان المسألۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لها تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی۔

فتاویٰ خلاصہ وجامع الفصولین ومحیط وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے :

اذا کانت فی المسألۃ وجوہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی و القاضی ان یمیل الی ذلک الوجہ ولا یفتی بکفرہ تحسینا للظن بالمسلم ثم ان کانت نیۃ القائل الوجہ الذی یمنع التکفیر فھو مسلم وان لم یکن لا ینفعہ حمل المفتی کلامہ علی وجہ لا یوجب التکفیر۔

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ وبحر الرائق ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے۔ تاتارخانیہ بحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے :

لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نھایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نھایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نھایۃ۔

بحرالرائق وتنویرالابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے :

والذی تحرر انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن الخ

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاوے قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے حکمِ کفر دیا۔ اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل ادعائے علمِ ذاتی وغیرہ ہے ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ متعدد احتمال اسلام کے ہیں کہ یہاں علمِ غیب قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اطلاق ظن پر شائع و ذائع ہے تو علم ظنی کی شق

بھی پیدا ہو کر اکیس کی جگہ بیالیس احتمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علم ظنی کا ادعاء کفر نہیں۔ بحر الرائق و رد المحتار میں ہے :

علم من مسائلهم هنا ان من استحل ما حرمه الله تعالیٰ علی وجه الظن لا یکفر وانما یکفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظیره ما ذکره القرطبی فی شرح مسلم ان ظن الغیب جائز کظن المنجم والرمال بوقوع شیئ فی المستقبل بتجربة امر عادی فهو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغیب والظاهر ان ادعاء ظن الغیب حرام لا کفر بخلاف ادعاء العلم اھ زاد فی البحر الا تری انهم قالوا فی نکاح المحرم لو ظن الحل لا یحد بالاجماع ویعزر کما فی الظهیریة وغیرها ولم یقل احد انه یکفر وکذا فی نظائره اھ تو کیونکر ممکن کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمالِ اسلام بھی نافی کفر ہے جہاں بکثرت احتمالات اسلام موجود ہیں، حکم کفر لگائیں لاجرم اس سے مراد وہی خاص احتمال کفر ہے مثل ادعائے علم ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائمہ کرام کی اپنی ہی تحقیقاتِ عالیہ کے مخالف ہو کر خود ذاہب و زائل ہوں گے، اس کی تحقیق جامع الفصولین و رد المحتار و حاشیہ علامہ نوح و ملتقط فتاوی حجۃ و تاتارخانیہ و مجمع الانہر و حدیقہ ندیہ و سل الحسام وغیرہا کتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل علم غیب مثل اللؤلؤ المکنون وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، و باللہ التوفیق، یہاں صرف حدیقۂ ندیہ شریف کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں :

جمیع ما وقع فی کتب الفتاوی من کلمات صرح المصنفون فیها بالجزم بالکفر یکون الکفر فیها محمولا علی ارادة قائلها معنی عللوا به الکفر واذا لم تکن ارادة قائلها ذلك فلا کفر اه مختصرًا۔

"یعنی کتبِ فتاوی میں جتنے الفاظ پر حکم کفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے

کہ قائل نے ان سے پہلوئے کفر مراد لیا ہو ورنہ ہرگز کفر نہیں "

ضروری تنبیہ

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا خدا دو ہیں، اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظِ خدا سے بحذفِ مضاف حکمِ خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قرآنِ عظیم میں فرمایا اَلٓا اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای امر اللہ۔ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی، ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں۔ شفاء شریف میں ہے ادعاءہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل " صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا "۔ شرح شفاء قاری میں ہے ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ " ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے "۔ نسیم الریاض میں ہے لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا " ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی "۔ فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر " یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنے یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا " یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فاحفظ۔

مکر چہارم انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھا دیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دے یا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بکمال بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بیچارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں " اور آخر ہے کیا یہ در بطن قائل، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ " خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بیشک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے " ع

ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

ان لوگوں کی وہ کتابیں[1] جن میں یہ کلمات کفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض[2] دو دو بار چھپیں، مدتہا مدت سے علمائے اہل سنت نے ان کے رد چھاپے۔ مواخذے کئے، وہ فتوے[3] جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے، یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رد کے شائع ہو چکا پھر ۱۳۱۸ھ میں مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوے میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار کر دینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور رسالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہو سکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گڑھ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشناموں کے متعلق کچھ عمائد مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سراسیمگی بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھئے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار

[1] یعنی براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس و کتب قادیانی وغیرہ ۱۲ [2] جیسے براہین قاطعہ و حفظ الایمان ۱۲ [3] یعنی فتوائے گنگوہی صاحب ۱۲ کاتب عفی عنہ

ہوسکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہا کہ میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں معقول بھی کہہ دیجئے تو وہی کہے جاؤں گا۔

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی ۱۵ رجمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سرغنہ واتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اسے بھی چوتھا سال ہے صدائے برنخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ و رسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے، یہ سب بناوٹ ہے اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حیا دے۔

مکر پنجم جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ واحد قہار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ بالعلانیۃ۔

"جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ"

رواہ الامام احمد فی الزھد والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن جید

اور بفحوائے کریمہ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا راہ خدا سے روکنا مدّ نظر ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلسنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا، مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا، مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ دیا، پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا، شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا، حاجی امداد اللہ صاحب کو کہہ دیا، مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب کو کہہ دیا، پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچے

گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا، غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی مرحوم مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیہ کریمہ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا پر عمل فرمایا خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا غرض ہمیشہ ایسے ہی افترا اٹھایا کرتے ہیں اس کا جواب وہ ہے جو :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ [1] ۰

" جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے "

اور فرماتا ہے :

فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ [2] ۰

" ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر "

مسلمانو! اس مکر سخیف و کید ضعیف کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے دکھاؤ اور نہیں دکھا سکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھا سکتے تو دیکھو قرآن عظیم تمہارے کذاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو!

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

---

[1] پ۱۴ ع ۱۹، سورہ النحل۔ [2] پ۳ ع ۱۴، سورہ آل عمران۔

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ [1]

"جب ثبوت نہ لا سکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں"

مسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہو چکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً بیٹھ پھیر گئے اور پھیر منہ نہ دکھا سکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹے ہو منہ کو لگ گئی ہے نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا و رسول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہلسنت یونہیں بلا وجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشنامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا کہ من گڑھت کا ثبوت ہی کیا وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ ان کا ادعائے باطل تو اسی قدر سے باطل ہو گیا۔

تمہارا ربّ عزوجل فرماتا ہے

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ [2]

"لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو"

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالیٰ ہم ان کی کذابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مفتری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالیٰ تحریری وہ بھی چھپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا بلکہ سالہا سال کا۔ جن جن کی تکفیر کا اتہام علمائے اہلسنت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ ولا سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح، دیکھئے کہ بار اول ۱۳۰۹ھ میں لکھنؤ مطبع انوار محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکم اخیر یہی لکھا کہ علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتویٰ، وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ

[1] پ ۱۸ ع ۸، سورہ النور۔ [2] پ ۲۰ ع ۱، سورہ النمل۔

السلامة وفیه السداد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامت اور اسی میں استقامت

ثانیًا الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ دیکھیے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بار اول شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا جس میں نصوص جلیلۂ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و تصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحات کتبِ معتمدہ اس پر ستّر وجہ بلکہ زائد سے لزومِ کفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار (یعنی کافر کہنے سے) کفِّ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار و مناسب واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ثالثًا سل السیوف الہندیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ دیکھیے کہ صفر ۱۳۱۶ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں بھی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہِ قاہرہ لزوم کفر کا ثبوت دے کر صفحہ ۲۱، ۲۲ پر لکھا یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکمِ کفر و شرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدتِ غضب وہ دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ قوتِ انتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے، اھ مختصرًا۔

رابعًا ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار دیکھیے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروری دین کا منکر نہیں نہ ضروری دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اسے کافر نہیں کہتے۔

خامسًا اسمٰعیل دہلوی کو بھی جانے دیجیے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتویٰ دیا ہے جب تک ان کی صریح دشناميوں پر اطلاع نہ تھی مسئلہ امکانِ کذب کے باعث ان پر اٹھتّر وجہ سے لزومِ کفر ثابت کر کے سبحٰن السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ

حاشا للہ حاشا للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔

مسلمانو مسلمانو تمہیں اپنا دین وایمان اور روزِ قیامت وحضور بارگاہِ رحمٰن یاد دلاکر استفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اس پر تکفیر تکفیر کا افترا کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت" جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر ع

بیحیا باش وآنچہ خواہی کن

مسلمانو یہ روشن ظاہر واضح قاہر عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو انیس سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ ورسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی، واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے روشن نہ ہو جائے

ۤ ۤ ۤ ۤ ۤ ۤ ۤ

ۤ گنگوہی وانبیٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی ۱۲

تفسیرِ نبوی

مولفہ

فاضلِ اجل عارفِ کامل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ایک بے مثال تفسیر

اعتقادی اور نظریاتی نشو ونما کا مرقع

ایک سو دس (۱۱۰) تفاسیر کا نچوڑ

عقائد باطلہ کا مسکت رد

شریعت و طریقت کے اسرار ورموز کا جامع ذخیرہ

صوفیانہ اشارات و تنقیحات کا چشمہ

آپ اس تفسیر کو خود پڑھیں۔

احباب کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔

اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔

یہ تفسیر آپ کو بہت سی تفاسیر کے مطالعہ سے بے نیاز کردے گی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور